میں یسُوع کو جو مسیح کہلاتا ہے کیا کروں؟

WHAT SHALL I DO WITH JESUS CALLED CHRIST?

بھائی ویل، خُداوند آپ کو برکت دے۔عزیزو، صُبح بخیر۔[جماعت کہتی ہے، ''صُبح بخیر، بھائی برینہم۔''] مجُھے ہمیشہ دیر ہو جاتی ہے۔جیسا کہ بلی، مجُھے آج صُبح کے متعلق بتا رہا تھا، کہ مجُھے تیس آدمیوں کے ساتھ شخصی گفتگو کرنی ہے، پس، میرا خیال ہے، کہ میں نے اُن میں سے دو یا تین کیساتھ ہی گفتگو کی ہے۔ پس میں ہر کسی سے نہیں مل پاتا، آپ کو علم ہے، کہ لوگوں کو انتظار کرنا پڑتا ہے، اور فہرست میں ایسے لوگ بھی ہیں جو کئی کئی مہینوں سے انتظار کرتے رہے ہیں۔اور خُداوند نے یہاں کئی عظیم کام کیے ہیں۔اوہ، وہ- وہ ہمارا خُدا ہے۔کیا وہ نہیں ہے؟[''آمین۔'']

(2) اب مجُھے یقین ہے، کہ ہم سب آج، اُس بڑے افسوس سے واقف ہیں جو ہماری قوم کے درمیان واقع ہوا ہے، ہمارے صدر، مسٹر۔کینیڈی کا قتل۔اگرچہ میں اُس شخص کی سیاست اور اُس کے مذہب کے معاملے میں اُسکے خلاف تھا، لیکن پھر بھی وہ ایسی موت کا مستحق نہ تھا۔ہر گز نہیں۔اور اپنے پیچھے اُن چھوٹے چھوٹے بچوں کو چھوڑ گیا ہے، جو باپ کے سایہ سے محروم ہو گئے ہیں۔اور اُن کی ماں ......مسز۔کینیڈی، اگرچہ میں اُس کے طور طریقوں، اور دیگر کاموں پر اُسکے ساتھ اتفاق نہیں کرتا، لیکن، یاد رکھیں، بالآخر، وہ ایک ماں ہے۔اُس کے بچے چھین گئے ہیں، اور اُس کا خاوند بھی چھین گیا ہے۔وہ عین اُسی کی گود میں گرا، اور اُسکے اپنے خاوند کا خون اُسکے دامن میں بہا۔یہ بڑی خوفناک بات ہے۔

(3) کیا آپ نے کبھی غور کیا......بعض اوقات ہم خیال کرتے ہیں کہ وہ اِس قوم کیلئے، فیشن پرستی اور دیگر ایسی چیزوں کے پیمانے مقرر کرتی ہے۔اور شاید، ایسا ہے بھی۔لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ جن پیغامات کی میں نے منادی کی ہے، مسز۔کینیڈی نے اُن میں سے کبھی ایک پیغام بھی نہیں سُنا؟ اگر وہ اُن میں سے کوئی پیغام سُن لیتی، تو شاید اِس سے مختلف ہوتی۔اور ہماری کُچھ بہنیں ایسی بھی ہیں جو اِسے سُنتی ہیں، لیکن پھر بھی اِسے اختیار نہیں کرتیں۔سمجھے؟ سمجھے؟ سمجھے؟ وہ ایک کیتھولک کے طور پر پلی

بڑھی؛ اور صرف اتنا ہی جانتی ہے۔ دیکھیں، اُسکے خلاف کُچھ نہیں ہے۔ وہ تو......وہ ایک نظام ہے۔ وہ لوگوں ، بلکہ کیتھولک لوگوں کے خلاف کچھ نہیں کرسکتی ۔ وہ ایک نظام ہے، کیتھولک نظام، جیسے پریسبٹرین، میتھوڈسٹ، پنتی کاسٹل، یادرکھیں، اُن باقیوں میں سے بھی، کوئی ہوسکتا ہے۔ وہ لوگ نہیں، بلکہ نظام ہے۔

(4) میں سمجھتا ہوں، کہ مسٹر۔ کینیڈی نے، بطورِایک- ایک صدر ہوتے ہوئے اچھا کام کیا۔ اور میرا دِل اُسکی بیوی کی وجہ سے سخت غمزدہ ہے۔ اور میں حقیقتاً افسوس محسوس کرتا ہوں، حتیٰ کہ ہماری اپنی قوم میں بھی، ایسے مُجرم اور اِسی طرح کے دوسرے لوگ موجود ہیں، جو اِس قِسم کے جرائم کے مرتکب ہوسکتے ہیں۔

(5) اگر آپ کسی آدمی کیساتھ اختلاف ختم نہیں کرسکتے، اور ٹھیک، اپنا مقام برقرار رکھتے ہیں؛ تو ایسی وجوہات کی بناپر، کسی آدمی کو، قتل کرنے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ اور کیا آپ کو علم ہے، کہ اِس کے چھوٹے چھوٹے بچوں نے کیا، کہا، اُن میں سے ایک چھوٹے بچے نے کہا، ’’اب میرے ساتھ کھیلنے کو کوئی باقی نہیں رہا۔ کیونکہ میرے ڈیڈی جاچکے ہیں۔‘‘ سمجھے؟ پس میں نے ہمیشہ ذہن میں رکھا، کہ کسی روز میری بھی یہی حالت ہوسکتی ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں، کہ کئی بار ایسا ہوچکا ہے، اور دیگر ممالک میں مُجھ پر گولی چلائی گئی؛ اور لوگوں کو مُجھے اپنے جسموں کے پیچھے چُھپا کر، دور سے، آنی والی گولی سے بچانا پڑتا ہے۔

(6) پس جب کوئی آدمی اسطرح مرتا ہے......تو، اُسے جو- جو عزت دی جاتی ہے وہ دراصل اُسکو ادا کی جانے والی قیمت ہے۔ سمجھے؟ میرا خیال ہے کہ اُوسطاً، ہمارا ہر چوتھا صدر، قتل کیا جاتا ہے، اور میں اِس بات کو بہت بُرا سمجھتا ہوں۔ یہ شرم کی بات ہے کہ امریکہ میں بھی، ایسے کام کرنے والے شخص موجود ہیں۔

(7) اور اب، جیسا کہ، میں نے پہلے بھی کہا، کہ میں- میں اُسکی سیاست سے اختلاف رکھتا تھا۔ میں تو...... میں تو اُسکے، اُن نظریات سے اتفاق نہیں کرتا تھا جن کو وہ پورا کرنے کی کوشش کررہا تھا۔ لیکن، آپ سمجھتے ہیں، کہ وہ دوسری قِسم کا آدمی تھا۔ اور میں اُس کے مذہبی نظام سے بھی متفق نہ تھا۔ میں- میں یقیناً اُس سے متفق نہ تھا۔ لیکن، تو بھی، اُس- اُس کی پرورش اُسی کے مطابق ہوئی تھی۔ وہ- وہ یہی کُچھ تھا۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا، کہ اگر وہ- وہ اُس سے کوئی مختلف بات سُن لیتا، تو شاید

اُس میں کوئی مختلف تبدیلی آجاتی۔

(8) جب ہمارے لوگوں میں سے- سے کوئی مر جاتا ہے، یا کوئی ایسا کام ہوتا ہے، تو ہم لوگ ایک کام کرتے ہیں، یہاں تک کہ...... میں سمجھتا ہوں جیسے کہ ایک- ایک امریکی کلیسیا، اور ایک امریکی بدن ہوتے ہوئے...... جیسا کہ امریکی عوام نے ووٹ ڈال کر مسٹر۔ کینیڈی کو صدر بنایا۔ اور ایسا ہوا ...... اور اِسی سبب سے ہم ایک جمہوریت ہیں۔ میں نے مسٹر۔ کینیڈی کو ووٹ نہیں دِیا تھا۔ میں نے مسٹر۔ نکسن کو ووٹ دِیا تھا؛ کیونکہ میں مسٹر۔ نکسن کو، شخصی طور پر جانتا تھا۔ میں- میں اُسے پسند کرتا تھا، اور- اور میں نے اُس کو ووٹ دِیا تھا، کیونکہ میں شخصی طور پر، اُسے پسند کرتا تھا۔ لیکن اِس ملک کے لوگوں نے، امریکیوں نے، میرے اِس ملک کے شہریوں نے، مسٹر۔ کینیڈی کو منتخب کیا تھا۔ اور اُنھوں نے جس طرح بھی یہ کیا، خیر، یہ معاملہ اُن کے اور خُدا کے درمیان ہے، لیکن بہت کُچھ کیا ہے۔

(9) لیکن میں، ایک ماں، اور ایک انسان، ایک بچوں والی ماں، مسز۔ کینیڈی کیلئے سوچ رہا ہوں، کیا ہمیں اُسکے لیے چند لمحے دُعا میں نہیں ٹھہرنا چاہیے؟

(10) خُداوند یسُوع، ہم انسان ہوتے ہوئے، ہم ایک دوسرے کیلئے احساس رکھتے ہیں۔ خُداوند، ہمیں افسوس ہے، کہ ہمارے صدر کو گولی مار کر، بے رحمی سے قتل کر دِیا گیا ہے۔ ہمیں بہت زیادہ دُکھ ہے کہ ہماری قوم اِس مقام پر آ گئی ہے، کہ ہمارے ملک میں بھی اِس قِسم کے- کے لوگ آ گئے ہیں، جو ایسی بے رحمی سے کسی انسان کو قتل کر سکتے ہیں؛ جیسے کُچھ ہی عرصہ پہلے اُنھوں نے محض نسلی امتیاز کی بنا پر، ایک سیاہ فام بھائی کو سفاکانہ انداز میں قتل کر دِیا تھا۔ خُداوند، ہمیں بہت افسوس ہے کہ ایسے لوگ ہمارے درمیان زندہ ہیں۔ یہ سب، ہماری کُچھ، کمزوری کے باعث آیا ہے۔

(11) اور ہم اپنے صدر کی اہلیہ، مسز۔ کینیڈی، کیلئے دُعا کرتے ہیں۔ اور ہم جانتے ہیں کہ وہ معصوم بچے اپنے- اپنے والد کی طرف دیکھ رہے ہیں، جو چند دِن سے اِنھیں چھوڑ گیا ہے، وہ ایک خوش مزاج آدمی تھا، اور گھر میں اپنے بچوں کیساتھ کھیلتا اور کُشتی کیا کرتا تھا۔ لیکن اب اُن کا کوئی والد نہیں ہے۔ اور اُس عورت کی...... اُسکی بیوی کی یہ حالت تھی، کہ اُس کا اپنا شوہر اُس کی گود میں آ گرا، اور اُس کا خون بیوی کے لباس پر بہا؛ جیسے کہ وہ بچے کو دفنا رہی ہو۔

(12) خُداوند، اگرچہ، ہم اُس عورت کو غلط سمجھتے ہیں، کیونکہ- کیونکہ- کیونکہ وہ اپنے لباس اور دیگر کاموں سے، پوری قوم کیلئے گویا پیمانے ٹھراتی ہے؛ لیکن یہ- یہ تو، تمام امریکیوں کا حال ہے، یہ تو وہی

کُچھ ہے، جو وہ چاہتے ہیں۔ پس ہم۔ ہم آج صُبح ،اُس کیلئے دُعا کرتے ہیں، کہ تو اُس کی مدد کر۔ اور وہ اِس گہرے صدمے میں پہچان لے، کہ سچائی یسُوع مسیح ہے! خُداوند، یہ بخش دے، کیونکہ دُکھ اور تکلیف کی گھڑی میں فقط تو ہی تسلی اور اطمینان دے سکتا ہے۔

(13) خُداوند، ہماری مدد کر، کہ ہم اپنے پورے دِل کیساتھ ،فروزاں روشنیاں، بنے رہیں، کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ کس وقت ہم کسی دوسرے پر کیا اثر چھوڑ رہے ہوتے ہیں۔ بخش دے کہ ہم مسیح کی آمد تک اِس روشنی کو چمکائے رکھیں۔ جب گلے کا عظیم چرواہا آئے گا، جو تمام انصاف سے واقف ہے، اور ہر گُناہ کا بدلہ دے گا، اور وہی اِس کا بہتر طریقہ جانتا ہے۔ اور تب تک، ہم اپنے آپ کو تیرے ہاتھوں میں سونپتے ہیں، کہ تیری محبت اور رحمت ہم پر چھائی رہے۔ یسُوع کے نام میں۔ آمین۔

(14) جی ہاں، میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص ایسی موت کا مستحق ہوسکتا ہے۔ اب، مسٹر۔ لنکن ایسی موت کا مستحق نہ تھا۔ مسٹر۔ مِک کنلے ایسی موت کا حق دار نہ تھا۔ ہیوے لونگ ایسی موت کا حقدار نہ تھا؛ اُن میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا۔ میں ایسی باتوں پر یقین نہیں کرتا۔ کیونکہ یہ قتل ہے، یہ بُرائی ہے۔ ہمارے جوانوں نے سمندر پار کسی ایسے مقصد کیلئے جنگ نہیں کی تھی۔ ہمارا پرچم کسی ایسے مقصد کیلئے بلند نہیں کیا گیا تھا۔ ہم کسی ایسے مقصد کیلئے امریکی نہیں بنے۔ ہرگز نہیں۔ بے شک، ہماری قوم گُناہوں میں اُلجھی اور لپٹی ہوئی ہے، اور اسی لیے یہ۔ یہ کام ہوتے ہیں۔ یہ گُناہ ہے۔

(15) اب، آج صُبح ہم یہاں موجود ہیں...... اور میں سنڈے اسکول کا سبق دوں گا، اور میں کلیسیا میں دو باتوں کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ پہلی بات، یہ ہے، کہ میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں کہ میں نے اِن پیغامات کیلئے آپ کو کئی اتواروں سے روک رکھا ہے۔ اور پھر اگر خُداوند کی مرضی ہوئی تو...... وجہ یہ ہے، کہ میں اپنے لوگوں کے درمیان ہوتا ہوں تو میں۔ میں زیادہ سے زیادہ زور دیکر تعلیم کو۔ کو بیان کرتا ہوں۔ لیکن میں دوسری جگہوں پر اِسطرح تعلیم نہیں دیتا۔ وہاں میں صرف۔ صرف انجیل کی بنیادی تعلیمات تک رہتا ہوں۔ لیکن یہ جو سخت تعلیمی باتیں ہیں، میں۔ میں اِنھیں کسی دوسری جگہ کہنے سے۔ سے گریز کرتا ہوں۔ اور پھر، یہاں، تو مجُھے، اپنے پیغام کو مکمل کرنے کیلئے، کئی دفعہ، دو دو تین تین گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات میں آپ کو، ساڑھے بارہ، بلکہ ایک بجے تک یہاں بٹھائے رکھتا ہوں۔ لیکن میں ایسا کبھی کبھار ہی کرتا ہوں۔ اور بعض اوقات، میں تقریباً، یہاں ساری رات بھی ٹھہرا رہا ہوں۔ بہت دفعہ ایسا ہوا ہے، کہ جب ہم نے ،آٹھ بجے عبادت شروع کی، اور اگلی صُبح دو یا

تین بجے، میں اپنی عبادت سے واپس گھر گیا، اور یہ بات دُرست ہے۔

(16) لیکن جب میں- میں- میں دوبارہ آپ کے پاس آونگا، تو میری کوشش ہوگی، کہ- کہ زیادہ......تعلیم کی بجائے ایک مختصر سا وعظ کروں، جب تک آئندہ کے کسی بھی کام کیلئے پہلے سے آپ کو مطلع نہ کرلوں۔ کیونکہ، مُجھے سات نرسنگوں کی بات ملی ہے، اور مُجھے یقین ہے، کہ یہ چھٹی مُہر کے اندر ہی، موجود ہے۔ آپ غور کریں، کہ جب چھٹی مُہر کھلتی ہے، تو ساتوں نرسنگے نرسنگے اکھٹے پھونکے جاتے ہیں۔ اور پس ہم......اسلیئے میں خُداوند کی آمد سے پہلے اِنھیں کلیسیا کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں، اگر......اگر میں ایسا کرسکا، یا شاید میں بھی تب تک جا چکا ہوں گا، کُچھ بھی ہوسکتا ہے۔

(17) اب، اگر ہمارا پروگرام طے ہوا، تو ہم آپ کو پیشگی اطلاع دیں گے۔ اور چونکہ، آج صُبح ہم دیکھ رہے ہیں، کہ ہال بالکل پُر ہے، اور لوگ دیواروں کیساتھ، اور باہر تک کھڑے ہیں، اِس لیے ہماری کوشش ہوگی......تاکہ اب ہم اُس جگہ کو حاصل کرسکیں۔ وہاں تقریباً تین ہزار لوگ بیٹھ سکتے ہیں، اور اسکول کا وہ سماعت خانہ بہت اچھی جگہ ہے۔ اور ہم سات نرسنگوں کو، وہیں اُس اسکول میں بیان کرنے کی کوشش کرینگے۔ آپ دیکھیں، وہاں چونکہ بہت ساری نشستیں ہیں، اِس لیے لوگوں کو اندر بٹھایا جاسکے گا۔

(18) ہم آپ کو رپورٹ دینا چاہتے ہیں، کہ نیویارک میں، ہمارا بڑا حیرت انگیز وقت گُزرا۔ موریِس آڈیٹوریم میں عبادت تھی، اور ہمیں ہر رات، تقریباً کئی لوگوں کو واپس کرنا پڑا تھا۔ کیونکہ لوگ پھنس جاتے تھے۔ تو فائر......تو وہ آدمی جو اُس جگہ کا مالک تھا......اگر ہم لوگوں کو کھڑے رہنے دیتے تھے اور اُن کی بھیڑ زیادہ ہوجاتی تھی، تو فائر مارشل اُس جگہ کے دروازے بند کردیتا تھا۔ اور پھر اُنھیں باہر نکالنا پڑتا تھا۔ اور لوگ باہر گلیوں میں کھڑے رہتے، اور گلیوں میں اِدھر اُدھر چلتے رہتے، اور یہ دُعا کررہے ہوتے تھے کہ اندر والوں میں کوئی تھک جائے اور اُٹھ کر باہر نکلے، تاکہ وہ اندر جا کر اُس کی جگہ بیٹھ سکیں۔ سمجھے؟ وہ اندر داخل ہونے کیلئے، صرف ایک شخص کے اُٹھنے کا انتظار کرتے رہتے تھے، تاکہ اندر داخل ہوسکیں۔ اور جب کوئی اُٹھ کر اندر سے باہر جاتا تھا، یا شاید جسے گھر پہنچنے کی جلدی ہوتی تھی۔ تو ٹھیک، دروازے کے قریب ترین، شخص کو اندر آنے دِیا جاتا تھا، اور جب وہ اندر آجاتے تو کافی باتوں میں شامل ہوجاتے تھے۔ دیکھیں، وہ اِسطرح آیا کرتے تھے۔ وہ بہت ہی، اچھے لوگ ہیں۔ مُجھے یقین ہے کہ دُنیا، یعنی مسیحی کلیسیا، خُدا کیلئے بھوکی ہے۔

(19)اب مُجھے -مُجھے -مُجھے بھروسہ ہے کہ......شُکر یہ، بھائی جی۔مُجھے -مُجھے بھروسہ ہے کہ-کہ خُدا ہمیں موقع فراہم کرے گا، کہ ہم اکھٹے ہوکرآخری سات نرسنگوں کو پاسکیں۔اور میں ایسے کاموں کیلیئے خُدا کی رہنمائی چاہتا ہوں، تاکہ آپ بھی جان سکیں۔

(20)اور پھر بزنس مین بریک فاسٹ پر......عموماً، اُن کے اجتماع پر، میرا خیال ہے کہ وہ بریک فاسٹ پر کہہ رہے تھے کہ پچاس سے ایک سوتک کا انتظام ہے۔اور اُنھوں نے اُس صُبح سترہ سوٹکٹ فروخت کیے، اور خالی جگہ لوگوں کو کھڑا ہونے کیلیئے دی گئی، اور وہ جگہ بالکل بھرگئی۔اور ہر گُزرگاہ، اور دیواروں کیساتھ، اور سیڑھیوں پر اُوپر سے نیچے تک، لوگ ہی لوگ کھڑے تھے۔اور کُچھ عالی مرتبہ خادم، اور دو کاہن، اور-اور بہت سے لوگ، پیغام سُننے کیلیئے آئے ہوئے تھے۔اور پس، میں سمجھتا ہوں، اور مُجھے یقین ہے کہ اِس سے کُچھ مدد ملی۔یہ اِس سے کہیں-کہیں بہتر ہوا، جتنا کہ ہم عموماً محسوس کرتے ہیں کہ اُسے ہونا چاہیے۔

(21)اب، پھر، جیسا کہ آج رات......ہم ایک پیغام کو حاصل کریں گے......اگر خُداوند کی مرضی ہوئی، تو آج رات کے پیغام پر، یعنی ایک-ایک ایسے مضمون پر-پر بات کریں گے، جس سے آپ کو مسیح میں اپنا مقام پہچاننے میں مدد ملے گی۔اور اب یہ......یہ مختصر بات ہوگی۔اور ہم شروع کرینگے، اور میں چاہتا ہوں کہ ساڑھے سات بجے تک پلیٹ فارم پر آجاؤں۔اگر......آپ عموماً کتنے بجے شروع کرتے ہیں، کیا ساڑھے سات بجے؟[ایک بھائی کہتا ہے،"ہم ساڑھے سات بجے شروع کرتے ہیں، لیکن ہم سات بجے شروع کردیں گے۔"-ایڈیٹر۔]اوہ، سات بجے، تو پھر میں ساڑھے سات بجے پلیٹ فارم پر آونگا، اور اگر خُداوند کی مرضی ہوئی، تو ساڑھے آٹھ بجے ختم کردوں گا، کیونکہ میں-میں ذرا......اور میں جلدی کرنے کی ہر ممکن کوشش کرونگا، اور میں عملاً شروع کررہا ہوں۔

(22)اور پھر دوسری بات، یہ ہے، کہ شاید یہاں کُچھ ناواقف لوگ ہوں اور وہ ہنس پڑیں۔کیونکہ، میں یہاں سے ہٹنے کی کوشش کرتا ہوں، لیکن میں ایسا کرنہیں سکتا۔یہ ایسی قِسم ہے کہ......مُجھے اُمید ہے کہ یہ کوئی بے دینی والی بات نہیں لگتی، لیکن میری والدہ کہا کرتی تھی، کہ جب لوگ اِسطرح جمع ہوں، تو یہ اِسی طرح ہوتا ہے جیسے سردیوں کی صُبح گڑ کا شیرہ۔آپ جانتے ہیں، کہ وہ گاڑھا، اور سُست رفتار ہوتا ہے۔اور تقریباً یہ وہی حالت ہے۔اور میں یہ پیغامات آہستہ روی سے پیش کرتا ہوں، اِس لیے کہ-کہ آپ جانتے ہیں، کہ خُدا کے گنے کی مٹھاس، ہمیں ملاکر گاڑھا کردیتی ہے۔اور میں-میں

-میں نہیں چاہتا، میں اِس کے علاوہ کوئی دوسرا طریقہ نہیں چاہتا۔ میں-میں بس وہی طریقہ چاہتا ہوں۔جیسا کہ کہیں، مُجھے یاد ہے کہ ہم نے کھڑے ہوکر یہ گیت گایا تھا۔

دھن ہے وہ جو ہمارے دِلوں میں مسیحی محبت باندھتا ہے؛
ہمارے ذہنی رشتے کی رفاقت
اُوپر والے کی طرح ہے۔سمجھے؟
جب ہم ایک دوسرے سے جُدا ہوتے ہیں،
تو ہمیں دِلی رنج ہوتا ہے؛
لیکن ہم پھر بھی دِل سے ملے رہیں گے،
اور دوبارہ ملنے کی اُمید رکھتے ہیں۔

(23) اور مجھے-مُجھے بھروسہ ہے کہ یہ ہمیشہ ہمارا-ہمارا مقصد رہے گا۔ بہت سے قدیم مقدسین تب سے سوئے ہوئے ہیں، لیکن ہم ابھی تک دِل میں یکجا ہیں۔ میں اُس صُبح کی رویا کے بارے میں سوچتا ہوں، جس میں اُن مُبارک لوگوں کا جلال، میں نے دیکھا، عورتوں اور مردوں کے جسم اب بھی اُسی طرح جوان و پُر شباب دِکھائی دیتے تھے، جیسے زمین پر ہوتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہمارا انتظار کررہے ہیں۔ اگر خُداوند کی مرضی ہوئی، تو کسی دِن ہم اُن کے ساتھ شامل ہونگے۔ اب میں-میں......

(24) اور عبادات کو یاد رکھیں، کہ پرستش کی عبادت آج شام ساڑھے سات کی بجائے، سات بجے شروع ہوگی۔ اور پھر، اگلے ہفتے، میں شریوپورٹ، لوزیانہ، یعنی لائف ٹیبرنیکل شریوپورٹ، لوزیانہ میں ہوں گا۔اور میرا خیال ہے کہ وہ سڑک کی دوسری جانب والا سماعت خانہ حاصل کرنے کیلئے کوشش کررہے ہے۔ بھائی مُور نے گذشتہ شب بتایا، اُنھوں نے کہا...... کہ یہ ایک سالانہ کنونشن ہے، اور وہ بہت سارے لوگوں کی آمد کی توقع کررہے ہیں۔

(25) کلامِ مُقدس کو پڑھنے سے پہلے میں ایک چھوٹی سی گواہی پیش کرنا چاہتا ہوں۔ کسی روز ایک-ایک خاتون یہاں بیٹھی ہوئی تھی، یہاں ہی...... میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ایک شخص کی دُعا کا دوسرے پر کیا اثر ہوتا ہے۔ میں نے جب نگاہ کی تو مُجھے ایک دوسری خاتون نظر آئی میں ذرا...... بھائی راڈنے کاکس کی بیوی، مارجی کاکس یہاں بیٹھی تھی۔مُجھے یقین ہے، کہ یہ پچھلے ہفتے کا واقعہ ہے،

کہ جب ہم یہاں تھے، تو رُوحُ القُدس عمارت کے اندر پرکھنے کا کام کررہا تھا، آپ جانتے ہیں، کہ لوگ کیسی باتیں کرتے ہیں۔ اور وہ بیٹھی ہوئی تھی...... وہ ٹھیک اب بھی یہاں بیٹھی ہوئی ہے۔ اُس وقت وہ کسی دوسری جگہ بیٹھی ہوئی تھی۔ اور جب میں- میں نے وہاں نظر کی، تو وہیں پر وہ دوسری خاتون بھی تھی جسے- جسے بلایا گیا تھا، اُسے ذیابیطس کی بیماری تھی۔ اور مارجی بھی تھی...... جبکہ رویا میں مارجی موجود تھی۔ اور مارجی وہاں کھڑی تھی؛ لیکن جب میں نے نگاہ کی، تو وہ عورت مُجھے نظر آئی، اور پھر جیسا کہ...... میں سوچنے لگ گیا...... اور پھر مُجھے وہ دوسری خاتون دِکھائی دی، لیکن مارجی پھر بھی رویا میں موجود تھی، لیکن روشنی اُس دوسری عورت کے اُوپر موجود تھی۔ پس میں- میں نے غور کیا۔

(26) اور پھر میں نے سوچا، خیر، اگر میں نے مارجی کا نام پکارا، تو وہ کہیں گے، ''یقیناً، جیسا کہ، اِسے پہلے علم ہوگا۔'' اور کوئی جو اِن سے واقف ہوا، تو کہے گا، ''اسلیئے کہ، وہ- وہ...... اُس کا شوہر اِس کے- کے قریبی دوستوں میں سے ہے۔ وہ اکھٹے رہتے ہیں، ایک جگہ سوتے ہیں، اور اکھٹے شکار کھیلتے ہیں، اور- اور سب کُچھ اکھٹا کرتے ہیں۔ یقیناً، جیسا کہ، اِسے پہلے علم ہوگا۔'' لیکن مارجی کو یہ بات معلوم نہ تھی۔ پس میں نے دوسری عورت کو بلایا، جو کہ ایک...... اور مُجھے یقین ہے، جیسا کہ بعد میں مُجھے معلوم ہوا، کہ وہ بہن شکاگو سے تھی۔

(27) لیکن پھر یوں ہوا، کہ اُس کی ...... بلکہ اُن کی فیکٹری میں، اُن کے ذیابیطس کا ٹیسٹ لیا گیا۔ اور- اور اُس کے ذیابیطس کی شناخت ہوئی۔ پس اُس سے دو روز پہلے، وہ اِس مسئلے کیلیئے، کلینک جارہی تھی۔ اور- اور جب اُس نے وہاں جانے کا ذکر کیا، تو میں نے اُس کی یاداشت کو جھنجھوڑا۔ اور میں نے کہا، ''بہن مارجی، یہاں آیئے۔'' اور میں نے اُسے بتایا کہ کس طرح اُس کے ہاتھ سُن ہوتے، اور- اور باقی خرابی محسوس ہوتی ہے۔

وہ بیچاری خاتون دن رات کام کرتی ہے، تقریباً، وہاں ایسا ہی ہے، تو بھی ...... وہ وفادار ماں ہے، اور پھر اپنے شوہر کی مدد کررہی ہے تاکہ جو گھر وہ تعمیر کرنے کی کوشش کررہے ہیں اُسکی رقم ادا کرسکیں۔ اور- اور وہ اور اُسکی چھوٹی بہن، نیلی، اور راڈنے کا بھائی، چارلی، اور اُسکی بیوی، اور وہ سب مل کر اپنی فیکٹری میں، اپنی شرمندگی مٹانے کیلیئے کام کرتے ہیں۔ سخت سے سخت محنت کررہے ہیں۔ اُنھوں نے اپنے بالوں کو بڑھنے دِیا ہے، وہ بناوسنگھار بھی نہیں کرتیں ہیں، اور یہ کام تب ہی ہوتے ہیں، جب ہم مسیحی بن جاتے ہیں۔ جب کوئی عزت لینے کا مستحق ہو تو میں اُسے عزت دینے پر یقین

رکھتا ہوں۔اور میرے دل میں اِن دو خواتین کیلیئے بہت بڑا مقام ہے۔

(28) اور پھر میں نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور اُس کیلیئے دُعا کی۔ اور وہ چلی گئی، اور پھر اُنھیں ذیابیطس کی علامات کہیں نہ مل سکیں۔ اسلیئے، کہ وہ علامات ختم ہو چکی تھیں۔

یہاں ایک اور خاتون بھی کہیں بیٹھی ہے، جسے بلایا گیا تھا، اور وہ بروس نام کی ایک بہن تھی۔ میں نے آج صُبح اُسے نہیں دیکھا، لیکن وہ ہمیشہ ہوتی ہے...... وہ دُعا پر بے حد یقین رکھنے والی عورت ہے۔ اور وہ عورت اندر آئی، اور وہ پچھلی دفعہ جب میں یہاں تھا، تو کوئی دُعائیہ کارڈ وغیرہ تقسیم نہ- نہ کیے گئے، نہ ہی کُچھ اور، اسلیئے کہ یہاں کوئی نہ تھا، کوئی دُعائیہ قطار نہ تھی، اسلیئے وہ بس...... لیکن رُوحُ القُدس حاضرین کو پکار رہا تھا۔

(29) اور اِس عورت مسز۔ بروس نے، ایک دفعہ شفا پائی - پائی تھی، اسلیئے کہ اُسے، کینسر تھا۔ اور- اور وہ ہمیشہ کسی نہ کسی کیلیئے دُعا کرنے کا بوجھ، اپنے دِل میں رکھتی ہے۔ اور وہاں لوئیس ویل میں ایک خاتون، گلے کے کینسر کے باعث، مر رہی تھی۔ اور جب یہ اُس کیلیئے دُعا کر رہی تھی، تو رُوحُ القُدس سیدھا اُس عورت کی طرف گیا، اور اُسے مخاطب کر کے بتایا، کہ وہ کون تھی، اور اُس نے کیا کیا تھا، بلکہ، اُسے بتایا، کہ وہ کون تھی، اور اُسے کیا تکلیف تھی، یعنی اُسے کینسر کا مرض تھا، اور اُسے بتایا، کہ وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گی۔ اور وہ خاتون گھر چلی گئی۔

اور اِس سے، دو روز بعد، وہ مرنے کے قریب تھی، اور اُس کا گلا بہت سُوج چکا تھا۔ اور اُسے بہت زور سے کھانسی ہوئی، اور کینسر اُچھل کر باہر آ گیا۔ اور یوں وہ بالکل ٹھیک ہو گئی۔ سمجھے؟

(30) کیا آپ سمجھے ہیں، کہ یہ کیا ہوتا ہے، جیسا کہ گلٹی، بذاتِ خود، ایک زہر ہوتا ہے جو اپنے اندر زندگی رکھتا ہے۔ سمجھے؟ کینسر، ''کیکڑے،'' کیلیئے استعمال ہونے والا- والا لفظ، طبعی اصطلاح سرطان ہے، جس کا مطلب ہے بہت سی ٹانگوں والا، جیسے کہ- کہ سمندری کیکڑا ہوتا ہے اور- اور وہ اگر آپ کو چمٹ جائے تو آپ کا خون چوسنا شروع کر دیتا ہے۔ اور جو گلٹی اُس عورت کے گلے میں چل رہی تھی، اور وہ بھی، یہی کُچھ کر رہی تھی۔

اب، غور کریں، کہ میں پرورش پر توجہ نہیں دے رہا۔ بلکہ میں اُس زندگی کی بات کر رہا ہوں جس کے باعث یہ پرورش ہوتی ہے۔ سمجھے؟ ہم اُس زندگی کی بات کر رہے ہیں جو اِس نشوونما کی ذمہ دار ہے۔ سمجھے؟ ''وہ میرے نام سے بدرُوحوں کو نکالیں گے۔'' لفظ بدرُوح کا مطلب ہے ''دشمن،''

جیسے کوئی جسمانی مخالف۔ اور یہ ایک شیطان تھا۔ اور پھر جب گلٹی میں سے زندگی نکل جاتی ہے، تو بیشک، اِسکے باعث گلٹی سُوجنا شروع ہوجاتی ہے۔

(31) جس طرح کوئی چھوٹا سا کتا بازار میں کسی چیز سے کُچلا جائے، یا اِس طرح کی کوئی اور چیز، اور اُسے چند دِن کیلئے دھوپ میں پڑا رہنے دیں، تو پھر، اُس کی جسامت پہلے سے دوگنی ہوجاتی ہے۔

ٹھیک ہے، تو پھر اِسی صورتِ حال نے اُس عورت کو تکلیف میں مبتلا کیا۔ میں نے کئی دفعہ اِس بات کی وضاحت کی ہے۔ اگر آپ کی حالت پہلے سے خراب ہوجائے، تو یہی آپ کے شفا پا جانے کی علامت ہوتی ہے، آپ سمجھ گئے۔ اِسی لیے یہ زیادہ خراب ہوتا گیا، اور اُس کی سانس رُکتا گیا، کیونکہ اُس میں سوجن پیدا ہورہی تھی۔ اور پھر......لیکن وہ اکھڑ چکا تھا، کیونکہ زندگی اُس میں سے نکل چکی تھی۔ آپ دیکھیں، اُسے اِسطرح سے کھانسی ہوئی تھی، [بھائی برنہم کھانس کر دِکھاتے ہیں -ایڈیٹر۔] اِس طرح، اِس جھٹکے نے، اُسے باقی گوشت میں سے کھینچ لیا۔ اور وہ مردہ چیز، صرف ایک جسم ہی تھا، جو اُچھل کر باہر آ گیا، کینسر ختم ہوگیا تھا، دیکھیں، اسلیئے کہ اُس کے اندر زندگی نہ رہی تھی۔

(32) پس، ہوا یہ، کہ پھر جسم باہر نکل گیا۔ یہ شیطان نہیں تھا جو باہر نکلا۔ بلکہ یہ تو ایک گھر تھا جس میں شیطان رہتا تھا۔ اُسے نکلنا پڑا کیونکہ عورت کے ایمان نے اُسے باوَر کرایا، کہ یسُوع مسیح کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے، اور اُسی چیز نے کینسر کو ہلاک کردیا، اور اِس میں سے زندگی نکال لی۔

اب، شاید وہ دوبارہ ڈاکٹر کے-- کے پاس جاتی، اور ڈاکٹر کہتا، ''کیسی حماقت ہے، کہ-- کہ-- کہ وہ چیز تو ویسے کی ویسے ہی موجود ہے۔'' یہ ٹھیک بات ہے، کہ گلٹی موجود تھی، لیکن وہاں، اُس کے اندر زندگی موجود نہ تھی۔ سمجھے؟

(33) اب، اگر وہ کہیں باقی رہ جاتا تو کیا ہوتا اور یہ کہاں سے-- سے نکل سکتا؟

کیا اُس کی کوئی تصویر ہے؟ [بھائی نیول بھائی برنہم سے بات کرتے ہیں، ''یہ سپرنگ ویل، انڈیانا کی مسز۔ بیکر کی طرف سے، اُس پرورش کی ایک تصویر ہے۔ اور وہ...... یہ اُس کی ایک بڑی تصویر ہے، جو دُعا کرنے کے بعد، اُس میں سے نکل گیا تھا۔'' -ایڈیٹر۔] یہاں سپرنگ ویل، انڈیانا کی، مسز۔ بیکر کی طرف سے وہ تصویر موجود ہے، جہاں دُعا کرنے کے بعد، وہ نکل گیا تھا۔ یہ اُسی کی تصویر ہے۔ دیکھیں، یہ وہ جسم ہے جس میں شیطان کا بسیرا تھا۔

جیسے آپ کا جسم جس میں آپ رہتے ہیں؛ یہ چھوٹا، بڑا، سیاہ بالوں، یا سُرخ بالوں والا،

یا کُچھ بھی ہوسکتا ہے۔ سمجھے؟ اِس جسم میں شیطان رہ سکتا ہے، یا پھر اِس جسم میں مسیح رہ سکتا ہے۔ ٹھیک ہے، اسلیئے جب اِس میں سے زندگی نکل جاتی ہے، تو پھر بھی آپ کا جسم زمین پر ہی رہتا ہے، لیکن دیکھیں، اُس میں زندگی نہیں ہوتی۔

جب جسم میں سے زندگی نکل جاتی ہے، تو جسم پھر بھی پڑا رہتا ہے۔ اِس طرح پھر یہ اُس عورت کے جسم سے الگ ہوکر باہر نکل گیا، وہ سرطان کا جسم باہر نکل گیا۔

لیکن اگر یہ کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں سے یہ سالم نہ نکل سکے، تو آپ کا دِل اپنی دھڑکن کیساتھ، اُس مُردہ چیز کو کھینچتا اور خون کو صاف کرتا جاتا ہے۔ اِس سے بخار، اور تکلیف ہوتی ہے، کیونکہ اِس سے انفکشن ہوتا ہے۔ کیا آپ سمجھ گئے؟ اور آپ کے دِل کو کام کرنا پڑتا ہے...... میرا خیال ہے کہ جب خون گزرتا ہے تو دِل اُسے صاف کرتا ہے۔ بہن ڈاچ، کیا یہ دُرست بات ہے؟ میرا خیال ہے کہ یہ ٹھیک ہے۔ اسلیئے دِل، جب دھڑکتا ہے، تو خون کو صاف کرتا ہے۔ آپ ایک نرس ہیں، اسلیئے آپ اور جو آپ سے آگے بیٹھا ہے، وہ اِس بات کو جانتے ہیں۔ جب...... کہ دِل اُس...... زہر کو کھینچتا ہے تو اُس سے انفکشن پیدا ہوکر بخار ہوجاتا ہے۔ یہ انفکشن کو کھینچتا ہے اور۔ اور پھر بخار ہوجاتا ہے۔

(34) اب، آپ لوگ، سمجھتے ہیں، کہ یہ آپ کا ایمان ہے۔ نہ کہ یہ آپ کے احساسات ہیں۔ اگر میرا ہاتھ سیدھا نہ ہو، تو خواہ یہ کُچھ بھی ہو، ایسا نہیں ہوسکتا۔ اور نہ اُس کیساتھ کوئی دُرست کام کیا جاسکتا ہے۔ بلکہ یہ میرا ایمان ہے جو کام کرتا ہے۔ سمجھے؟ عین ہمارے سامنے، اُس شخص کی تصویر موجود ہے، جس نے ایمان سے کامل شفا پائی۔ اور پھر ہم قدم بہ قدم آگے آتے ہیں اور حتیٰ کہ آپ اُس شخص تک پہنچ کر، اُس کے ساتھ چلنا شروع کردیتے ہیں۔ سمجھے؟ یہ رہے آپ۔ اور یہ کام ایمان کا ہے، اور اِسے کرنے والا، آپ کا ایمان ہے؛ نہ کہ آپ کے احساسات۔ آپ کا ایمان ایسا کرتا ہے۔ خُدا ہی کی شُکر گزاری اور تعریف ہو!

(35) اب دُعا میں چند لمحے گزارتے ہیں، ہمارے پاس ایک مضمون ہے جس پر ہم غور کرنا چاہتے ہیں، اور اِس تھوڑے سے وقت میں خُداوند اِس کے مطابق ہماری مدد کرے۔

اور، اب، اگر آپ میں سے کوئی آج صُبح چلا جائے، اور شام کی عبادت میں نہ آسکے، تو اگر خُداوند کی مرضی ہوئی، تو میں۔ میں یہاں دوبارہ موجود ہونگا۔ اسلیئے کہ کرسمس کے ہفتے میں گھر والے واپس آرہے ہیں۔ اور تب، اگر خُداوند کی مرضی ہوئی، تو کرسمس کے بعد آنے والے اتوار کو، میں اِس

ٹیبرنیکل میں کرسمس کا پیغام پیش کرنا چاہتا ہوں؛ کرسمس کے بعد آنے والے اتوار کو۔ خُداوند کی مرضی ہوئی، تو ہمارا اگلا مضمون، سڑک پر آوارگی ہوگا۔ پس اب آئیں ہم اپنے سروں کو جھکائیں اور متن پڑھنے سے پہلے دُعا کریں۔

(36) خُداوند یسُوع، تو اِس وقت ہمارے قریب آ۔ اور ہم جانتے ہیں کہ ہمارے چھوٹے سے گرجا گھر میں بیٹھنا مشکل ہے، اور اسلیئے بہت سارے لوگ کھڑے ہیں۔ اور- اور ہم یہاں اِس جگہ کے آرام دہ ہونے کی وجہ سے نہیں آتے، کہ یہاں ہمیں جسمانی آرام ملتا ہے، کیونکہ یہ جگہ آرام دہ نہیں ہے۔ ہم یہاں اسلیئے نہیں آتے کہ ایک دوسرے کو مل سکیں۔ بلکہ ہم یہاں اسلیئے موجود ہیں کہ ہم نے تیری حضوری کو محسوس کیا۔ اور ہم جانتے ہیں کہ تو یہاں موجود ہے۔ اور ہم یہاں دُرست ہونے کیلیئے آتے ہیں۔ اور ہم یہ جانتے ہوئے آئے ہیں، کہ ہم خُدا کے گھر میں آئے ہیں۔ اور ہم یہاں آکر اچھا محسوس کرتے ہیں، اِس سے بے پرواہ ہوکر یہ جگہ کتنی غیر آرام دہ ہے، اور ہمیں اتنے ہجوم کی حالت میں، کھڑا ہونا- ہونا پڑتا ہے، لیکن تو بھی ہم یہاں آتے ہیں کیونکہ ہم- ہم محسوس کرتے ہیں کہ خُدا یہاں موجود ہے۔

(37) یہی بات اُس نوجوان نے بھی اُس رات محسوس کی ہوگی، جب پولُس ساری رات کلام سُناتا رہا، کتنا لمبا پیغام تھا، شاید سورج کے غروب ہونے سے لیکر، اگلی صُبح کے سورج کے طلوع ہونے تک۔ ایک نوجوان کھڑکی میں بیٹھا ہوا تھا، وہ گر گیا اور لوگوں نے اُسے مُردہ خیال کرلیا۔ پولُس نے اپنا جسم اُسکے اُوپر پھیلا دِیا، اور خُدا کی رُوح جو پیامبر کے اُوپر تھی اُس نوجوان کی زندگی کو اُس کے جسم میں واپس لے آئی۔ اور اُس نے کہا، ''وہ بالکل ٹھیک ہوجائے گا۔'' اور وہ نوجوان زندہ ہوگیا۔ وہ اُس بات میں دلچسپی لے رہا تھا جو پولُس کہہ رہا تھا۔

(38) اور، اے خُدا، ہم آج صُبح اُس بات میں دلچسپی لے رہے ہیں جو رُوح القُدس ہمارے ساتھ کرے گا۔ اور ہم دُعا کرتے ہیں کہ تو ہم میں سے ہر ایک کو زندگی کی روٹی بانٹے گا، تاکہ جب ہم یہاں سے رُخصت ہوں، تو ہم بالکل ویسے لوگ نہ رہیں جیسے کہ ہم اِس عمارت میں آئے تھے۔ بلکہ مسیحی ہوتے ہوئے تیرے اور قریب ہوجائیں۔ گنہگار آج تبدیل ہوجائیں۔ بیمار شفا پاجائیں۔ اور خُدا کی بادشاہی ہمارے قریب، بلکہ ہمارے اندر آجائے۔ جیسا کہ ہم مسیح کے رُوح کا انتظار کرتے ہیں کہ وہ ہمیں کلام دے، اسلیئے ہم یہ سب کُچھ یسُوع مسیح کے نام میں مانگتے ہیں۔ آمین۔

میں یسُوع کو جو مسیح کہلاتا ہے کیا کروں؟

(39) آئیں اب کلام میں سے کُچھ پڑھیں، جیسا کہ......خُدا کا کلام ہمیشہ سچا ہے۔

اور اب، میں سمجھتا ہوں کہ آپ میں سے ہر ایک، کھڑے ہوئے لوگوں پر بہت مہربان ہیں۔ کیونکہ میں نے کسی کو اُٹھ کر کھڑا ہوتے اور کسی کو دوسرے کو بیٹھتے، اور کسی دوسرے کو جگہ دیتے دیکھا ہے۔ یہ بڑی اچھی بات ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہمارے پاس اور جگہ ہو، لیکن ہم ابھی تک، اُس جگہ کو حاصل نہیں کر پائے۔

متی 27 کی طرف آئیں، ہم 11 وِیں آیت سے پڑھیں گے، اور پھر ہم اِس مضمون پر بات کریں گے۔

یسُوع حاکم کے سامنے کھڑا تھا: اور حاکم نے اُس سے، یہ پُوچھا، کہ کیا تُو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟......یسُوع نے اُس سے کہا، تُو خود کہتا ہے۔

اور جب سردار کاہن اور بزرگ اُس پر اِلزام لگا رہے تھے، اُس نے کُچھ جواب نہ دِیا۔

اِس پر پیلاطُس نے اُس سے کہا، کیا تُو نہیں سُنتا یہ تیرے خلاف کتنی گواہیاں دیتے ہیں؟

اُس نے ایک بات کا بھی اُس کو جواب نہ دِیا؛ یہاں تک کہ حاکم نے بہت تعجب کیا۔

اور حاکم کا- کا دستور تھا......کہ عید پر لوگوں کی خاطر، ایک قیدی جسے وہ چاہتے تھے چھوڑ دیتا تھا۔

اُس وقت برابا نام، اُنکا ایک مشہور قیدی تھا۔

پس جب وہ اکھٹے ہوئے، پیلاطُس نے اُن سے کہا، تم کسے چاہتے ہو کہ میں تمہاری خاطر چھوڑ دوں؟ برابا کو، یا یسُوع کو جو مسیح کہلاتا ہے؟

کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ اُنھوں نے اِسکو حسد سے پکڑوایا ہے۔

اور جب وہ تختِ عدالت پر بیٹھا تھا، تو اُسکی بیوی نے اُسے، کہلا بھیجا، کہ......تو اِس راستباز سے کُچھ کام نہ رکھ: کیونکہ میں نے آج خواب میں اِسکے سبب سے بہت دُکھ اُٹھایا ہے۔

لیکن سردار کاہنوں اور بزرگوں نے لوگوں کو اُبھارا کہ برابا کو مانگ لیں، اور یسُوع کو ہلاک کرائیں۔

حاکم نے اُن سے کہا، کہ اِن دونوں میں سے کس کو چاہتے ہو کہ تمہاری خاطر چھوڑ دوں؟

......(ذرا اِس بات پر غور کریں!)......اُنھوں نے کہا، برابا کو۔

پیلاطُس نے اُن سے کہا، پھر یسُوع کو جو مسیح کہلاتا ہے کیا کروں؟ پھر یسُوع کو جو مسیح کہلاتا ہے کیا کروں؟ سب نے کہا، وہ مصلوب ہو۔

اُس نے کہا کیوں،......اُس نے کیا بُرائی کی ہے؟ مگر وہ اور بھی چِلا چِلا کر، کہنے لگے، وہ مصلوب ہو۔

جب پیلاطُس نے دیکھا کہ کُچھ بن نہیں پڑتا، بلکہ اُلٹا بلوا ہوتا جاتا ہے، تو پانی لیکر، لوگوں کے رُوبرُو اپنے ہاتھ دھوئے، اور کہا، میں اِس راست باز کے خون سے بری ہوں: تم جانو۔

سب لوگوں نے، جواب میں کہا، اِس کا خون ہماری، اور ہماری اُولاد کی گردن پر۔

اِس پر اُس نے برابا کو اُنکی خاطر چھوڑ دِیا: اور یسُوع کو کوڑے لگوا کر، حوالہ کیا کہ مصلوب ہو۔

(40) کیسی افسوس ناک تصویر ہے! میں نے یہ حوالہ متن کے طور پر لیا ہے، اگر آپ اِسے اِس طریقے سے لکھنا، یا پکارنا چاہیں۔ تو اِس ٹیپ کا عنوان یہ ہوسکتا ہے: میں یسُوع کو جو مسیح کہلاتا ہے کیا کروں؟ اور اِس متن کی بنیاد پر، جس مضمون کو میں زیرِ غور لانا چاہتا ہوں؛ وہ ہے کہ، ''اگر یسُوع آپ کے ہاتھوں میں ہو۔'' اگر یسُوع آپ کے ہاتھوں میں ہو، تو آپ کیا کریں گے؟

(41) آج صُبح، ہمارا منظر، ایک کمرہِ عدالت سے شروع ہوتا ہے؛ جہاں پیلاطُس، حاکم کو، کردار ادا کرنے کو، اور- اور انصاف کرنے- کرنے کیلیئے بلایا گیا۔ یہ صُبح سویرے، روشنی پھوٹنے سے پہلے کا وقت تھا، اور اُس کی نیند خراب کرکے، اور- اور اُسے اُس آدمی کا مقدمہ سُننے کیلیئے- کیلیئے بلایا گیا تھا۔

(42) یہ ہمارے خُداوند اور منجی، یسُوع مسیح کی تصلیب کا وقت تھا۔ اُس نے- نے کوئی ایسی غلطی نہیں کی تھی، جسے وہ اُس میں تلاش کر پائے ہوں، اور اُس نے- نے ہر بات کا جواب دِیا تھا۔ یہ وہی گھڑی تھی جب اِس طرح ہونا تھا۔

کوئی کام اُس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک اُسے پورا کرنے کیلیئے اُس کے پیچھے کوئی وجہ موجود نہ ہو۔ ہر بات کے وقوع میں آنے کی کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے۔ کیونکہ اِس کو- کو تحریک، بیشک، وہ رُوح دیتی ہے جو- جو کسی جاندار، یا کسی اور چیز، اور انسان کے اندر ہوتی ہے۔ اِس کا کوئی نہ کوئی محرک، اور ہدف، اور ایک- ایک مقصد، اور ایک سبب ہوتا ہے۔

اور اِس، دُنیا کے ماضی اور مستقبل کے، اِس عظیم ترین آدمی کیساتھ ایسے سلوک کی بھی وجہ

تھی؛ ایسا ہونے کی وجہ یہ تھی، کہ اِسکے ہونے کیلئے یہ وقت مقرر تھا۔ سمجھے؟ اُسے یونہی ہونا تھا، اور اُس سے بچنے کا کوئی راستہ نہ تھا۔ اُسے، اُسی وقت پر ہونا تھا۔

اور یسُوع بالکل اُسی طریقے سے زمین پر آیا تھا جس طرح خُدا کے کلام نے بیان کر رکھا تھا کہ وہ آئیگا۔ اُس نے عین اُسی طرح کیا جیسے کلام نے کہا تھا کہ وہ کرے گا۔ اُس نے بالکل، اُسی طرح سے زندگی گُزاری، اور پھر خُدا نے، اُس وقت کے بیج کو، وہاں ظاہر کیا۔ اب یاد رکھیں، کہ خُدا......

(43) بائبل پیدائش سے شروع ہوئی اور مکاشفہ پر ختم ہوئی۔ اور یہاں ایک سبق ہے جو میں۔ میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں، جیسا کہ......غور کریں، کہ ہر ایک پُشت میں، بائبل نے کسی بات کے وقوع میں آنے کا ذکر کیا، اور یہ تمام پُشتوں میں ہوتا رہا۔

جیسے کہ دانی ایل نے......نبوکدنضر کے خواب کی تعبیر کی؛ کہ غیر قوموں کا اقتدار کس طرح شروع ہوگا، اور کیسے زوال پذیر ہوگا، اور اِس کا خاتمہ کس طرح ہوگا۔ اور اُس میں اِن تمام نسلوں کے لوگوں اور وہ اقوام، جیسا کہ غیر قوم نے دُنیا کے نظام پر، اُسی طرح غلبہ حاصل کیا، جیسے رویا میں دِکھایا گیا تھا کہ وہ حاصل کریں گی۔

(44) جب سونے کا سر، نبوکدنضر، ہٹا لیا گیا، تو پھر مادی اور فارسی آ گئے؛ اور اُن کی فطرت، اُس مادی فطرت کے۔ کے مطابق تھی، یعنی بالکل اُس بات کے مطابق، جو نبی نے کہی تھی۔ نبوکدنضر، سونے کا سر تھا، جو کہ سب سے بڑی اور پہلی بادشاہت تھی۔ اِس کے بعد مادی اور فارسی چاندی تھے۔ اور پھر اُوپر سے نیچے رانوں کا حصہ، جو کہ۔ جو کہ پیتل کا تھا۔ اور اُوپر سے نیچے کی دھاتیں سخت سے سخت ہوتی جا رہی تھیں؛ جن میں سونا سب سے نرم تھا۔ اور اِن کا اختتام لوہے پر ہوا، جبکہ لوہا، اِن میں سب سے سخت دھات تھی۔

اب، ہر سلطنت بالکل اُسی فطرت کے ساتھ، برپا ہوئی، جس طرح نبی نے بتایا تھا کہ وہ برپا ہونگی۔ وہ کیا کر رہا تھا؟ وہ قوموں کیلئے ایک بیج بو رہا تھا تاکہ غور کریں، اور ہر آنے والی بادشاہت کو وہی کچھ کرنا تھا، اور اُسے اُسی کے مطابق کرنا پڑنا تھا جو کہ کلام نے کہہ دِیا تھا۔

(45) اور پھر مسیح کو منظر پر آنا تھا۔ اور جب مسیح کو منظر پر آنا تھا، تو خُدا کے اُن الفاظ کا جواب دینا تھا جن کو اُس نے پورا کرنا تھا، جنکے کے بارے میں نبی نے کہا تھا، کہ مسیح اُن کو پورا کرے گا۔

موسیٰ نے کہا تھا، ''کہ وہ۔ وہ میری ہی مانند ایک نبی ہوگا۔'' اور اگر آپ کے پاس......اگر

ہمارے پاس وقت ہوتا تو ہم پیچھے جا کراُن تمام نمونوں کا موازنہ کرتے کہ اُس حیرت انگیز دور میں، جب بنی اسرائیل مصر میں قید تھے، اور موسیٰ ایک مختلف، اور خاص بچے کی حیثیت سے پیدا ہوا؛ اور کس طرح سے اُس- اُسکی، پرورش کی گئی، اور کس طرح سے اُسے جھاؤ میں چُھپایا گیا تھا؛ اور کس طرح وہ ایک رہنما بنا، اور کس طرح وہ پہاڑ پر گیا، اور شریعت لیکر واپس آیا۔ وہ صرف ایک رہنما ہی نہ تھا؛ بلکہ وہ ایک کاہن بھی تھا، ایک بادشاہ بھی تھا، اور ایک حاکم بھی تھا۔ یہ تمام چیزیں، کس طرح بالکل مسیح کا نمونہ پیش کرتی ہیں۔ اور موسیٰ نے کہا تھا، ''کہ خُداوند تمہارا خُدا تمہارے درمیان میرے جیسا ایک نبی برپا کریگا۔'' سمجھے؟

(46) اب، جس وقت مسیح پیدا ہوا، تو اسرائیل پھر رومی سلطنت کے زیرِ تسلط تھا۔ اور مسیح کیا تھا؟ وہ پیدائشی لحاظ سے ایک خاص، اور مختلف بچہ تھا، اور کیسے اُس کی پرورش ہوئی تھی۔ اور کس طرح وہ پہاڑ پر گیا، اور نیچے آیا اور کہا، ''تم نے سُنا ہے، کہ اگلوں سے کہا گیا تھا، 'کہ تو چوری نہ کرنا۔' تم نے سُنا کہ اگلوں سے کہا گیا تھا، 'تو زنا نہ کرنا،' لیکن میں تم سے کہتا ہوں، جس کسی نے بُری نگاہ سے کسی عورت کی طرف دیکھا، تو وہ اپنے دِل میں اُس کیساتھ زنا کر چکا۔'' یعنی ایک شریعت دینے والا، غور کریں، اور ایک بادشاہ، ایک کاہن، اور ایک نبی تھا، بالکل موسیٰ کی طرح۔ پس اِن تمام باتوں کو پورا ہونا تھا، اور جب مسیح کی زندگی کیلئے ایک جگہ خالی پڑی تھی، تو اُسے کامل صورت میں ثابت ہونا تھا۔

اب، شاید یہ میرا پیش کیا ہوا آخری طویل سبق ہو۔ اور میں چاہتا ہوں کہ اب آپ اِسے توجہ سے سمجھ لیں۔

(47) اور جب کسی خاص پُشت کیلئے کلام بول دِیا جاتا ہے، تو اُس کلام کو پورا کرنے کیلئے کسی شخص کو منظر پر نمودار ہونا ہوتا ہے، کیونکہ وہ کلام خُدا نے کہا ہوتا ہے۔ اور یہ فرمُودہ کلام کا ظہور ہوتا ہے۔ اور یسُوع نے ہر معیار کو پورا کیا، اور بطورِ مسیح، بالکل، منکشف کلام ثابت ہوا۔ اور آخری دِنوں کیلئے بھی، بائبل میں، فرمُودہ کلام موجود ہے۔ کلام کے اُن الفاظ کو بھی زندہ صورت اختیار کرنی ہے۔

(48) اور یہاں ہم اِس بات کو دیکھتے ہیں، کہ جب ہمارے خُداوند کے دِنوں میں، اُسے پیلاطُس کی عدالت میں لے جانے سے پہلے ہی اُس زمانے کی کلیسیا اُسے رد کر چکی تھی۔ اُنھوں نے اُسے پہلے دِن ہی سے رد کر دِیا تھا، جب اُس کی خدمت کا آغاز نبوت سے ہوا اور اُس نے اُنھیں کلام کی ایک سچائی سے آگاہ کیا۔ اسلیئے پھر، وہ اُسے سمجھ نہ سکے، کہ وہ کیسا ہے، ایک آدمی ہوکر، لوگوں کی

دِلوں کی باتوں کو کیسے جان لیتا تھا۔تھوڑے سے جو کہ جانتے تھے، کہ، خُدا کلام ہے!'' اور جیسا کہ کلام،'' بائبل کہتی ہے،'' کہ کلام خیالات کو جانچتا اور دِلوں کے خیالوں کو پرکھتا ہے۔''

(49) اور وہ اُسے بدرُوح گرفتہ کہنا چاہتے تھے۔اُس نے کہا،''میں تمہیں اِس کے لیے معاف کردونگا۔لیکن جب رُوح القُدس آئے گا اور یہی کُچھ کرے گا، تو اُس کے خلاف بولا گیا ایک لفظ بھی کبھی معاف نہیں کیا جائیگا۔''

اور وہ سب باتیں جنکی اُس نے آج کے زمانہ کیلئے نبوت کی، اُنھیں زندگی دینے کیلئے کوئی چیز چاہیے۔لیکن جب یہ زندہ شکل میں آجاتا ہے، تو یہ لوگوں کے تصور سے کہیں مختلف ہوتا ہے جو وہ سوچتے ہیں، تو پھر صرف اُسے-اُسے برگزیدہ ہی سمجھ پاتے ہیں۔ ہمیشہ، صرف برگزیدہ ہی وہ ہیں جو اُسے سمجھ پائیں گے، کیونکہ وہ اُسے سمجھنے کیلئے پہلے سے چُنے اور مقرر کیے گئے ہیں۔اسلیئے، اُسے کسی دوسرے طریقے سے، سمجھا ہی نہیں جاسکتا۔

(50) یسُوع نے کہا،''تم میرے پاس نہیں آسکتے۔اُس وقت تک کوئی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک میرا باپ اُسے کھینچ نہ لے؛ اور وہ سب جن کو باپ نے مُجھے دِیا ہے وہ میرے پاس آجائیں گے۔'' سمجھے؟ سمجھے؟ پس اِس کا کوئی اور طریقہ نہ تھا۔اُس نے کہا،''تمہاری آنکھیں ہیں پر دیکھ نہیں سکتے؛ کان ہیں، مگر تم سُن نہیں سکتے۔'' اُس نے کہا، یسعیاہ نے تمہاری بابت کیا خوب نبوت کی ہے۔'' سمجھے؟ یسعیاہ کی نبوت نے، اُسے اُچھال کر عیاں کر دِیا۔

یہاں موجود یا ٹیپ پر سُننے والے لوگ، یہ بھول نہ جائیں، کہ خُدا کے کلام کو ضرور ہی ظہور پذیر ہونا چاہیے۔اور خُدا اِس بات کا پابند ہے کہ وہ اُسے ایسا ہوتے دیکھے۔

(51) جیسا کہ یُوحنا بپتسمہ دینے والے کو مسیح کی پہلی آمد کا پیشرو مقرر کیا گیا تھا، تو پھر اِس مقام کو حاصل کرنے کیلئے کسی آدمی کو آنا تھا۔اور اُس کلام کو پورا ہونا تھا۔

(52) پھر جب یسُوع ممسُوح بن کر آیا، تو اُس نے عین وہی کُچھ کیا جو خُدا کے کلام نے کہا تھا کہ وہ کرے گا؛ لیکن یہودی کُچھ اور تلاش کر رہے تھے،'' کہ ایک بادشاہ لوہے کا ایک عصا ہاتھ میں لیے ہوئے آئے گا،'' جبکہ یہ ابھی مستقبل میں ہونے والا کام تھا۔لیکن اُس نے سارے کلام کو پورا کیا۔

جبکہ کفرنحوم میں ایک دِن، جب اُس نے کلام کو اُٹھایا اور پڑھا، (کیا آپ نے توجہ کی؟) اُس نے اُس حوالے میں سے کُچھ حصہ پڑھا۔

اور پھر اُس نے کتاب بند کر کے رکھ دی، اور کہا، ''آج یہ نوشتہ پورا ہوا''

(53) جب وہ سال یوبلی کی منادی کیلئے آیا تھا، تو تب، اُس نے اُس آیت کا باقی حصہ کیوں نہ پڑھا؟ کیونکہ وہ اُسکی دوسری آمد کے مُتعلق تھا۔ اسلیئے اُنھیں اُسکے جاننے کی ضرورت نہ تھی۔ یہ اُس زمانے سے مُتعلق تھا جس میں اُسے آنا تھا۔

لیکن یہ وہ زمانہ تھا جس میں وہ تھا، اِسی وجہ سے اُس نے ایسا کہا، ''کہ آج یہ نوشتہ تمہاری آنکھوں کے سامنے پورا ہوا۔ اِسے ٹھیک یہاں پر دیکھ لو۔ 'تا کہ خُداوند کے سالِ مقبول کی منادی کروں، اور شکستہ دِلوں کو تسلی دوں، اور بیماروں کو شفا دوں۔'''یہی وہ کام تھا جس کیلئے وہ آیا تھا۔

جبکہ اِس کا -- کا دوسرا حصہ غیر قوموں کی عدالت سے تعلق رکھتا تھا، اور اِسی طرح، اُسے دوسری آمد میں پورا ہونا تھا۔ غور کریں، کیونکہ پہلے، اُسے غیر قوموں سے رد کیا جانا تھا۔

(54) اب، تصلیب کے وقت کا، جس کا مضمون آج ہمارے زیرِ نظر ہے، کہ، ''اگر یسُوع آپ کے ہاتھوں میں ہوتا۔'' خُدا کا کلام پوری طرح عیاں کیا گیا، اور بار بار ثابت کیا گیا، کہ یسُوع خُدا کے کلام کا جواب تھا۔ اور یہیں پر فقیہ......

(55) آپ دیکھیں، کہ خُدا نے یہ پہلے سے ٹھہرا دِیا تھا۔ خادموں کو اُس کا مطالعہ کرنے دِیا۔ لیکن، آپ غور کریں، کہ وہ اُس کے بارے میں کسی اور کا کلام؛ یعنی آدمیوں کے کسی گروہ کا کلام قبول کرتے ہیں۔ وہ سچائی کی طرف سے اِس قدر اندھے ہیں، کہ، جب سچائی کو پیش کیا جاتا ہے، تو وہ اُسے دیکھنے میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ لیکن، آپ دیکھیں، کہ خُدا عادل ہے، اور اُس نے یہ سب کُچھ لکھ رکھا ہے۔ جو کُچھ آج ہو رہا ہے، وہ اُس نے پہلے سے، کتاب میں لکھ رکھا ہے، پس یہ پورا ہو گا۔ لیکن جو اُسے دیکھنے کیلئے مقرر شُدہ نہیں ہیں، اُسے کبھی دیکھ نہ سکیں گے، دیکھیں، اسلیئے کہ وہ -- وہ اُس میں ردو بدل کر دیتے ہیں۔

(56) اور اِسی طریقے سے اُنھوں نے اُس وقت کیا تھا۔ اسلیئے کہ وہ جان نہ سکے کہ وہ مسیح تھا۔ اور معجزات کے لحاظ سے وہ اُس زمانے کا پیامبر تھا، اور کوئی بھی اِس بات سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ اُسکے نبی نے اُسکا ذکر کرتے ہوئے؛ کہا کہ، ''ضرور ہے کہ وہ بڑھے، اور میں گھٹوں۔ میں اُسکی جوتی کا تسمہ کھولنے کے لائق بھی نہیں ہوں، لیکن وہ تمہارے درمیان موجود کھڑا ہے،'' یہی یُوحنا نے کہا۔ ''اور وہ پھر واپس آئے گا۔ اب درختوں کی جڑ پر کلہاڑا رکھا ہوا ہے؛ اور جو درخت اچھا پھل پیدا نہیں کرے گا

وہ جنگل میں سے، یا پھر، تاکستان میں- میں سے، یا پھر- پھر باغ میں سے کاٹ دِیا جائیگا۔ اور وہ مزید وہاں نہ رہے گا۔''

(57) اب، ہم دیکھتے ہیں کہ تمام باتیں بالکل اُسی طرح پوری ہوئیں جیسے اُس نے کہیں تھیں۔ اُس نے اُن کے دِلوں کے خیالات بتائے۔ اسلیئے کہ وہ ایک نبی تھا۔ اُس نے جس بات کی بھی پیشینگوئی کی، بالکل اُسی طرح پوری ہوئی جس طریقے سے اُس نے کہی تھی۔

''جیسے کہ میں یروشلیم کو جاوں گا۔ اور وہاں میں گنہگاروں کے حوالے کیا جاوں گا۔ اور وہ اُسے بُری طرح دُکھ دیں گے، اور وہ مصلوب کیا جائے گا۔ اور تیسرے دِن وہ مُردوں میں سے جی اُٹھے گا۔'' لیکن اُس نے کہا، ''دیکھو، یہ بات تم کسی سے نہ کہنا۔'' اور اُس نے اُن کی آنکھوں کو اِس کی طرف سے اندھا کر دِیا، جو اُسے سمجھ نہ سکے تھے جب تک کہ یہ سب کُچھ پورا نہ ہو گیا۔

(58) دیکھیں، وہ کئی بار ہماری آنکھوں کو اندھا کر دیتا ہے جب تک وہ گھڑی نہ آئے جس میں ہمیں اُس کی ضرورت ہوتی ہے۔ جن باتوں کو آج ہم دیکھتے ہیں اُس کی طرف سے وہ ہمیں اندھا کر دیتا ہے، کیونکہ جس دِن میں ہم رہ رہے ہوں، اُسے ظاہر کرنے کیلیئے ہمیں اُسی گھڑی میں اِس کی ضرورت ہوتی ہے۔ سمجھے؟ ہمارے باپ دادا اِن باتوں کو نہیں جانتے تھے۔ اسلیئے کہ بائبل نے کہا تھا کہ وہ اُنھیں جان نہ سکیں گے۔ اِن کو اُن سے پوشیدہ رکھا گیا، اور- اور آخری دِنوں میں اِنھیں خُدا کے بیٹوں پر ظاہر کیا جائے گا؛ یا، پھر، اُنھیں منکشف کیا جائے گا، تا کہ زمین پر خُدا کی تمجید اور جلال کو ظاہر کیا جائے۔

(59) اور وہ سب کُچھ جو دانی ایل نے آخری دِنوں کے مُتعلق کہا تھا، کہ کیسے وہ، ''اپنے خُدا کو پہچاننے والے تقویت پا کر کچھ کر دِکھائیں گے۔'' اور جس دِن میں ہم رہ رہے ہیں اِس سے مُتعلق حوالہ جات یکجا ہو رہے ہیں! کہ زمین پر کیسے بُرے، اور دھوکا دینے والے دِن آئیں گے! اور جو کُچھ آج ہمیں درپیش ہے اِس کو عین پورا کرتا ہے۔

اُنھیں، اُنھیں- اُنھیں اُسے پہچاننے کا ایک موقع دِیا گیا، اور، پھر بھی اُنھوں نے اپنے ہی مسیح کو رد کر دِیا۔

اور آج بھی یہی صورتِ حال ہے، بالکل وہی صورتِ حال ہے۔ ہمیں موقع دِیا گیا ہے، کیونکہ خُدا اُس وقت تک عدالت نہیں کر سکتا...... جب تک وہ عدالت کے لیے راست نہ ٹھہرے۔

اب، اگر آپ کسی-کسی شخص کو جو سڑک پر تیز رفتاری سے جا رہا ہو، اور آپ کُچھ بتانا چاہتے ہوں؛ تو آپ اُسے روک کر، کہیں گے، ''سڑک پر آگے ایک-ایک گڑھا ہے۔ اگر آپ اِسی رفتار سے چلتے رہے، تو آپ ہلاکت سے دوچار ہونگے۔''

(60) اور وہ کہے گا، ''ارے احمق، میں جانتا ہوں کہ میں کیا کر رہا ہوں۔'' پھر، آپ دیکھتے ہیں، کہ اُس کا خون آپ کے ذمہ نہیں لگایا جاتا، کیونکہ آپ نے پوری طرح سے اُسے خبردار کر دِیا تھا۔

ٹھیک ہے، خُدا ابھی اپنے کلام کے وسیلے یہی کرتا ہے۔ وہ پوری طرح لوگوں کو آنے والی عدالت سے خبردار کرتا ہے، اور اُس زمانے کیلیئے بائبل میں مقرر کیے ہوئے نشان اور عجیب کام دِکھاتا ہے۔ وہ اُنھیں دِکھاتا ہے، اور لوگ اُنھیں روندتے ہوئے گُزر جاتے ہیں۔

کسی آدمی کا جہنم میں جانا آسان نہیں ہے۔ ایک آدمی جہنم میں جانے کیلیئے پوری جدوجہد کرتا ہے۔ پہلا جھوٹ جو کبھی آپ نے بولا تھا، آپ کو معلوم تھا کہ وہ غلط کام تھا۔ پہلا سگریٹ جو آپ نے کبھی پیا تھا، آپ کو علم تھا کہ وہ غلط کام تھا۔ پہلا بُرا کام جو آپ نے کبھی کیا تھا، آپ کو معلوم تھا کہ وہ غلط کام تھا۔ لیکن آپ کا ضمیر، آپ کو بتاتا رہا کہ وہ غلط تھا، لیکن آپ مسلسل سُرخ روشنی کے باوجود دوڑتے رہے، اور ناکہ بندی کو پار کر گئے۔ آپ غافل ہیں۔ آپ ہر صورت میں، یہی کُچھ کرنا چاہتے ہیں، اسلیئے کہ آپ ظاہر کرتے ہیں کہ آپ کوئی بڑے شخص ہیں۔ سمجھے؟ لیکن، یاد رکھیں، آپ دوزخ میں جانے کیلیئے لڑ رہے ہیں۔ جہنم میں جانا آسان نہیں ہے۔ آپ کو سچائی کو رد کرنا ہوگا۔

(61) برباد ہونے سے پہلے، آپ کو سُرخ بتی کی خلاف ورزی کرنی ہوگی۔ اِس سے پہلے کہ آپ تباہ و برباد ہوں، آپ کو سڑک پر، آنا پڑے گا، جہاں خبردار کرنے والا-والا نشان لگا ہوگا۔ لیکن، آپ نے، اپنی مرضی کا راستہ منتخب کر رکھا ہوگا، جیسے آج کل کے انسان نے کر رکھا ہے۔ اور وہ دوسروں سے زیادہ جانتا ہے، اور وہ آنے والی عدالت کے-کے کسی نشان یا اطلاع پر کان نہ دھرے گا، وہ مسیح کو رد کرتے ہیں۔

(62) اب غور کریں، کہ اُنھوں نے اُس مسیح کی بجائے کس چیز کو قبول کیا تھا۔ اب اُس زمانے کی کلیسیا، اور اُن کے اندھے پن پر غور کریں۔ کہ اُن کے پاس ایک رد کیا ہوا اور مشہور قاتل، برابا نام شخص تھا۔ ایک ایسا شخص جو ثابت شُدہ قاتل تھا، اور حقیقتاً اپنی عدالت ہونے کا منتظر تھا۔ اور وہ-وہ ایک ثابت شُدہ-شُدہ قاتل، اور ایک بُرا آدمی تھا۔ اور جیسا کہ صرف-صرف یسُوع ہی کی وہ زندگی

تھی......جس طرح سے، اُس نے، اُنھیں چیلنج کیا تھا۔ اُس نے کہا، ''کون ہے تم میں جو مُجھ میں گُناہ ثابت کرسکتا ہے؟'' گُناہ جو کہ ''بے اعتقادی ہے۔'' ''اگر میں اپنے باپ کے کام نہیں کرتا، تو میرا یقین نہ کرو؛ اور کیا میں نے تمھیں کلام کی سچائی نہیں بتائی ہے۔ اور خود، کلامِ مُقدس نے میرے مُتعلق کہا ہے۔ کلامِ مُقدس میں سے تلاش کرو،'' اُس نے کہا، ''اِس لیے کہ تم سمجھتے ہو کہ تمھیں اُس میں سے ہمیشہ کی زندگی ملتی ہے، اور یہ وہ ہے جو اِس زمانے کیلئے میری گواہی دیتا ہے۔''

(63) لیکن اُنھوں نے کہا، ''وہ اپنے آپ کو خُدا بناتا ہے، وہ اپنے آپ کو کُچھ بناتا ہے۔'' اُس نے خود کو کُچھ نہیں بنایا تھا...... بلکہ وہ جو کُچھ تھا خُدا نے اُسے بنایا تھا؛ اور وہ خُدا تھا۔ وہ کلامِ مُقدس کی تکمیل تھا۔ اُس نے خود کو کبھی کُچھ نہیں بنایا تھا۔ وہ جو کُچھ تھا خدا نے بنایا تھا۔ اور، پھر، ایسا اِس لیے ہوا کہ اُس کلام کے پورا ہونے کی وہی گھڑی تھی۔ لیکن، تو بھی وہ اُسے سمجھ نہ سکے، کیونکہ وہ اُن کے تنظیمی نظریات کے خلاف تھا، جو اُنھوں نے مسیح کے مُتعلق قائم کر رکھے تھے۔ اور وہ کلام کی طرف سے بالکل اندھے ہو چکے تھے۔

(64) اب، اِس کے علاوہ، اُنھیں اُس شخص سے خلاصی پانے کیلئے، یا قاتل، اور دہشت گرد کو بھی، قبول کرنا پڑا تھا۔ جو معاشرے کیلئے ایک بوجھ تھا، اُن کیلئے ایک بوجھ تھا؛ ایک قاتل؛ کیونکہ، مسیح کو رد کرنے کیلئے، اُن کو۔ کو اُسے قبول کرنا پڑا تھا۔

اور کسی بھی مرد یا عورت کو بُرائی کو قبول کیلئے، اچھائی کو رد کرنا پڑتا ہے۔ اسلیئے کہ یہاں ایک قدرتی بات ہے، اور اِسکے لیے ایک قانون ہے، کہ کسی بھی غلط چیز کو قبول کرنے سے پہلے آپ کو اچھائی کو ترک کرنا پڑتا ہے۔

جیسا کہ میں نے، جُھوٹ کا۔ کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا...... کہ آپ۔ آپ نے اپنی بہتر عدالت کے برخلاف جُھوٹ بولا۔ آپ نے اپنے ضمیر کے خلاف جُھوٹ بولا۔ آپ نے اُس بات کے خلاف جُھوٹ بولا۔ آپ نے اُس بات کے خلاف جُھوٹ بولا جو آپ کے والدین نے آپ کو سکھائی تھی۔ پھر، حتیٰ کہ کیا فطرت خود آپ کو ایسا کرنے کا درس نہیں دیتی ہے۔ پس، اسلیئے، آپ کو، جُھوٹ کو قبول کرنے کی خاطر، آپ کو۔ کو۔ کو سچ کو رد کرنا پڑتا ہے، اسلیئے جُھوٹ کو قبول کرنے کیلئے پہلے آپ کو سچائی کو رد کرنا ہوگا۔ سمجھے؟

(65) یہی کُچھ اُن آدمیوں نے کیا تھا، اُنھوں نے سچائی کو رد کر دِیا تھا۔ اور مسیح سچائی تھا۔

’’اُس نے کہا، راہ، اورحق ،اورزندگی میں ہوں۔‘‘

’’ابتدا میں کلام تھا، اور کلام خُدا کے ساتھ تھا، اور کلام ہی خُدا تھا۔ اور کلام مجسم ہوا اور ہمارے درمیان رہا۔‘‘ پہلا تمتھیس 16:3، میں لکھا ہے،’’اِس میں کلام نہیں، کہ دینداری کا بھید بڑا ہے، یعنی خُدا جو جسم میں ظاہر ہوا، اور ہمارے ہاتھوں نے اُسے چُھوا۔‘‘ خُدا، یعنی یہواہ! اور یہ-یہ حیرت زدہ کردینے والی بات ہے، یہ چونکا دینے والی بات ہے، کہ وہ خُدا جس نے نظامِ شمسی کو-کوخلاء میں قائم کیا، جس نے ستاروں کو تخلیق کیا جو اِس دُنیا سے ہزاروں گُنا بڑے ہیں......

(66) کہ اگراُن میں سے کوئی ایک ستارا زمین کی طرف، دس ہزار فی گھنٹہ کی رفتار سے بڑھنا شروع کردے، تو، اُسے یہاں تک پہنچنے میں دس کروڑ سال لگیں گے؛ اسلیئے کہ وہ بہت دُور ہیں۔ اوردو چھوٹے چھوٹے ستارے، جو ہمیں یہاں سے، ایک دوسرے سے ایک انچ کے فاصلے پر نظر آتے ہیں، وہ ایک دوسرے سے اُس سے زیادہ دُور ہیں جتنا ہم اُن سے دُور ہیں۔ اور، پھر بھی، اُن میں سے کوئی ایک دوسرے کی جگہ نہیں لے سکتا۔ اور کہکشاں اتنی بڑی ہے، اوہ، میرے خُدایا، اُس خُدا کی بڑائی اور وسعت کا اندازہ کیجیے جس نے اِن سب چیزوں کو بنایا! اُن میں سے ہر ایک نے دوسرے کو سنبھال رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ اِسطرح قائم ہیں۔ اگر وہ اپنا مقام چھوڑ دیں، تو سارا نظام گر جائے گا۔

(67) یہی کُچھ عدن میں ہوا تھا۔ جب حوا خُدا کے حکم سے باہر ہوگئی، تو تمام نسل گر گئی۔

آج بھی یہی مصیبت ہے۔ اسلیئے ہمیں تنظیموں اور اداروں میں نہیں بٹنا چاہیے، اور وغیرہ وغیرہ۔ بلکہ ہمیں خُدا کے بیٹے اور بیٹیاں بننا چاہیے، تاکہ دُنیا کی عظیم کہکشاں قائم رہ سکے۔

(68) پچھلے ہفتے، نیویارک میں، میں عظیم سائنسدان، آئن سٹائن کا ایک پیغام، یا پھر جو اُس نے کہا تھا اُسے سُن رہا تھا، جسے- جسے وقت کا- کا دماغ کہا جاتا ہے۔ اور میں نے......اُس بات کو سُنا۔ اور پھر میں نے نارمن ونسنٹ پیل کی، نفسیات پر گفتگو سُنی، کہ لوگ کس طرح زندگی گزاریں، چلیں، اور اپنی نفسیات کا اظہار کریں گے۔ پھر جیسا کہ، آئن سٹائن، ایک کہکشاں کے مُتعلق بتا رہا تھا جو کہ ستاروں کے، اُس نظام سے پرے واقع ہے۔ مُجھے یقین ہے کہ اُس نے کہا، کہ اگر کوئی شخص، روشنی کی رفتار سے چلنا شروع کردے، ......اب، میں سوچتا ہوں، کہ وہ کتنی ہے، ......شاید چھیاسی ہزار؟ [بھائی نیول کہتے ہیں، ایک لاکھ چھیاسی ہزار۔‘‘ -ایڈیٹر۔] ایک لاکھ، ایک لاکھ اور چھیاسی ہزار میل فی سکینڈ

کے حساب سے، وہ روشنی سفر کرتی ہے۔ اور میں نے حساب لگایا کہ آپ پانچ منٹ میں، کتنے ہی لاکھوں اور کروڑوں میل دُور پہنچ جائیں گے۔ اور اِس رفتار سے آپ کو اُس کہکشاں تک پہنچنے میں ایک-ایک سو بیس ملین نوری سال لگیں گے۔ یا ایک سو پچاس ملین سال؛ ایک سو پچاس ملین سال جانے میں لگیں گے، اور ایک سو پچاس ملین سال کا ہی عرصہ واپس آنے کیلیئے درکار ہوگا۔

(69) اور اِنھوں نے کسی چیز کو ٹھوکر ماری جس نے اُنھیں ٹکڑے ٹکڑے کر دِیا۔ اور آپ کو، وہاں تک جانے اور واپس آنے میں، تین ملین سال نہیں، بلکہ تین سو ملین سال لگیں گے۔ وہاں جانے میں تین سو ملین سال لگیں گے، اور، اور جب آپ زمین پر واپس آئیں گے، تو آپ نے درحقیقت پچاس سال گزارے ہونگے۔ کہ آپ ابدیت میں داخل ہو جائینگے۔ جس کا کوئی اختتام نہیں ہے۔

(70) اور ذرا اُس خُدا کے مُتعلق سوچیں، کہ، جس نے یہ سب کُچھ بنایا اور اُسے ترتیب میں رکھا، اور اُسکے مُتعلق بتایا، وہ نیچے اترا اور ہمارے درمیان مجسم ہوا، تا کہ ہمیں نجات دے۔ اور اُس نے اپنی عظیم اُلشان حضوری سے ہماری عزت افزائی کی، جیسا کہ اُسے-اُسے آخری دِنوں میں اِس گنہگار زمین پر کھڑا ہونا، اور اپنے کلام کو ایسا ثابت کرنا تھا، کیونکہ وہ اپنے کلام کا پابند ہے۔ آمین۔ قدرت اور انصاف اُس عظیم خُدا کی ہو جس کے قبضے میں یہ سب چیزیں ہیں!

(71) اُمتوں پر، غور کیجیے۔ جیسا کہ-کہ پہلے، کلیسیا کو خُدا کے کلام کو رد کرنا پڑا۔ اور پھر، جب کلیسیا اُسے رد کر چکی، اور اُس کو ''بعلزبُول، اور ایک بُری رُوح کہہ چکی،'' تو پھر اُسے حکومت کے سامنے لایا گیا، تا کہ ساری نسل مجرم ٹھہرائی جا سکے۔ اب ہم دیکھتے ہیں، کہ اُس صُبح یسُوع، آزمائش کیلیئے-کیلیئے، ایک رومی، گورنر، پیلاطُس کے، سامنے لایا گیا۔ اور ہم نے دیکھا کہ پہلے، کلیسیا نے اُسے رد کیا، کیونکہ وہ اِس کے پیغام پر ایمان نہ لائی، اسلیئے کہ وہ اُس کلام کو نہیں جانتی تھی۔

(72) یسُوع نے اُس سے کہا، ''اگر تم موسیٰ کی-کی سُنتے، تو میرے کلام پر ایمان لاتے، کیونکہ اُس نے میری بابت کہا ہے۔'' سمجھے؟ یہ ہے وہ کلام جسے نبی پیش کرتا ہے...... جیسا کہ، خُداوند نبی کے-کے پاس آتا ہے، اور نبی اُس کلام کو آنے والے وقت کے لیے بیان کرتا ہے۔ اور اُس کلام کی شناخت یہاں پر ہوئی، اور اُس نے کہا، ''اور تم کہتے ہو کہ تم موسیٰ کو جانتے ہو اور وہ تمہارا رہنما ہے۔ مگر تم موسیٰ کو نہیں جانتے، اور نہ تم اُس کے کلام کو جانتے ہو۔'' دوسرے لفظوں میں، اُس نے کہا، ''میں کلام ہوں۔ موسیٰ نے جس کلام کے آنے کا کہا تھا وہ شناخت شُدہ کلام میں ہوں، اور تم مُجھے مُجرم

ٹھہراتے ہو۔'' سمجھے؟ دیکھیں، کلیسیا نے اپنی رسومات کے باعث، اُسے مُجرم ٹھہرایا۔

(73) اب، ہم اُسے پیلاطُس کے سامنے کھڑا پاتے ہیں، اور وقت کے پیامبر نے، بھی، اُس زمانہ، اور اُس کلیسیا کیلئے، پوری طرح اُس کی تصدیق کی تھی۔ اور اُنھیں سمجھنے اور ایمان لانے کا ایک موقع دِیا گیا تھا، لیکن اُنھوں نے اُسے رد کر دیا۔ اُنھوں نے اُسے کیوں رد کیا؟ جبکہ اُن میں سے بہتیرے اُس پر ایمان لانا چاہتے تھے؛ لیکن اُن کی روایات، لوگ نہیں، بلکہ اُن کی رسومات اجازت نہ دیتی تھیں!

(74) اب، آپ دیکھتے ہیں، کہ جیسے نیکُدیمس رات کے وقت اُس کے پاس آیا، اور اُس نے کہا،'' اے ربی، ہم جانتے ہیں کہ تو خُدا کی طرف سے اُستاد ہو کر آیا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ تو خُدا کی طرف سے آیا ہے۔ اسلیئے کہ جو کام تو کرتا ہے کوئی اُس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک خُدا اُسکے ساتھ نہ ہو۔ ہم ......'' اب وہ ''ہم'' کا لفظ کس لیے استعمال کر رہا تھا؟ کلیسیا، فریسیوں، اور اُس زمانہ کے رہنماؤں کیلئے۔'' ہم جانتے ہیں۔ ہم پوری طرح قائل ہو گئے ہیں کہ تو ہی وہ شخص ہے۔'' تو پھر وہ اُس پر ایمان کیوں نہ لائے؟ کیونکہ، اپنے نظام کی وجہ سے۔ میں اِس بات کی گہرائی میں جانا چاہتا ہوں؛ کیونکہ یہی بات میرے زیرِ نظر ہے۔ سمجھے؟ کیونکہ اُس نظام کے اندر وہ خود کو پہلے ہی ضم کر چکے تھے، اسلیئے وہ نظام ہی تھا جسے وہ لوگ تبدیل نہیں کر سکتے تھے۔ اگر چہ اُنھوں نے دیکھ لیا تھا کہ وہ مسیح ہے، لیکن جس نظام کے اندر وہ ضم ہو چکے تھے وہ نظام اُنھیں اجازت نہیں دیتا تھا کہ وہ اُسے قبول کریں۔ کیا آپ-آپ سمجھ گئے؟ [جماعت کہتی ہے،'' آمین۔''-ایڈیٹر۔] اب میں اپنے سامنے، موجود لوگوں سے پُوچھنا چاہتا ہوں، کہ آپ میں سے کتنے سمجھ گئے ہیں کہ میں کس چیز کو بیان کر رہا ہوں؟ اپنے ہاتھوں کو بلند کریں۔ ٹھیک ہے۔

(75) اب، جیسے کہ ایک نظام! وہ یقین کرتے تھے، اور جانتے تھے کہ یہ کیا تھا۔ آج میرا دِل بھی کسی قدر وہی بات کہنا چاہ رہا ہے! ہم جانتے ہیں کہ جو کُچھ یہاں ہو رہا ہے، اور وہ ہم سمجھ رہے ہیں، لیکن نظام لوگوں کو اُسے قبول کرنے کی اجازت نہیں دے گا۔ اسلیئے کہ لوگ نظام میں اِس قدر پھنس چکے ہیں! غور کریں، یہ کسی فرد کی بات نہیں ہے، بلکہ یہ نظام ہے۔

جیسے میں نے صدر کی بات کی ہے جسے قتل کر دِیا گیا۔ یہ اُس آدمی کی بات نہیں؛ کیونکہ جہاں تک مُجھے علم ہے، وہ اچھا آدمی تھا، جہاں تک میں جانتا ہوں اُس نے کوئی بُرائی نہیں کی تھی۔ لیکن

یہ نظام کی بات ہے۔ یہ لوگوں کی بات نہیں؛ بلکہ نظام کی بات ہے۔

(76) یہ یہودیوں کی بات نہیں تھی؛ بلکہ یہ اُن کا نظام تھا۔ اُن کے نظام نے اُسے مُجرم ٹھہرایا، کیونکہ اُس نے اُن کے نظام کو برداشت نہ کیا۔ کیا آپ اِس بات کو سمجھ گئے؟ [جماعت کہتی ہے، ''آمین۔''-ایڈیٹر۔] اب بھی، بالکل وہی کچھ ہو رہا ہے۔ اور اُنھوں نے ایک عوام دشمن، یعنی قاتل کو منتخب کرلیا۔

لیکن اب جھگڑے میں حکومت کو بھی شامل کرلیا۔ پس سزا کا حکم حکومت کو سُنانا تھا، کیونکہ، کسی کی جان لینے کیلئے، معاملہ حکومت کے سامنے لانا ضروری ہے۔ اُنھیں کسی کی جان لینے کا اختیار نہ تھا، کیونکہ وہ روم کی-کی حاکمیت کے ماتحت تھے، اور اُن کی کلیسیا چاہے جتنا بھی کہتی رہتی، ''کہ ہم یہ کرنے کا اختیار رکھتے ہیں''، لیکن وہ کسی کی جان نہیں لے سکتے تھے۔ کیونکہ، جب تک-تک پہلے، روم اُنھیں اجازت نہ دیتا، وہ ایسا نہیں کرسکتے تھے۔ اسلیئے، معاملہ حکومت کے سامنے لانا پڑا تھا۔ اب حکومت بھی معاملے میں شامل ہوگئی تھی۔ اب، اگر یہ آج کے زمانے کی تصویر نہیں ہے، تو پھر میں نہیں سمجھتا کہ یہ اور کیا ہے۔ دیکھیں، بالکل اُسی طرح ہے!

(77) کلیسیا نے اُسے رد کر دِیا، اور اب حکومت بھی معاملے میں شامل ہوگئی۔ پھر وہ وقت آ گیا، جہاں ساری کی ساری، یعنی تمام، قوم اور ملک کو اکھٹا ہونا تھا۔ اور پھر مقدمہ چلایا گیا۔ اور ثبوت موجود تھا۔ اور پوری قوم نے اُسے رد کر دِیا تھا، اور خُدا کے غضب کو اپنے اُوپر بلا لیا تھا۔ اور اُس سے پہلے......حتیٰ کہ کلیسیا نے اُسے رد کر دِیا تھا، جس کے سبب سے کلیسیا پر غضب نازل ہوا۔ اب قوم نے بھی اُسے رد کر دِیا، تاکہ سب پر غضب ہو۔

اور، آج بھی، دُنیا نے اُسے رد کر دِیا ہے، تاکہ ساری دُنیا کی عدالت ہو۔ تمام قوموں کی عدالت ہونی چاہیے۔

(78) اور ہم جانتے ہیں کہ وہ غضب عظیم رومی جنرل، طِطس کے دور میں نازل ہوا۔ اُس نے یروشلیم کا محاصرہ کیا، اور پھر بلا آخر......اُنھوں نے ایک دوسرے کے بچوں کا گوشت کھایا؛ درختوں کی چھال، اور زمین کی گھاس کھائی۔ اور-اور آخر کار طِطس شہر میں داخل ہوگیا اور اُس نے فصیل کو گرا دِیا اور شہر کو جلا دِیا، اور اُس نے اُن کو-کو ایسی خون ریزی سے قتل کیا، کہ اُن کا خون گلیوں میں اِس طرح بہنے لگا۔

اور ایسا ہونا تھا۔لیکن اِس سے پہلے عادل خُدا نے ،اُن کو مسیح کی پناہ میں آنے کیلئے ،منتخب کیا تھا تو اُنھوں نے موقع کھودِیا، اِس لیے معقول وجہ–وجہ موجود تھی۔خُدا عادل ہے۔اُس کا–کا قانون اپنے انصاف کا تقاضا کرتا ہے۔اور کوئی قانون سزا کے بغیر قانون نہیں ہوتا۔

(79) اِس شہر کے قانون کی صورت میں، اگر میں کہتا کہ،''سُرخ بتی کی–کی–کی خلاف ورزی اچھی بات ہے،'' اور اِس کیلئے کوئی سزا نہ ہوتی ،تو آپ سُرخ بتی کی خلاف ورزی کرتے ہی رہتے۔ لیکن اِس کی سزا موجود ہے۔

اور خُدا کے قانون میں، اُس کے پروگرام کو رد کرنے کی سزا،موت ہے۔اور وہاں موت کو آنا ہی پڑا تھا،اور اُس کی قیمت کو ادا کرنا ہی پڑا تھا۔

(80) ہم بھی آج صُبح ،دُنیا بھر میں،ایک ایسی ہی آزمائش سے دوچار ہیں۔اسلیئے کہ تمام تنظیموں نے خُدا کے کلام کو رد کر دِیا ہے۔میں جانتا ہوں کہ یہ بات ہی سخت لگتی ہے۔اور میں چاہتا ہوں کہ جو خادم یہاں سُن رہے ہیں،اور اِسی طرح، جو ٹیپ پر سُنیں گے،اب اِسے سمجھنے کی کوشش کریں، کیونکہ میں اُس کی وضاحت کی کوشش کروں گا۔لیکن جو میرا نقطہ نظر ہے، یا جو بات میں یہاں بیان کر رہا ہوں، یہ ہے کہ،آج،ہم ایک اور پیلاطُس کی عدالت میں کھڑے ہیں۔

(81) آپ کہیں گے،''اگر میں وہاں موجود ہوتا،تو میں یسُوع مسیح کے حق میں بولتا۔''تو،ٹھیک ہے،مگر اب آپ اِس کے مُتعلق کیا کر رہے ہیں؟ یہی بات ہے۔سمجھے؟''اِس سے بے غرض کہ کلیسیا نے اُسے کس طرح رد کر دِیا تھا، میں اُسی کا ساتھ دیتا۔'' آپ کو بھی موقع دِیا گیا ہے۔جی ہاں۔سمجھے؟ اُنھوں،اُنھوں نے تو اُسے رد کر دِیا تھا۔

(82) وہ آج بھی،آزمایا گیا ہے،یا حال ہی میں آزمایا گیا،یا،ابھی آزمایا جا رہا ہے،دُنیا کا نظام، یعنی جو کونسل آف چرچز، کہلاتا ہے،تا کہ–تا کہ–تا کہ ورلڈ کونسل آف چرچز کی–کی صورت اختیار کرے۔اب، اُنھوں نے کیا کیا ہے؟ اُنھوں نے ووٹ ڈال کر فیصلہ کیا ہے کہ وہ بہر صورت متحد ہونگے اور کونسل آف چرچز کی شکل اختیار کریں گے۔

اور اِس کونسل آف چرچز میں کیا ہوگا،اور تمام کلیسیاؤں کو اِس کونسل میں شامل ہونا پڑے گا،یا، پھر اگر کوئی ایسا نہیں کرے گا،تو یہاں تک کہ آپ کو منادی کی اجازت نہیں ہوگی،حتیٰ کہ آپ کو کسی بیمار کیلئے دُعا کرنے کی بھی اجازت نہ ہوگی۔اور وہ آپ کے گرجا گھر کو جس مقصد کیلئے چاہیں

استعمال کرسکیں گے۔ اور اگر وہ اِس میں ڈبے، یا اسلحہ، یا کُچھ اور رکھنا چاہیں گے، تو آپ کے پاس اُنکو روکنے کا کوئی اختیار نہیں ہوگا۔ یا تو آپ کونسل آف چرچز میں شامل ہونگے یا پھر آپ اُس سے باہر ہونگے۔

اور یہ ایک نظام ہے جو امریکہ میں بنایا جا رہا ہے، اور یہ عین، خُدا کے کلام کو پورا کرتا ہے۔ یہ اُس بات کو پورا کرتا ہے جو خُداوند نے مُجھے 1933 میں بتائی تھی، دیکھیں، آج صُبح ہم اِس وقت میں کھڑے ہیں۔

اور یسُوع مسیح، جو کہ کلام ہے، تصلیب کے دِن کی طرح، آج، پھر آزمائش میں ہے، اور اب وہ ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ وہ دُنیا کے ہاتھوں میں ہے۔ پوری دُنیا میں، کلام کی واضح شناخت کرائی گئی ہے، دیکھیں، اور وہ پھر آزمائش میں کھڑا ہے۔ تمام تنظیموں نے اُسے رد کر دِیا ہے۔ اور اب اُسے اِس طرح آزمایا گیا کہ...... جیسے کہ کونسل آف چرچز میں، اُنھوں نے اُسے دوبارہ رد کر دِیا اور پہلے کی طرح کسی اور کو منتخب کر لیا ہے۔

(83) آپ جانتے ہیں، کہ تاریخ میں فطرت اپنے آپ کو دہراتی ہے، کیونکہ فطرت یکسانیت کے ساتھ جاری رہتی ہے۔ درخت اب بھی پرورش پارہے ہیں، سبزیاں اُگتی، اور پھول کھلتے ہیں، اور دُنیا ہمیشہ کی طرح پلٹتی رہتی ہے۔ یہ فطرت ہے۔ ہر زمانہ کی فطرت، دوبارہ پیدا ہوتی ہے، اور یہ اُس فطرت کا - کا عکس ہوتی ہے، جو کہ - کہ - کہ پہلے کبھی موجود تھی۔ اور، آج، ہم خود کو دوبارہ اُسی مقام پر کھڑا پاتے ہیں۔

اب، مُقدس یُوحنا، 1 باب میں، یسُوع ''کلام تھا۔'' ہم سب اِس پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہ کلام تھا۔ اور چونکہ وہ کلام تھا...... برائے مہربانی اِس بات کو سمجھیں۔ اور وہ کلام تھا، اور اسلیئے اُسے نظام کے خلاف ہونا تھا۔

اور اُنھوں نے - نے اُسکے معجزات کی وجہ سے اُسے رد نہیں کیا تھا۔ اُنھوں نے اِسلیئے رد نہیں کیا تھا۔ اُنھوں نے کہا...... بلکہ اُس نے کہا، ''کون مُجھ میں گُناہ ثابت کرسکتا ہے؟''

''اُس نے کونسا گُناہ کیا ہے؟'' اور اُس عورت نے کہا۔ ''اُس نے کونسا گُناہ کیا ہے بلکہ بیماروں کو شفا دی ہے؟''

(84) اُنھوں نے کہا، ''ہم اِن باتوں کیلیئے اُسے مُجرم نہیں ٹھہراتے۔'' سمجھے؟ ''بلکہ ہم اُسے

اِس لیے مُجرم ٹھہراتے ہیں، کہ وہ آدمی ہوکر، خود کو خُدا بناتا ہے۔'' اور جبکہ اُنکا اپنا کلام کہتا ہے کہ وہ خُدا ہوگا۔

یسعیاہ میں، عظیم نبی یسعیاہ نے چھیاسٹھ کتابیں لکھی ہیں، اور آغاز ہی میں...... اِس کا پہلا باب، پیدائش کی طرح؛ کتاب کے درمیان میں یُوحنا بپتسمہ دینے والا آتا ہے؛ اور اِس کا اختتام ہزار سالہ بادشاہی کی مانند ہے۔ بائبل کی چھیاسٹھ کتابیں اِسی طرح ہیں، جیسے یسعیاہ کے چھیاسٹھ ابواب ہیں۔ اِس کی ترتیب قابلِ توجہ ہے۔ اور اِسی یسعیاہ 9:6 میں، اُس نے کہا، ''ہمارے لیے ایک لڑکا تولد ہوا، اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا؛ اور اُسکا نام، 'عجیب، مشیر، خُدائے قادِر، ابدیت کا باپ، اور سلامتی کا شاہزادہ ہوگا۔'''

(85) اندھی روایات، اور نظام، دیکھ نہ سکے کہ وہی خُدا تھا: اُن کے اپنے نبی نے، جس کے پاس کلام آیا، جس نے کہا تھا کہ وہ خُدا ہوگا۔ لیکن اندھے نظام کی بدولت! پس اُنھوں نے کلام کو رد کر دِیا، اور اُس کی جگہ ایک قاتل، برابا کو قبول کر لیا۔

(86) اور، آج، کلام، پوری صفائی کیساتھ، اِس زمانہ کیلئے منکشف ہوا ہے۔ اِسے حقیقت بنایا گیا ہے۔ اور اس کا سچ ہونا دِکھایا گیا ہے۔ ''اور آخری دِنوں کیلئے،'' یسُوع نے کہا، ''جیسا سدوم کے دِنوں میں ہوا،'' اور اِسی طرح، ''ابنِ آدم کے آنے پر بھی ہوگا۔'' اُسی خدا نے، جو خود ہی، کلام تھا، آخری وقت اور اُس میں ہونے والے واقعات کی پیشینگوئی کی؛ کہ شام کے وقت روشنی ہوگی؛ اور کس طرح، ملاکی 4 کے مطابق، وہ اِن چیزوں کو بھیجے گا اور اُنھیں ثابت کرے گا۔

(87) اور اِسے فیصلہ کے مقام پر لایا گیا ہے، اور کلیسیاؤں نے اِسے رد کر دِیا ہے۔ اور کلیسیاؤں نے کس چیز کی خواہش کی ہے؟ کلام کے قاتل کی، یعنی ایک نظام بنانے والے کی۔ اگر نظام کلام کے برعکس ہو، تو پھر وہ کلام کا قاتل ہے۔ اور اُنھوں نے سچائی کے کلام کی جگہ تنظیمی روایات کو مانگ لیا، جبکہ کلام اُن کے سامنے ظاہر ہوا اور اُس نے ثابت کیا کہ وہ آدمیوں کے درمیان خُدا تھا؛ جبکہ سائنس کے ذریعے، اُس روشنی، آگ کے ستون، یعنی خُداوند کے فرشتہ کی، تصویریں لیں گئیں۔

بالکل وہی جو یسُوع مسیح کے بدن میں - میں کبھی دُنیا میں موجود تھا، آخری دِنوں میں وہی اپنے لوگوں میں آیا ہے، جہاں سائنس نے اُسکی تصویریں لیں۔ کلیسیا نے اُسکے کام دیکھے ہیں۔ ٹیپوں اور دوسری چیزوں کے ذریعے، شخصی منادی کے وسیلے، پوری دُنیا میں بار بار، اِسکی شناخت کرائی ہے۔

لیکن ابھی تک، اُن سب کا نظام، کونسل آف چرچز کی خواہش کر رہا ہے تا کہ سچائی کو رد کریں۔ سمجھے؟ وہ ایک قاتل کو مانگ رہا ہے جو اِسے بند کر دے، یا روک دے، یا پھر بیچ ڈالے۔ اور، وہ ایسا کرینگے، اور وہ ایسے کاموں کو بند کر دینگے۔ اور کونسل آف چرچز کو ایسا کرنا پڑے گا۔ اور یہ حیوان کا نشان ہے؛ جو مخالفِ مسیح ہے، جو کلام کے خلاف ہے، اور کلام مسیح ہے۔ نہ کہ اُن کی اسناد ہیں......

(88) لیکن وہ اِسے روایت سمجھتے ہیں۔ اُن کا خیال ہے کہ اُن کی روایات خُدا سے ہیں۔ سمجھے؟ لیکن یہ کلام کیساتھ کبھی کھڑی نہ ہو سکیں گی، اور نہ ہی خُدا اِن کا سچ ہونا ثابت کرے گا۔ یسُوع کلام کیساتھ کھڑا ہوا، نہ کہ اُنکی کونسل کیساتھ؛ بلکہ کلام کیساتھ کھڑا ہوا۔ اور کلام نے ثابت کیا کہ وہ خُدا تھا۔

اور یہ آج بھی اُسے خُدا ثابت کرتا ہے، کیونکہ یہ اُسی زندگی کے ساتھ موجود ہے، یہ ہمارے درمیان وہی کلام کر رہا ہے جو وہ پہلے کرتا رہا، اور آئندہ کیلئے نبوت کیا۔

(89) پس لوگ کیا کرتے ہیں؟ وہ کُچھ اور چیز کو قبول کرتے ہیں...... وہ پہلے، اُس نظام کو قبول کر چکے ہیں، جو کلام کو مصلوب کرے گا۔ اور اب آزاد وغیر تنظیمی کلیسیاؤں کا مصلوب کیا جانا قریب ہے۔ اور یہ بات بالکل دُرست ہے۔

(90) اب، یہ بات کلام کے برعکس نہیں ہے۔ بلکہ کلام کے مطابق ہے۔ ''کہ اُنھوں نے حیوان کا ایک بُت بنایا۔'' اُنھوں نے دُنیا کی تمام تنظیموں کو پروٹسٹنٹ میں ملا کر، حیوان کا نشان مقرر کیا، یعنی حیوان کا بُت بنایا، جو کہ مکاشفہ 8:13 کے مطابق ہے۔ ''اور اُنھوں نے اُس حیوان کا بُت بنایا۔''

اور یہ حیوان ''روم ہے۔'' اور یہ بات ہم سب جانتے ہیں۔ اور یہ سب کام، ہمیشہ روم نے کیے ہیں...... اسلیئے کیونکر یہ۔ یہ روس ہو سکتا ہے، جبکہ بائبل روم کہتی ہے؟ دیکھیں، لوگوں نے غلط تاثرات حاصل کیے ہوئے ہیں۔ سمجھے؟ یہ کوئی اور چیز کیسے ہو سکتی ہے، جبکہ پیشینگوئی کی گئی ہے کہ یہ روم میں سے نکلے گا؟

(91) واپس دانی ایل کی طرف جائیں، مورت کے پاؤں کُچھ لوہے کے اور کُچھ مٹی کے تھے: گھٹنوں سے لیکر آخر تک جو لوہا تھا، وہ کبھی ختم نہیں ہوتا۔ اور ہر کوئی جانتا ہے کہ تب تک روس کے نام سے کوئی واقف نہ تھا۔ یہ روم تھا۔ لال اژدہا روم تھا۔ اور یہ ہمیشہ روم ہی رہا ہے۔ اور لوہا کسی اور چیز میں تبدیل نہ ہوا تھا، روم بھی تبدیل نہ ہوا؛ بلکہ روم ہی رہا۔ اور حیوان روم ہے!

(92) اور روم کے پاس ایک مذہبی نظام تھا جس کے سر پر زخم کاری تھا...... یا اُس کے سر پر زخم

کاری لگایا گیا تھا،لیکن وہ دوبارہ ٹھیک ہوگیا،یعنی وہ بُت پرست روم سے پاپائی روم بن گیا۔اوراب وہ اُس حیوان کا ایک بُت بنائیں گے،اُس حیوان کا جومکاشفہ 13 میں سے نکلا تھا۔

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟ کہ اِس ملک کا نمبر تیرہ ہے،اورظاہر ہوا......میں یہ نہیں کہتا...... جب کہ-کہ یہ، اگرچہ، حسابی اعتبار سے یہ بات عجیب دِکھائی دیتی ہے،لیکن ...... یہ بالکل کلام کی ترتیب کے مطابق آتا ہے۔یہ قوم، مکاشفہ کے 13 ویں باب میں پائی جاتی ہے۔

(93) باقی تمام دوسرے حیوان پانی میں سے نکلے، اور بائبل کہتی ہے، کہ پانی قومیں اور ایک زبان ہیں؛لیکن یہ حیوان خشکی میں سے نکلا، جہاں کوئی لوگ نہ تھے۔جبکہ، وہ ایک برّہ تھا،یعنی مذہبی آزادی تھا؛اوروہ اژدہا کی طرح بولتا تھا،اوراُس نے طاقت کیساتھ اتحاد قائم کیااوروہی سب کام کیے جواُس سے پہلے اژدہا کرتا تھا۔بالکل وہی۔پس آپ اس مقام پر ہیں۔اِسے اِسی طرح-طرح سمجھا جاسکتا ہے۔اِسے سمجھنے کااورکوئی طریقہ نہیں ہے۔

(94) اور آج، ہم پھراُس مقام پر ہیں،یعنی ایک نظام قائم کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ایک نظام! ہم کسی چیز کا انتظارنہیں کرسکتے......ہم نے کوشش کی کہ-کہ سب لوتھرن بن جائیں؛لیکن ایسا نہ ہوسکا۔ ہم نے کوشش کی کہ سب بپٹسٹ بن جائیں؛ لیکن ہم ایسا نہ کرسکے۔کوشش کی کہ سب میتھوڈسٹ بن جائیں،یاسب پنتی کاسٹل بن جائیں؛لیکن لوگ ایسا نہ کرسکے۔پس، وقت بہت تھوڑا ہے، اور اِس مقصد کے حصول کیلئے، اُنھوں نے ایک کونسل قائم کرلی ہے،ایک سر، یعنی حیوان کی مورت بنائی ہے۔اُنھوں نے بالکل یہی کام کیا ہے۔اور یہ کیا ہے؟ایک بار پھر،کلام کی تصلیب، نزدیک ہے۔اِسے آزمایا جارہاہےاورجلد ہی فیصلہ ہوجائے گا۔

(95) غور کریں، کہ ظاہر شُدہ کلام، کیا تنظیموں سے ہے۔ یہ تو عیاں ہوتا ہے۔ اورتنظیموں اور-اورکلام کے مابین فرق کوعیاں کرتا ہے۔

یہ کیا ہے،اور یہ نظام کیا ہے؟ روم کا مصنوعی سیارہ خادم ہے۔کیا بائبل نے بتایا کہ ایسا ہی ہوگا؟ جی ہاں، جناب! مکاشفہ 17 میں، اُنھوں نے دیکھا کہ روم نے خودکو، ایک عورت کے مذہبی نظام کی شکل میں بلند کیا۔ایک عورت،یعنی کلیسیا کو ہمیشہ ایک عورت سے تشبیہہ دی گئی ہے۔

کیونکہ مسیح کی دُلہن بھی ایک عورت ہے۔حوا ایک عورت تھی جوگرگئی؛ دُلہن ایک عورت ہے جس کونجات دی جائے گی۔اور یہ کلیسیا (کیا ہے؟) ایک عورت ہے جس کونجات دی گئی ہے۔

(96) اور یہ عورت سات سروں والے حیوان پر بیٹھی تھی۔ اور ہم جانتے ہیں کہ یہ سات سر سات پہاڑ ہیں، اور اِسی طرح، جیسا کہ بائبل نے کہا کہ ایسا ہی ہوگا۔ اسلیئے اِس میں کوئی غلطی نہیں ہے۔ اور نہ ہی اِس میں غلطی کا کوئی امکان ہے۔ سمجھے؟

اور پھر غور کیجیے، کہ ہم نے دیکھا، کہ وہ عورت ''کسبیوں کی ماں ہے۔'' سمجھے؟ اور ماں اور بیٹی نے دوبارہ دوستانہ اتحاد قائم کرلیا ہے۔ جیسا کہ، ایک دفعہ، بیٹی زندگی گزارنے کیلئے، اپنی ماں کے پاس سے بھاگ گئی، اسلیئے کہ اُس کی ماں اتنی گھٹیا اور خودسر تھی کہ لڑکی نے گھر چھوڑ دِیا۔ ہاں جی۔ لیکن اب، اُس کی عمر کافی ہوگئی ہے، اور اُس نے، خود، اتنی بُرائیاں کی ہیں؛ کہ وہ اپنی ماں کی طرف رجوع کرتی ہے، اور اُس کا خیال ہے کہ اُس کی ماں دُرست تھی، اِس لیے وہ اپنا نظام تشکیل دے رہی ہے۔ سمجھے؟ بالکل ایسے ہی ہے۔

(97) تنظیموں کا، اور پروٹسٹنٹ اِزم کا متحد ہونا، عین مکاشفہ 17 کے کلام کو پورا کرتا ہے۔ ''وہ سب، جن کے نام برّہ کی کتابِ حیات میں لکھے نہیں گئے، اُس عورت میں شامل ہیں۔'' ایک یا دوسرا، بلکہ یہ حیوان بلکہ حیوان کی مورت ہے۔ اور بائبل نے اسی طرح کہا ہے۔

اور یسُوع نے کمیونزم کے بارے میں نہیں، بلکہ اِسی کے مُتعلق کہا تھا۔ لیکن متی 24 ویں باب میں سے، 21 وِیں آیت سے شروع کرکہ 26 وِیں آیت تک، یسُوع نے پیشینگوئی کی کہ اِس نظام کے اندر پائی جانے والی رُوح اصل چیز سے اتنی قریب کی مشابہت رکھتی ہوگی کہ اگر ممکن ہوا تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کرلیں گے؛ برگزیدہ وہ ہیں، جن کے نام بنائے عالم سے پیشتر برّہ کی کتابِ حیات میں لکھے گئے ہیں۔ اور، جیسا کہ، اِس سے وہ ایسے بندھن میں بندہ گئے، حتیٰ کہ یسُوع نے کہا کہ اگر برگزیدوں کی خاطر، وہ دِن گھٹائے نہ جاتے، تو زمین پر کوئی بشر باقی نہ بچتا۔ اور ہم نے اِسے پایا ہے......

(98) اور اب ایسا ہے کہ یہ – یہ 64 سن ہونے کو ہے، کیا ایسا ہی نہیں ہے؟ اور میرا خیال ہے کہ ماہرین دعویٰ کرتے ہیں، کہ، کیلنڈر میں سترہ سال کم ہیں۔ اور ہمارے پاس 64 سن ہونے کو ہے، یعنی 1964، جو کہ اِسکے حساب سے (یہ کیا ہے؟) یعنی اکیسویں صدی شروع ہونے میں، چھتیس سال رہ گئے ہیں۔

اور ہر دو ہزار سال کے بعد، اِس دُنیا کے دُنیاوی نظام، مذہبی نظام، اور باقی تمام نظاموں کا

خاتمہ ہوجایا کرتا ہے، اور خُدا دخل اندازی کیا کرتا ہے۔ اُس نے پہلے دو ہزار سال بعد؛ نوح کے دِنوں میں یہی کیا۔ اگلے دو ہزار سال بعد، نظام واپس اُسی مقام پر چلا گیا، جس کا ذکر ہم نے آج کے متن میں پڑھا ہے، اور اُس نے دوبارہ اپنے کلام کو بھیجا تھا۔ اُس نے اپنے کلام کو ایک نبی کے وسیلے، نوح کے زمانے میں، نوح نبی کے ذریعے بھیجا تھا؛ اور لوگوں نے، اپنے نظام کی وجہ سے اُسے رد کر دِیا تھا۔ اور یسُوع کے زمانے میں اُس نے پھر اپنے کلام کو، پوری معموری کیساتھ بھیجا؛ لوگوں نے اُسے بھی رد کر دِیا۔ اور اب 1964 ہونے کو ہے، اور مزید دو ہزار سال پورے ہونے میں چھتیس سال رہ گئے ہیں؛ اور کلام پھر دُنیا میں آیا ہے، اور نظام نے اِسے رد کر دِیا ہے۔

(99) ہم کتنے قریب ہیں؟ جتنا کہ ہم سوچتے ہیں شاید اِس سے زیادہ دیر ہو، غور کریں، یہ کسی وقت بھی ہوسکتا ہے۔ شاید یہ کام پہلے ہی ہو چکا ہو، جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں، جیسا کہ میں نے پچھلے اتوار کہا تھا۔ شاید اُس کتاب میں آخری شخص کا نام لکھا جا چکا ہو؛ جب وہ آ چکے گا، تو پھر کوئی اور نہ آ سکے گا۔ دُنیا پہلے ہی کی طرح چلتی رہے گی، لیکن کلیسیا پر مُہر ہو چکی ہوگی۔ غور کیجیے جبکہ ہم آگے چلتے ہیں۔ اب، جن کے نام، برّہ کی کتابِ حیات میں لکھے ہیں اُن کو دھوکا نہ دِیا جا سکے گا۔

(100) یہ کیا ہے؟ یہ ایک نظام کا ہونا ہے۔ سمجھے؟ اور ذرا سوچیں، اُس نظام کے اندر کسی تنظیم میں شامل ہونے کیلئے، آپ کو کیا کرنا پڑے گا؟ اور آپ نے کہاں پر یہ کیا؟ غور کریں، آپ پہلے ہی، کلام سے دُور ہو کر، ایک قاتل نظام میں مُہر بند ہو چکے ہیں جس نے آپکو دُور کر دِیا ہے، ''یعنی وہ دینداری کی وضع تو رکھیں گے، لیکن اُس کی قدرت کا انکار کریں گے۔'' اور یہی حیوان کا نشان ہے۔ بالکل یہی۔ سمجھے؟

(101) اور حیوان وہاں تھا، اُس نے کیا کیا؛ اور یہاں اُس کی مورت ہے۔ جو کہ وہی چیز ہے۔ حیوان اتنا بڑا تھا، کہ اُس نے نائسیا کونسل میں عالمگیر کلیسیا قائم کر لی، غور کریں، کہ وہ ساری ـ ساری دُنیا کو، اُس ایک نظام کے اندر لا سکے۔ اور اُنھوں نے خیال کیا کہ وہ اتنا بڑا ہے، ''کہ کوئی اُس کے ساتھ جنگ کرنے کے قابل نہیں ہے،'' یہ بائبل کہتی ہے، حتیٰ کہ اُنھوں نے اُس حیوان کا بت بنایا، اور اُنھوں نے تمام پروٹسٹنٹ لوگوں کو کونسل آف چرچز میں اکھٹا کر کے؛ ایک نظام تشکیل دِیا، حتیٰ کہ اگر آپ اُس نظام میں شامل نہیں ہونگے تو آپ کو ایک مسیحی یا کچھ بھی خیال نہیں کیا جائیگا۔

(102) پس حیوان کے نشان اور خُدا کے مُہر لگانے کے درمیان فرق ہے۔ خُدا اپنے کلام سے

مہُر بند کرتا ہے۔ کیا آپ ایمان رکھتے ہیں کہ کلام ایسا کرتا ہے؟ [جماعت کہتی ہے،''آمین۔'' -ایڈیٹر۔]اب آپ کہیں گے،''بھائی برینہم، کیا یہ بات سچ ہے؟'' جی ہاں، جناب۔

(103)اب، میں جانتا ہوں کہ آپ سبت کے حامی، یا سونتھ ڈے ایڈونٹسٹ لوگ سبت کیلئے، کیا کہتے ہیں،''یعنی یہ سبت کے دِن کو ماننا ہے۔'' لیکن یہ بات ایسی نہیں ہے۔ میں آپ کیلئے نفرت تو نہیں رکھتا، لیکن یہ بات کلام سے بالکل باہر ہے۔

افسیوں 30:4، کہتی ہے،''اور خُدا کے رُوح کو رنجیدہ نہ کرو، جس سے تم پر مخلصی کے دِن کیلئے مہُر ہوئی۔'' سمجھے؟

(104)اب، رُوحُ القُدس کلام ہے۔ خُدا تین نہیں ہے۔ بلکہ ایک ہی خُدا کے تین ظہور، یا تین دفاتر ہیں۔ خُدا، یعنی باپ کی صورت میں، شریعت رکھتا تھا؛ خُدا، یعنی بیٹے کی صورت میں، فضل میں؛ اور خُدا، رُوحُ القُدس، جسے آپ خُدا کہتے ہیں، وہ ایک ہی خُدا ہے اور رُوحُ القُدس اُس کا ظہور ہے۔ خُدا، یعنی باپ، وہ کلام تھا؛ خُدا، یعنی بیٹا، وہ کلام تھا؛ اور خُدا، یعنی رُوحُ القُدس، وہ بھی کلام ہے۔ غور کریں، یہ صرف تین دفاتر ہیں۔ اور جیسا کہ......رُوحُ القُدس ہی آپ پر مہُر لگاتا ہے، اسلئے آپ پر کلام ہی کی مہُر ہوتی ہے۔ اب آپ کہیں گے،''ٹھیک ہے، تو مجُھ پر مہُر ہے......''

(105)تو ٹھیک ہے، پھر، یہ اپنی شناخت کراتی ہے۔ سمجھے؟ یہ ثابت ہوگی۔ آپ کسی نظام کے اندر رہ کر، نظام اور کلام دونوں کی مہُر نہیں لگوا سکتے، غور کریں،' اسلئے کہ یہ دونوں، ایک دوسرے کے برعکس ہیں۔ آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ ٹھیک ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں، کہ، بڑی مشینوں کے نظام ہیں، یعنی اِن بڑی مشینوں کے نظام میں، جیسا کہ یہ......

یہ مشین، جیسا کہ......آٹوموبائل ہوسکتی ہے، اِن میں پسٹن، والو، اور کاربوریٹر، وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔ یہ اُس کا- کا میکانی نظام ہے۔

(106)یہاں میں کلیسیا سے کُچھ کہنا چاہونگا، مجُھے یاد آ رہا ہے۔ دیکھیں، جیسا کہ......مجُھے یقین ہے کہ ہم خاتمے کے نہایت قریب ہیں، اسلئے اب میں- میں کُچھ کہنے جا رہا ہوں۔ سمجھے؟ سمجھے؟ جیسا کہ- کہ میکانی نظام، بہت سارے لوگ میکانی نظام کی وضاحت کرنے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ اِسے جانتے تک نہیں ہیں۔ سمجھے؟ صرف ایک ہی بات ہے جو آپ کو......اور، آپ جانتے ہیں، آپ

کوضرور اُسے معلوم کرنا چاہیے۔میکانی نظام عام ہے۔کیا ہوتا اگر موسیٰ......

کیا ہوتا اگر کوئی شخص کہتا،''نوح، میں تُجھے سمجھانا چاہتا ہوں کہ-کہ میکانی لحاظ سے کشتی کیسے تیرتی ہے۔کیسے وہ تیرتی ہے؟''تو وہ یہ بات سمجھا نہ سکتا۔

آپ کو میکانیات نہیں ؛ بلکہ صرف اُس کی حرکیات کو جاننے کی ضرورت ہے۔ دیکھیں، آپ جس چیز کو جاننا چاہتے ہیں وہ حرکیات ہے۔

''کیسے؟'' اچھا، اگر کوئی آدمی اسرائیل کی طرف آتا، اور کہتا،''موسیٰ، مُجھے بتا، میں سمجھنا چاہتا ہوں۔کہ تو کس طرح اپنے کلام سے جانوروں کو تخلیق کرتا ہے؟''

(107) وہ، جواب میں کہتا،''یہ میرا کلام نہیں ہے۔ یہ خُدا کا کلام ہے۔اُس نے مُجھے ایسا کرنے کا حکم دِیا۔'' سمجھے؟

(108) ''میں-میں-میں......مُجھے وضاحت سے بتا، کہ تُو نے اتنی مکھیاں کیسے بنائیں جو زمین پر آئیں، کیا وہاں کوئی نہ تھی، جبکہ دُنیا میں مکھیاں موجود تھیں۔'' سمجھے؟ موسیٰ خود، اُس کی وضاحت نہیں کرسکتا تھا۔آپ کو ایسا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔''موسیٰ تُو نے کیسے پوربی ہوا کو بلایا جس نے بحرِ قلزم میں راستہ بنادِیا، اور ہم سب تیرے پیچھے خشک زمین پر چل کر آئے۔ مُجھے اِس کی میکانیت سمجھا۔موسیٰ، تُو نے کونسا-کونسا-کونسا نظام استعمال کیا-کیا-کیا تھا؟ کونسا؟ مُجھے سائنسی تحقیق کے مُتعلق بتا کہ تُو نے کونسا ایٹم چھوڑا تھا۔'' سمجھے؟ سمجھے؟

(109) وہ یہ نہیں جانتا تھا۔خیر، وہ، وہ میکانیات کو نہیں جانتا تھا؛ بلکہ وہ صرف حرکیات سے آگاہ تھا۔اور-اور بس یہی بات ہے۔ میں آپ کو نہیں بتا سکتا کہ میں کیسے زندہ ہوں۔ میں نہیں بتا سکتا کہ آپ کیسے زندہ ہیں، مگر آپ زندہ ہیں۔ میں آپ کو نہیں بتا سکتا کہ آپ کی خوراک کس طرح اندر جاتی ہے اور خون بن جاتی ہے، اور کیسے آپ کا یہ دِل کام کرتا ہے۔اور کیسے اُس خوراک سے-سے طاقت لیتی، اور-اور انتڑیوں کی تیسری دیوار تک پہنچتی اور زندہ خون میں تبدیل ہو جاتی ہے، اور پھر یہ آپ کے دِل سے ہو کر کس طرح واپس بھیجی جاتی ہے۔میں-میں اِس کی وضاحت نہیں کرسکتا۔مگر یہ اسی طرح ہی ہوتا ہے۔غور کریں، یہ اسی طرح ہوتا ہے۔میں-میں اِس کی وضاحت نہیں کرسکتا۔میں اِس کی میکانیات نہیں جانتا۔یہ اِس کی حرکیات ہیں۔

(110) اب، شاید موسیٰ کو میکانیات کا علم بھی ہو، لیکن موسیٰ کے علاوہ اُس کو جاننے کیلئے اور کسی

شخص کا ایسا مقام نہ تھا۔ وہ اُسے کام کرتے دیکھتے، اور مطمئن ہوجاتے تھے۔ آج لوگ اُس طرح مطمئن کیوں نہیں ہوتے؟ سمجھے؟ ہر شخص موسیٰ نہیں بن سکتا۔ وہاں صرف ایک ہی موسیٰ تھا۔ وہ بالکل جانتے تھے کہ وہ خُدا کی طرف سے تھا۔ اُنھوں نے دیکھ لیا تھا کہ وہ خُدا کی طرف سے تھا۔

اُنھوں نے پیروی کی اور ٹھیک چال چلتے رہے، جب تک قورح، اور داتن، جیسے لوگوں نے سوال اُٹھانا اور کسی اور شخص کو ایسے ہی کام کرنے کیلئے کھڑا کرنا شروع نہ کیا۔ اور جب وہ کسی کو جسمانی نقالی کیلئے لے آئے، تو آخر کار خُدا نے کہا، ''خود کو اُن سے الگ کرلے۔ اُس تنظیمی نظام میں داخل نہ ہو۔ غور کریں، اُس میں سے نکل آ! میں اُسے نگلنے جارہا ہوں۔'' اور اُس نے زمین کا منہ کھولا اور وہ اُنکو نگل گئی۔ سمجھے؟

(111) آپ نہیں جانتے، اور نہ ہی آپ کو میکانیات جاننے کی ضرورت ہے۔ صرف حرکیات کو جانیں، اُس چیز کو جو اُسے حرکت میں لاتی ہے، جو اُسے سچا بناتی ہے، اور دیکھیں کہ بائبل نے اِس دِن میں جس ہدف پر اِس کے لگنے کا وعدہ کیا تھا کیا یہ اُس ہدف پر پورا اُتر رہا ہے۔ غور کریں، تو پھر یہ دوبارہ کلام ہے، اور واپس کلام پر جاتا ہے۔

(112) اب، عظیم مشین مکمل ہوچکی ہے، اور حرکت میں آنے کیلئے تیار ہے۔ اور میکانیات پہلے موجود ہے۔ وہ ایک تنظیم کا میکانی نظام پہلے ہی حاصل کرچکے ہیں، اور وہ کہتے ہیں، کہ یہ دُنیا میں، ''امن قائم کرے گی۔'' اور اُنھوں نے...... اقوامِ متحدہ جیسی چیز بنالی ہے۔

قومیں متحد ہوگئی ہیں۔ اور یہ اتحاد کا وقت ہے۔ میں نے حال ہی میں، اِس بات پر منادی کی ہے۔ جیسا کہ...... وہ کیا لانے کیلئے، متحد ہورہے ہیں؟ بین الاقوامی امن۔ اُنھوں نے لیگ آف نیشنز میں بھی یہی کام کیا۔ اُنھوں نے ہمیشہ یہی کیا ہے، لیکن اِس نے کبھی کام نہیں دِیا۔ اور نہ ہی یہ کام دے سکتا ہے۔ اقوامِ متحدہ کچھ بھی نہیں ہے یہ محض ربڑ کا ایک بڑا غبارہ ہے جسے ہر قوم کی تعلیم کی ہوا اُڑائے پھرتی ہے۔ یہ پھٹ جائے گا اور اِس کی ہوا نکل جائے گی۔ اسلیئے یہ کام نہیں دے سکتا۔

اور نہ ہی کونسل آف چرچز کام دے سکتی ہے۔ یہ انسان کی بنائی ہوئی تنظیم ہے، اور یہ نظام برعکس ہے...... بلکہ اُن کا یہ نظام خُدا کے کلام کے برعکس ہے، اور یہ کام نہیں دے سکتا۔ ''دو شخص کیسے اکھٹے چل سکتے ہیں جب تک وہ باہم مُتفق نہ ہوں؟'' آپ ایسا نہیں کرسکتے۔ اور کیسے مسیحی کلیسیائیں، ایسا کریں گی......

(113) تو پھر- پھر پنتی کاسٹل، اسمبلیز آف گاڈ، اور پھر- پھر پنتی کاسٹل دُنیا کی- کی دیگر بڑی بڑی کلیسیائیں، اور فُل گاسپل کے لوگ، کس طرح وہ اپنی مبشرانہ تعلیمات کو ترک کریں گے، یعنی اُن اصولوں کو جن پر وہ کھڑے ہیں؟ جن کو لے کر وہ، اُن تنظیموں سے نکلے تھے اور اُن کو مُجرم ٹھہرایا تھا؛ اور اُنھیں اپنی مبشرانہ تعلیمات کو ترک کرنا پڑے گا، اور اُس آدمی کیساتھ چلنا پڑیگا جو بائبل کے اصولوں، اور الٰہی شفا، اور خُدا کی قدرت، اور یسُوع مسیح کے مُتعلق اُن سے اختلاف رکھتا ہے۔ ''جب تک دو شخص باہم مُتفق نہ ہوں اکھٹے کیسے چل سکتے ہیں؟''

(114) آپ اِس جگہ پر ہیں، اور یہی وہ گھڑی ہے جس میں ہم پہنچ چکے ہیں، اور وہ بڑی مشین تیار ہو چکی ہے۔ اب اُنھوں نے میکانیات حاصل کر لی۔ اب اُن کیلئے صرف ایک ہی چیز کا حاصل کرنا باقی رہ گیا ہے کہ شیطان اندر آ کر، حیوان کے نشان کو چلانے کیلئے، حرکیات مہیا کرے۔ جب مشین کو قوت ملتی ہے، تو پھر حرکیات کام کرنے لگ جاتی ہیں۔ اب میکانیات موجود ہے۔ اور وہ میکانیات پہلے ہی حاصل کر چکے ہیں۔

(115) مُجھے کچھ اور بھی، کہنے دیں؛ یہ متحد ہونے کا وقت ہے، آپ دیکھیں کہ کلیسیائیں، اور قومیں متحد ہو رہی ہیں۔ یہ خُدا اور اُس کی دُلہن کے متحد ہونے کا بھی، وقت ہے۔ اور میں یہ بات تعظیم اور احترام کیساتھ کہتا ہوں۔ مُجھے یقین ہے کہ مسیح کی دُلہن بلائی جا چکی ہے۔ مُجھے یقین ہے کہ خُدا کی بادشاہی میں اُس پر مُہر ہو چکی ہے۔ مُجھے یقین ہے کہ میکانیات موجود ہے۔ وہ حرکیات کا انتظار کر رہی ہے جو اُس پر اُترے گی اور وہ زمین کو چھوڑے گی، اور وہ جلال میں، آسمان پر اُٹھالی جائے گی۔ میں پورے دِل کیساتھ اِس بات پر ایمان رکھتا ہوں۔ جی ہاں، جناب۔ ہم نہیں جانتے کہ خُدا کس طرح یہ کرے گا، لیکن وہ ضرور کرے گا۔

وہ حرکیات ہے۔ ہمیں صرف اُسکے بدن کی، مشین کے حصے بننا ہے، یعنی خود کو اُسکی شبیہ پر ڈھالنا ہے، اور اُس کے کاموں، اُس کے پیار کے تحفوں کے اعتبار سے، جنھیں وہ شادی کی ضیافت سے پہلے ہمارے سپرد کرتا ہے، اِس لحاظ سے اُسے اپنے ساتھ ایک ہوتے دیکھنا ہے۔ اور اِس کیلئے انتظار کر رہے ہیں، اور اِس بات کے منتظر ہیں۔ اور اِس بڑی کلیسیا کو متحد ہونا ہے۔

(116) اِس کلیسیا کی حرکیات رُوح القُدس کی معموری ہو گی جس کی کُچھ ہلکی سے مقدار نے ہمارے اندر کام کیا جبکہ سر جسم کے ساتھ ملنے کیلئے اُوپر سے نیچے آ رہا ہے۔

جب سر اور جسم باہم مل جائیں گے، تو رُوحُ القُدس کی پوری قُدرت اِسے آسمان پر لے جائیگی؛ حتیٰ کہ وہ مُردے، جو سینکڑوں سال پہلے، مسیح میں موے، مسیح کی پاکیزگی کی خوبصورتی میں جی اُٹھیں گے، اور آسمانوں پر پرواز کر جائیں گے۔ یہ حرکیات رُوحُ القُدس ہے۔

(117) اور اب جو بہت بڑا نظام تشکیل دے چکے ہیں، اُس کی حرکیات کسی روز اِس بڑی مشین کو چلا کر ورلڈ کونسل آف چرچز کا اتحاد قائم کر دے گی، جو پھر، لوگوں کو مجبور کرے گی۔ یاد رکھیں...... بلکہ ذہن نشین کر لیں......

آپ کہیں گے، ''جب ایسا ہوگا تو میں......'' لیکن یاد رکھیں تب آپ کیلئے بہت دیر ہو چکی ہوگی۔ آپ پہلے ہی اُس کے اندر ہونگے۔ تب آپ چاہیں، یا نہ چاہیں، آپ پہلے ہی اُس میں شمار ہو چکے ہونگے۔ سمجھے؟ غور کریں، آپ کے اُوپر وہ رُوح پہلے ہی ٹھہر چکی ہے۔

(118) اِس دِن میں جب رُوح کی-کی آندھیاں مشرق، مغرب، شمال، اور جنوب سے چل رہی ہیں، اور لوگوں کو اِس میں سے نکلنے کی ترغیب دِلا رہی ہیں، اور لوگوں کو دِکھا رہی ہیں!

اور یہی وجہ ہے کہ میں اِس نظام کے خلاف ہی رہا ہوں۔ میں نے دیکھ لیا ہے کہ اس کے اندر کوئی چیز ہے، جو تاریکی سے ہے۔ جس طرح کہ میں نے اُن عورتوں کو دیکھ لیا ہے جو اپنے چہروں پر کچھ لگائے ہوئے تھیں، جن کا ذکر میں نے گذشتہ اتوار کو کیا تھا، میں سمجھ گیا تھا کہ کوئی چیز آ رہی ہے۔

(119) میں ہمیشہ ایسی چیز کے خلاف کیوں رہا ہوں؟ میں اِسے نہیں جانتا تھا؛ لیکن اب اِسے جانتا ہوں۔ میں ہمیشہ منظّم مذہب کے خلاف کیوں رہا ہوں؟ اِس کی وجہ یہی تھی (جیسا کہ اب میں اِس بات کو سمجھا ہوں) کیونکہ یہ حیوان کا نشان ہے۔ سمجھے؟ میں نے پچھلے دو ہفتوں سے قبل کبھی ایسا نہیں کہا تھا۔ سمجھے؟

اب، کلیسیائی سیاست، کیا رنگ لاتی ہے؟ جبکہ کلام پوری صداقت کے ساتھ ثابت ہو چکا ہے؟ اب، دیکھیں، کہ بالآخر یہ اُس مقام پر آ گیا ہے جہاں اِس میں ٹھہراؤ آ گیا ہے۔ اب اُن کا اگلا قدم......

(120) جب کلیسیا اُسے رد کر چکی تو یہودیوں کا اگلا قدم کیا تھا؟ کلیسیا نے کلام کو رد کر دِیا تھا۔ وہ اُس کے ساتھ کوئی تعلق رکھنا نہیں چاہتے تھے۔ ''وہ کہتے تھے یہ بدرُوح گرفتہ ہے۔'' جبکہ وہ اُن کے دِلوں کے خیالات جان لیتا تھا۔ ''وہ کہتے یہ شیطان ہے۔'' حالانکہ، وہ کلام تھا۔ جو کام وہ کرتا تھا، اُن

کاموں ہی نے اُس کی گواہی دی، اور اُن کاموں نے ثابت کیا کہ وہ کون تھا۔ لیکن وہ اُن کے ساتھ کوئی تعلق رکھنا نہیں چاہتے تھے۔

پھر، اُس سے اگلی چیز، حکومت آتی ہے۔ اور یہ ایک کلیسیائی حکومت ہے، کیونکہ پوری قوم اُس میں شامل ہے۔ اُس وقت ایک مذہبی قوم ایک بُت پرست قوم کے زیرِ تسلط تھی۔ اب، جیسا کہ، سب کُچھ مذہب کے پاس ہے، اور اسلیئے اب یہ معاملہ عالمگیر مذہب کے ہاتھ میں ہے۔

اوہ، میرے خُدایا، ایک اندھا شخص بھی یہ دیکھ سکتا ہے! اور جب کوئی اندھا اِسے دیکھ لیتا ہے تو کیا کہتا ہے؟ جب وہ اِسے دیکھ لیتا ہے، تو وہ اپنے اندھے پن سے باہر نکل آئے گا۔

(121) غور کریں جب یہ عالمی کلیسیائی اتحاد قائم ہو جائے گا تو کیا ہوگا، ''ہم اِس یسُوع کے ساتھ جو مسیح کہلاتا ہے کیا کریں؟'' وہ یقیناً اِس کے ساتھ کوئی تعلق رکھنا نہ چاہیں گے۔ تب، صرف ایک ہی کام ہے جو وہ کریں گے، وہ بالکل وہی کُچھ کریں گے جو اُنھوں نے تب کیا تھا، یقیناً، وہ اِسے مصلوب کریں گے، یعنی یہ کام بند کر دو۔ ''یہ کام مزید آگے نہیں بڑھ سکتا۔ ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکے گی۔'' قوموں کی مذہبی طاقت اِس پر عمل کرنے کیلیئے مزید اجازت نہ دے گی۔ جس قسم کی خدمت یہاں جاری ہے، اور ایسے ہی باقی کام، مطلق طور پر بند کر دیئے جائیں گے۔ اور آپ کلیسیائی ہیڈ کوارٹر سے، اجازت لیے بغیر ایسا نہ کر سکیں گے، غور کریں، یہی حیوان کا نشان ہے۔ اوہ! بالکل ٹھیک، ہم اِس مقام پر ہیں۔ اور ہم۔ ہم۔ ہم یہاں پہنچ چکے ہیں۔ اور سچائی کیساتھ یہ بات ثابت ہے؛ بس اگلا قدم اِسے مصلوب کیا جانا ہے۔

(122) وہی کچھ اب بھی ہوگا، کہ جو اُن کیساتھ شامل نہیں ہونگے، اُنھیں بند کر دِیا جائے گا اور اُنھیں منادی کی اجازت نہیں ہوگی، آپ سمجھ گئے۔ وہ ظاہر شُدہ، موعودہ کلام کو، فوراً مصلوب کرتی ہے۔ اِس پر پابندی عائد کرتی ہے، ''کہ آپ کو یہ ایمان رکھنے کی مزید اجازت نہیں ہے۔ اب کوئی شفائیہ عبادت نہیں ہوگی۔ بیماروں کیلیئے کوئی دُعا نہیں ہوگی۔ نہیں، جناب! آپ ایسا نہیں کر سکیں گے۔ نہیں، اور نہ ہی کوئی دوسرا ایسا کام۔ نہیں، جناب! آپ کونسل آف چرچز کی جانب سے آئیں گے یا آپ کو اِس کام کو بالکل چھوڑنا پڑے گا۔''

(123) اب آپ سمجھ سکتے ہیں کہ میں تنظیمی مذہب کے خلاف کیوں ہوں، اِس لیے کہ یہ حیوان کا نشان ہے۔ اور روم، اِس کا پہلا سر ہے۔ یہ بالکل دُرست بات ہے۔ اور یہ اپنی تمام بیٹیوں کو اپنے

ساتھ ملائے گا، اور یہی حیوان کا بت بنانا ہے۔ اُن کی ماں نے بھی یہی کام کیا تھا۔ پہلی مرتبہ روم کہاں منظّم ہوا تھا؟ دُنیا کا سب سے پہلا منظّم مذہب کون سا تھا؟ رومن کیتھولک مذہب۔ کیا کسی کے پاس کوئی ایسا لفظ ہے جو ثابت کر سکے کہ ایسا نہیں ہے، میں اُسے سُننا چاہونگا۔ ایسی بات ہی نہیں ہے۔ پہلی منظّم، پہلی منظّم کلیسیا، نائسیا، روم میں تیار ہوئی تھی۔ جی ہاں، جناب۔ اور اُنھوں نے بالکل یہی کچھ کیا۔

(124) لوتھر کی وفات کے بعد اُس کے پیروکاروں نے کیا کیا؟ اُنھوں نے بالکل وہی کچھ کیا جو وہ نائسیا، روم میں کر چکے تھے۔ اُنھوں نے ویسلی کے بعد کیا کیا؟ ہر بڑی تحریک کے اُبھرنے کے بعد اُنھوں نے اُسکے ساتھ کیا کیا؟ اُنھوں نے وہی کچھ کیا، یعنی بالکل اُسی طرح، کسبی کی بیٹیاں بنتی گئیں۔ بالکل، اُسی طرح سے، ہم نے یہاں دیکھا ہے......

(125) میں نے یہاں ایک حوالہ درج کر رکھا ہے۔ شاید میں اِسے نظر انداز کر جاتا۔ لیکن، دیکھتے ہیں، کہ اُنھوں نے......

یعنی کلیسیا کی تنظیم نے مل کر آج وہی نظام حاصل کر لیا ہے۔ اُنھیں صرف ایک چیز یعنی اُس کی حرکیات کی ضرورت رہ گئی ہے، صرف ایسی چیز کی جو اُسے حرکیات میں لے آئے۔ اور پھر یہ ٹھیک، منظرِ عام پر آجائے گی۔

(126) کیتھولک کلیسیا اور پروٹسٹنٹ کلیسیائیں دوست بن جائیں گی۔ میں نے اب سے- سے تقریباً، گزرے تیس سال پہلے بتایا تھا۔ کہ وہ متحد ہو جائیں گے۔ اور آپ دیکھتے ہیں کہ اب وہ بالکل یہی کام کر رہے ہیں۔ جیسا کہ- کہ پروٹسٹنٹ کبھی کیتھولک نہیں بنیں گے، لیکن وہ مشترکہ برادری بنائیں گے، جو حیوان کا نشان، اور حیوان کے بت کی مانند ہو گا۔

(127) جیسے اماں حوا نے، بالکل اِنہی ذرائع سے، پوری دُنیا کو خراب کر کے جسمانی موت کے حوالے کر دِیا۔ اماں، حوا نے! غور سے سُنیے۔ اماں حوا نے پوری نسلِ انسانی کو خراب کر کے، جسمانی موت کے حوالے کر دِیا، (کیسے؟) یعنی کلام کو رد کر کے اور تقریباً اِس جیسی چیز کو قبول کر کے۔ وہ جسمانی موت کا سبب بنی کیونکہ اُس نے سچے کلام کو چھوڑ دِیا، وہ سارے کلام پر ایمان رکھتی تھی لیکن ایک چھوٹی سی بات پر نہیں۔ خُدا کے پورے کلام کیساتھ ایک چھوٹے سے اختلاف سے ہر قِسم کا درد دِل، ہر قِسم کی موت اور زمین پر پایا جانے والا ہر قِسم کا دُکھ ملا۔ یہ حوا نے، یعنی موت کی ماں نے کیا۔ کیا اب آپ

سمجھ گئے کہ ہم کہاں آ رہے ہیں؟ غور کریں، موت کی ماں نے، صرف اُس کلام پر ایمان نہ رکھا۔

اُس نے کہا، ''خُدا نے کہا ہے......''

شیطان نے کہا، ''یہ سچ ہے۔''

''خُدا نے یہ کہا ہے......''

''اور یہ سچ ہے۔''

''خُدا نے یہ کہا ہے......''

''یہ ٹھیک ہے۔''

''خُدا نے یہ کہا ہے......''

(128) ''ہاں، جیسا کہ، یہ بات دُرست ہے۔ ایک طرح سے- سے، یہ دُرست ہے، لیکن، دیکھو، کہ- کہ- کہ بات صرف اتنی نہیں ہے۔ دیکھو، تمھاری- تمھاری آنکھیں کھل جائیں گے، اور تم عقلمند ہو جاؤ گے......''

لیکن وہ کلام، جو خود خُدا نے کہہ رکھا تھا، وہ طے ہے! دیکھیں، یہ کلام کی ایک چھوٹی سی بات کے غلط معانی نکالنے سے شروع ہوا، اور، اِس چیز کا اختتام بھی، اُسی طریقے سے ہو رہا ہے۔

(129) غور کریں، ایک بیٹی اپنی ماں اور باپ کے، ملاپ کا پھل ہوتی ہے۔ اب یہاں ایک جھٹکا لگانے والی بات ہے۔ جبکہ جسمانی، موت، جسمانی موت حوا اور شیطان کے، خُدا کے کلام پر ایمان نہ رکھنے کا ملاپ ہے۔ اُن کا ملاپ ہوا اور پھل کے- کے طور پر موت پیدا ہوئی۔ ایسا کہ، وہ...... موت شیطان اور حوا کے ملاپ کا، پھل ہے۔

(130) حوا کے پاس کلام تھا۔ اور شیطان کلام کا مخالف تھا۔ اور، دیکھیں، کہ شیطان نے تقریباً ننانوے فیصد، کلام کو درست تسلیم کیا۔ ''اتنا قریب،'' بائبل کہتی ہے کہ ''آخری دِنوں میں، اگر مُمکن ہوا تو وہ برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں گے۔'' دیکھیں یہ کیسے اندر آتا ہے، یہ ہمیشہ کس طرح ہوا ہے، اور اب یہ کیسے ہو رہا ہے؟ اُس طرح سے، یعنی خُدا کے پورے کلام پر ایمان نہ رکھنے سے۔ کیا آپ اِس بات کو سمجھ گئے؟ یعنی کلام کیساتھ بے اعتقادی کے ملاپ سے، موت پیدا ہوئی۔ بے اعتقادی، اِس کے ایک چھوٹے سے، حصے پر؛ چھوٹے، تھوڑے سے، نہایت چھوٹے سے، یعنی ایک فیصد کے ایک سوویں حصے پر رکھنے سے ہوئی۔ لیکن کلام پر سو فیصد ایمان ہونا چاہیے! یہ بات ہے۔

(131) غور کریں، خُدا کی بیٹی، کلیسیا، یعنی دُلہن بھی، اُسی طرح، خُدا اور اُسکے کلام کے ملاپ کا، پیدا کردہ پھل ہے۔ جیسے کہ رُوحُ القُدس جسم کیساتھ ملتا ہے، اور اُس سے خُدا کا بیٹا پیدا ہوتا ہے، جو خُدا کی راست بازی کا پھل ہے۔ اور ہمیں بتایا گیا ہے، کہ آخری دِنوں میں اُسی طرح ہوگا، ''جسے سدوم کے دِنوں میں ہوا،'' دُلہن کا ملاپ خُدا کے کلام کے جسم کے ساتھ ہوگا، اور رُوحُ القُدس اُنھیں خُدا میں مُہر بند کردے گا، اور غیر ایمانداروں کو، باہر والوں کی حیثیت میں مُہر بند کردے گا۔

(132) جیسے کہ میں نے کہا تھا، کہ اگر آپ کے اندر بیتھوؤن کی زندگی ہو، تو آپ بیتھوؤن کی طرح ہی زندگی گزاریں گے؛ اگر آپ کے اندر ہٹلر کی زندگی ہوگی، تو آپ ہٹلر کی طرح ہی زندگی گزاریں گے۔ اور اگر آپ کے اندر مسیح کی زندگی ہو، تو آپ مسیح ہی کی طرح زندگی گزاریں گے، اور مسیح کے سے کام کریں گے۔ اور یوں ہی ہوگا۔ اگر مسیح آج زندہ ہوتا، تو بالکل اُسی طرح کرتا جیسے کلام نے اِن دِنوں کی بابت کہا ہے۔ اور جبکہ کلام کہتا ہے،'' کہ وہ کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔'' تو یہ اندھی کلیسیائی دُنیا کیوں نہیں دیکھ سکتی کہ وہ کون سے وقت میں جی رہی ہے؟ سمجھے؟

(133) جیسے کہ حوا کلام میں، شیطان کی بدعت کو شامل کرنے کی کوشش کر کے موت کا سبب بنی۔ اور یہی کچھ نائسیا، روم میں، کلیسیا کے ساتھ ہوا، کہ کلام کی جگہ رسومات کو قبول کرلیا گیا۔ یہی کُچھ میتھوڈسٹ، بپٹسٹ، اور پریسبٹیرین لوگوں کے ساتھ ہوا، جب ہر زمانے میں روشنی پھیلی اور اُنھوں نے اُسے رد کر دِیا۔

یہی سبب ہے کہ جب ویسلی کھڑا ہوا تو لوتھرن مر گئے۔ اسلیئے کہ تب اور زمانہ تھا۔ کلام آگے بڑھ چکا تھا، اور اُنھیں اُس کو قبول کرنا تھا یا مر جانا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اب پنتی کاسٹل مر رہے ہیں، کیونکہ اب اور زمانہ ہے۔ کلام کا ظہور ہو چکا ہے، اور اب عقاب کا زمانہ ہے، کلام کے واپس آنے کا زمانہ ہے،'' کہ والدوں کے ایمان کو، فرزندوں کی طرف واپس لا کر بحال کرے۔'' لیکن اُن کا اتنا اتحاد ہو چکا ہے، کہ وہ اِسے رد کر دیتے ہیں، اور وہ کچھ اور نہیں بلکہ رُوحانی موت میں ہیں۔ ہمیشہ یونہی ہوا......

(134) خُدا کا بدن، یعنی اُس کی دُلہن، متحد ہو کر ایک ہو گئے ہیں؛ خُدا اور مسیح، ایک ہیں، کیونکہ رُوحُ القُدس کلیسیا کے بدن میں اِسی طرح کام کر رہا ہے جیسے اُس نے یسُوع مسیح کے بدن میں کام کیا؛ کیونکہ یہ بھی اُس کے بدن کا حصہ ہے۔ وہ دو نہیں؛ بلکہ ایک ہیں! وہ ایک ہیں۔ خاوند اور بیوی دو نہیں؛

بلکہ ایک ہوتے ہیں۔ مسیح اور اُس کا بدن ایک ہیں۔ جو رُوح مسیح میں تھی وہی اُس کی دُلہن، یعنی اُسکے بدن میں ہے، جو اُنھیں پورے کلام کیساتھ باہم متحد کرتا ہے۔ اور خُدا اُس میں رہ کر، خود کو، ظاہر کر رہا ہے۔

(135) لیکن مخالفِ مسیح، بھی کہے گا، ''اوہ، میں مسیح پر ایمان رکھتا ہوں، میں انجیل پر ایمان رکھتا ہوں، میں اِن باتوں پر ایمان رکھتا ہوں، لیکن، آپ جانتے ہیں کہ......'' آپ اِس مقام پر ہیں۔ ''لیکن، آپ جانتے ہیں، کہ معجزات کا زمانہ گزر چکا ہے۔ دیکھیں، اب ایسی چیزیں نہیں رہیں۔'' اِس جگہ پر ہیں آپ۔ ''اوہ، میرا ایمان نہیں ہے کہ آپ کو یسُوع مسیح کے نام میں بپتسمہ لینا چاہیے۔''

(136) لیکن بائبل کہتی ہے کہ آپ کو لینا چاہیے۔ اب میں چاہتا ہوں کہ کوئی ماہرِعلمِ الٰہیات اِس بات سے اختلاف کرے۔ سمجھے؟ سمجھے؟ اُسے لینا چاہیے۔ آپ کہیں گے، ''خیر، بپتسمے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔'' اچھا، تو پھر، ایسے کیوں لکھا ہے؟ پولُس کو اِس سے کیوں فرق پڑا؟ باقی سب کو اِس سے کیوں فرق پڑا؟ آپ کو یا تو بپتسمہ لینا ہے......

کیونکہ بائبل کہتی ہے، ''تُو زندہ کہلاتا ہے، اور ہے مُردہ'' اسلیئے کہ آسمان کے نیچے کوئی اور نام نہیں بخشا گیا۔ پھر ایسا کیوں ہے کہ آپ منادی اِس نام میں، دُعا اِس نام میں، ہر کام اِس نام میں کرتے ہیں، لیکن، جب آپ تالاب کے پاس آتے ہیں، تو آپ اِسے رد کر دیتے ہیں؟ ہاں جی۔ سمجھے؟

کسی روز میں نے ایک آدمی سے پوچھا، میں نے کہا، ''اگر ایک آدمی......''

اُس نے کہا، ''اِس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔''

(137) میں نے کہا، ''اگر کوئی شخص آپ کے پاس آئے، اور پھر کہے کہ اُس نے 'شارون کے گلاب، وادیوں کے سوسن، اور صبح کے روشن ستارے کے نام میں بپتسمہ لیا ہے،' تو کیا آپ کہیں گے کہ وہ بالکل ٹھیک ہے؟''

اُس نے کہا، ''نہیں، جناب۔''

میں نے کہا، ''کیا آپ اُسے دوبارہ بپتسمہ دیں گے؟''

''بولا جی ہاں۔'' میں نے کہا، ''آپ اُسے کس طرح بپتسمہ دیں گے؟''

اُس نے کہا، ''باپ، بیٹے، اور رُوح القُدس کے نام میں۔''

(138) میں نے کہا، ''اچھا، آپ نے بھی، اب بالکل وہی کُچھ کیا، کہ آپ نے...... کیونکہ آپ نے یہ 'الفاظ پکارے'، اور آپ نے بالکل وہی کُچھ کیا جو اُس نے کہہ کر کیا، 'شارون کا گلاب، وادیوں کا سوسن، اور صُبح کا ستارا کہا،' کیونکہ یہ بھی القاب ہیں، اور 'باپ، بیٹا، اور رُوحُ القُدس' بھی القاب ہیں۔ سمجھے؟

اُس نے کہا، ''لیکن یسُوع نے کہا تھا کہ 'نام میں بپتسمہ دو۔'''

(139) میں نے کہا، ''اِس کا بالکل یہی مطلب ہے جو اُس نے کرنے کو کہا۔ لیکن اِس میں کیا ہے، نہ کہ- نہ کہ...... اُس نے یہ نہیں کہا تھا، 'کہ یہ الفاظ کہو۔' بلکہ کہا کہ نام میں بپتسمہ دو،' نام میں! اوہ، خُدایا!'' میں نے کہا، ''باپ، بیٹا، اور رُوحُ القُدس' القاب ہیں۔ 'جیسے کے باپ، بیٹے کے نام میں...... جیسے کے باپ، اور بیٹے، اور رُوحُ القُدس کے نام میں۔' سمجھے؟'' میں نے کہا، ''پطرس نے کیا نام بتایا تھا؟ باقیوں نے کیا نام بتایا تھا؟ سمجھے؟ یہ کیا ہے؟ ہاں جی۔ ''باپ، بیٹے، اور رُوحُ القُدس کا نام 'خُداوند یسُوع مسیح ہے۔''' اُس کے پاس تیس ہزار مقامی لوگ ہیں جن کو اُسے دوبارہ بپتسمہ دینا پڑے گا۔ سمجھے؟ ٹھیک ہے۔ لیکن یہ دُرست ہے۔ پولُس نے کہا، ''اگر کوئی آسمان کا فرشتہ بھی......''

(140) پولُس نے اعمال 5:19 میں، اُن لوگوں کو جنھوں نے یسُوع مسیح کے نام میں بپتسمہ نہیں لیا تھا، اُنھیں، رُوحُ القُدس حاصل کرنے کیلئے، ایسا کرنے کو کہا۔ حالانکہ وہ للکار رہے اور خُدا کی تعریف کرر ہے تھے، اور بڑے بڑے کام کر رہے تھے، تو بھی اُس نے اُن سے کہا کہ اُنھیں واپس چلنے، اور دوبارہ، یسُوع مسیح کے نام میں بپتسمہ لینے کی ضرورت ہے۔ اگرچہ اُنھوں نے یوحنا کا بپتسمہ لے رکھا تھا، تو بھی اُنھیں واپس آنا اور بپتسمہ لینا پڑا۔

اور اُس نے، گلتیوں 8:1 میں کہا، ''کہ اگر کوئی آسمان کا فرشتہ بھی اُس خوشخبری کے سوا جو میں نے تمہیں سُنائی کوئی اور طرح کی خوشخبری سُنائے، تو ملعُون ہو۔'' جی ہاں، جناب۔ پس ہمیں عین کلام کیساتھ کھڑا ہونے کی ضرورت ہے، اِس کے ہر ایک لفظ کیساتھ کھڑا ہونے کی ضرورت ہے۔ سمجھے؟

(141) غور کریں۔ اوہ، کوئی شگاف باقی نہ رکھیں؛ مُطلق طور پر یقین رکھیں۔ اگر آپ کے ذہن میں کوئی بھی شک ہے، تو اِسے ابھی ہی دُور کرلیں۔ پس انتظار نہ کریں، تب تک بہت دیر ہو چکی ہوگی۔ اُس وقت کا انتظار نہ کریں، کہ جب آپ کا نشان نظر نہ آنے والی گہرائی میں چلا جائے،

تب آپ اندھے ہو چکے ہونگے۔

اُس نے اسرائیل کو اندھا کیا، تا کہ وہ اپنے کلام کو ظاہر کر سکے۔اب وہ غیر قوموں کیساتھ بھی یہی کُچھ کر رہا ہے، کیونکہ اب آپ بھی اُسی طرح -طرح چل رہے ہیں جیسے اُس وقت وہ چل رہے تھے۔

(142) غور کریں، حوا نے اُسے رد کیا اور اپنے حقوق سے محروم ہوگئی۔جبکہ وہ خُدا کے ظاہر کردہ کلام کو دیکھ چکی تھی، یعنی جو کُچھ خُدا نے کیا تھا،تو بھی اُس نے کلام کو رد کیا اور اپنے حقوق سے محروم ہوگئی۔نائسیا روم میں بھی ،اُنھوں نے ٹھیک یہی کام کیا۔اور اب کونسل آف چرچز میں بھی، وہ بالکل یہی کام کر رہے ہیں۔ بھائیو، اب بھی ، پیدائش سے مکاشفہ تک، ایک ہی چیز ہے۔ یہی کُچھ اسرائیل نے کیا تھا۔ یہی کُچھ پیلاطُس نے کیا تھا۔حوا سے لیکر اب تک، ہمیشہ، سب نے ،ٹھیک یہی کام کیا ہے۔لوگ ظاہر شُدہ کلام کو رد کرتے ہیں،اور اِسکی بجائے رسومات کو قبول کرتے ہیں۔ اِس سے موت ،یعنی رُوحانی موت پیدا ہوتی ہے۔

موت ! کلام اب بھی مُردوں کو سُنایا جاتا ہے۔ بالکل ٹھیک !اب،غور کریں، کہ اِنھیں ہزار سالہ بادشاہت میں سُنایا نہ جائے گا۔کیونکہ اِنھیں-اِنھیں، پہلے ہی سُنایا جا چکا ہے۔شاید اب وہ اِسے سمجھ لیں۔سمجھے؟

(143) قائن کے بیٹے ، جو خُدا کے کلام پر بے اعتقادی کی پیداوار ہیں، قائن کے بیٹوں نے نوح نبی کے پیغام کا مزاق اُڑایا۔کیا آپ نے اِس پر غور کیا؟خُدا کے کلام کیساتھ- کیساتھ وہ پیشگی عدالت لا چکا تھا،اور واضح طور پر،نشانات کو ظاہر کر دِیا تھا کہ وہ وقت بالکل قریب ہے،لیکن قائن کے بیٹوں نے اُس کا مذاق اُڑایا۔

اور وہ اب بھی یہی کُچھ کر رہے ہیں۔پس، جیسا کہ،اُنھوں نے یسُوع کے دِنوں میں بھی یہی کیا۔پس اُنھوں نے ہر زمانے میں ہمیشہ یہی کیا۔ ہمیشہ یہی ہوا ہے۔وہ ہنستے اور اِسے ٹھٹھوں میں اُڑاتے ہیں۔اُس نے کہا،’’ان آخری دِنوں میں اِیسے ٹھٹھا کرنے والے آئیں گے، جو کہیں گے، ’جب سے باپ دادا سوئے ہیں،سب کُچھ ویسا ہی ہے۔‘‘‘ کیا آپ،سمجھ گئے؟

(144)یسُوع مسیح کے دِنوں میں جب کلام ظہور پذیر ہوا،تو شیطان کے فرزندوں نے ، مذہبی نظام کے ذریعے یہی کُچھ کیا۔ یہودی لوگوں کے مذہبی نظام پر،غور کریں، (بہن روز)، یہودی لوگ

اُس کلام کو بہتر طور پر سمجھ سکتے تھے، لیکن اُن کے نظام نے اُنھیں خُدا کے کلام کو (جس پر وہ ایمان رکھنے کے دعوے دار تھے) یعنی ظاہر شُدہ کلام کو رد کرنے اور اُس کا مذاق اُڑانے پر مائل کیا، اسلیئے کلام کا ایک لفظ بھی ترتیب سے باہر نہیں ہے۔ اُنھوں نے یہی کُچھ کیا۔

(145) آج کے زمانہ میں بھی اُنھوں نے یہی کُچھ کیا۔ وہ آج بھی مذہبی نظام کی اِس بڑی مشین کے ذریعے یہی کُچھ کریں گے، یقیناً، وہ آخری زمانہ کے وعدوں؛ آخری زمانہ کے پیغام، آخری وقت کے نشان، اور جتنی باتیں خُدا نے، آخری زمانہ کے متعلق کہہ رکھی ہیں، جو لفظ بالفظ پوری ہونگی وہ اِن کو رد کریں گے۔

پیغام ٹیپ میں محفوظ ہو چکا ہے۔ اگر۔ اگر وہ مُجھے گولی ماردیں، یا کسی اور طرح ختم کر دیں، لیکن وہ اِس پیغام کو کبھی نہ روک سکیں گے! سمجھے؟ یہ اِسی طرح جاری رہے گا۔ سمجھے؟ یہ پہلے ہی باہر آچکا ہے۔ اور ٹیپ پر محفوظ ہو چکا ہے۔ یہ جا چکا ہے۔ سمجھے؟ وہ اسے کبھی روک نہیں سکتے...... اسلیئے کہ۔ کہ یہ عین، آخری گھڑی کا کلام ہے۔ اسلیئے کہ...... یہ پورے طور پر، بار بار اور بار بار، نشانوں کے، عجیب کاموں کے، اور میکانیات کے، اور حرکیات کے۔ کے۔ کے، سائنس کے۔ کے، اور کلیسیا کے ذریعے ثابت اور شناخت ہو چکا ہے، خُدا نے خود کلام، اور نشانوں اور عجیب کاموں کے ذریعے؛ اِسے آخری گھڑی کا، کلام ثابت کیا ہے۔

(146) خُدا کی طرف سے آپ کے درمیان، نشانوں اور عجیب کاموں سے اِس زمانہ کا مصدقہ پیغام ثابت ہوا ہے۔ اور پیغام یہ ہے کہ یسُوع مسیح مرا نہیں ہے، بلکہ ہمیشہ کی طرح زندہ ہے، اور آگے بڑھتا ہے۔ اور ملاکی 4 باب کا نوشتہ پورا ہوا ہے اور باقی تمام نوشتے بھی جو یسُوع نے آخری دِنوں کی بابت کہے تھے، دونوں سائنسی، اور دُنیاوی لحاظ سے، پوری طرح ثابت ہوئے ہیں۔ نُور کے ہالے کی تصویریں، جس کو پیشگی یہاں پر دِکھایا گیا تھا رسائل میں شائع ہوئیں۔ اور خُدا کے فرشتے، جن کے متعلق وہ لوگ کُچھ نہیں جانتے تھے، وہ نیچے اُترے تھے۔ اور اِسے تمام، یعنی ہر جگہ، بلکہ پوری دُنیا کے سامنے، ثابت کیا گیا ہے!

(147) اگلا قدم تصلیب ہے، اور ہمیں اُسی کا سامنا ہے۔ پھر جیسے یسُوع نے اُس وقت کہا، ''میں کیا کہوں کہ 'اے باپ، مُجھے، اِس گھڑی سے بچالے'؟ نہیں، بلکہ کہا۔ غور کریں، تیری ہی مرضی، جیسے آسمان پر پوری ہوتی ہے، زمین پر بھی ہو۔''

(148) یہ وہی بات ہے، جو آج ،کلیسیا اپنے دِل سے کہتی ہے،''کیا میں اِس طرح کی چیز میں شامل ہو جاؤں......؟نہیں،خُداوند،نہیں۔ تیری ہی مرضی پوری ہو،جیسے آسمان پر پوری ہوتی ہے۔''

(149) غور کریں ، جب اُس زمانہ کا موعودہ کلام منکشف ہوا،تو اُنھوں نے اُسے رد کر دِیا۔ اُنھوں نے آج بھی وہی کُچھ کیا ہے۔اب میں پیغام ختم کرنے کی طرف آ رہا ہوں۔جب یسُوع آیا تو اُس نے اپنے کلام ہونے کی واضح شناخت کرائی،تو لوگوں کیلئے فیصلے کا مقام آ گیا کہ وہ کلام کا انتخاب کریں یا نظام کا؛اور آج بھی بالکل وہی مقام آ گیا ہے، کہ کلام کا انتخاب ہونا چاہیے یا پھر نظام کو لینا چاہیے۔لیکن وہ نظام کا انتخاب کر چکے تھے۔اب ایسا کرنے سے کیا برآمد ہوگا؟اب تکمیل کے نزدیک ہے۔اوراب وہ دُنیا کے ہاتھوں میں ہے۔اور یہ دُرست بات ہے۔

(150) اب،میرے متن کی بات آئی ہے۔احاطہ گھیرنے میں بہت وقت لگتا ہے،لیکن آپ غور کریں، میں نے اِسے ابھی شروع کیا ہے۔اب اُٹھ مت جانا،میں آپ کو ذرا تنگ کر رہا تھا۔دیکھیں، یہ میرا متن ہے۔اور ہم اِس بات کو جانتے ہیں۔جیسا کہ یہ ایک پسِ منظر ہے۔ہم نے اِسے شروع تا آخر ایک سیدھ میں دیکھا ہے۔آیئے اِسے آغاز تک لائیں،اور اِسے شیشے کے نیچے رکھ کر دیکھیں کہ یہ کیسا دِکھائی دیتا ہے۔

(151) یسُوع لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔وہ کلیسیا کے ہاتھوں میں ہے۔آپ اِس یسُوع کیساتھ کیا کریں گے جو ممسُوح کلام کہلاتا ہے؟لفظ مسیح کا مطلب ہے''ممسُوح کلام۔'' سمجھے؟

''آپ اِس یسُوع کیساتھ کیا کریں گے؟ پیلاطُس نے کہا،''میں اِس کے ساتھ کیا کروں؟ کیا ہے، میرا محرک کیا ہے؟ میں اِس یسُوع سے کیا کر سکتا ہوں جو مسیح کہلاتا ہے؟''

(152) دُنیا نے پکار کر کیا کہا؟ کلیسیا نے پکار کر کیا کہا؟''اِسے مصلوب کرو!اِسے روک دو!ہم مزید اِسے دیکھنا نہیں چاہتے۔''

(153) میں آپ سے کُچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔کیا آپ آج صُبح ،اوسولڈ کے ہاتھوں پر موجودہ جُرم تصور کر سکتے ہیں، وہ شخص جس نے صدر کو قتل کیا؟ کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ اگر اُس پر یہ جُرم ثابت ہو گیا تو اُسے کیا سزا ملے گی؟ کیا آپ-آپ سوچ سکتے ہیں کہ وہ کس رحم کا مستحق ہوگا؟امریکہ کے صدر کا خون اُس کے ہاتھوں پر ہے۔کیا آپ سوچ سکتے ہیں کہ وفاقی عدالت......کوئی مسئلہ نہیں کہ وہ چاہے کتنی بھی منت سماجت کرے،''کہ میرا ہرگز ایسا کرنے کا مقصد نہیں تھا،''تو بھی وفاقی عدالت

اُس کی ایک نہ سُنے گی۔ وہ ہلاک کیا جائے گا۔ کیوں؟ اِس لیے کہ اُس نے صدر کا خون اپنے ہاتھوں پر لیا۔ کیا آپ اُس کے احساسات کو تصور میں لا سکتے ہیں۔ کیا آپ اُس خون کو اپنے ہاتھوں پر لینا چاہیں گے؟ [جماعت کہتی ہے، ''نہیں۔'']

(154) ٹھیک ہے، تو پھر یسُوع مسیح کے خون کے متعلق کیا خیال ہے؟ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کو معاف کر دِیا جائے گا، جبکہ یہ پوری طرح منکشف ہو چکا ہے؟ آپ اِس سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ اُس کا خون آپ کے ہاتھوں پر ہے، آپ مُجرم ہیں! اے گنہگارو، تم اِس سے کہاں بھاگے جا رہے ہو؟ آج صُبح کی عبادت کے بعد تم کیا کرنے جا رہے ہو؟

(155) کیا آپ سمجھتے ہیں، کہ آپ کہیں گے، ''خیر، میں تو...... میں تو بُرائی کا پتلا بننے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔'' شاید اوسولڈ بھی یہی بات کہے۔ اگر فیصلہ ہماری سپریم کورٹ کے جج کے پاس چلا گیا، جیسا کہ یہ چلا جائے گا۔ تو یہ۔ تو یہ ہمارے...... تو یہ ملک کی سب سے بڑی عدالت ہے۔ اور پوری قوم سپریم کورٹ کی پابند ہے، اور اِس سے آگے اور کُچھ بھی نہیں ہے۔ اُس نے جُرم کیا ہے۔ اُسے سزا بُھگتنی ہوگی۔ خواہ اُس کا یہ مقصد نہ تھا، اُس کے ارادے خواہ کچھ بھی تھے، خواہ وہ بالکل ایسا نہیں چاہتا تھا؛ اُسے ہر حال میں، سزا ملے گی۔

جب ہمارے ملک کی سپریم کورٹ ایسی سزا کا مطالبہ کرتی ہے، تو آپ خُدا کی عدالت کے ترازو میں خود کو کیسا پائیں گے، جب آپ یسُوع مسیح کا خون اپنے ہاتھوں پر لیے سامنے آئیں گے۔ ''میں اِس یسُوع کو کیا کروں جو ممسُوح کلام کہلاتا ہے؟'' آپ نے اِس کلام کو سُنا ہے۔ آپ کو علم ہے کہ یہ سچائی ہے۔ اِسے پوری طرح منکشف کیا گیا ہے۔

(156) ایک قاتل؟ کیا آپ بے گناہ مسیح کی بجائے، کلام کے ایک تنظیمی قاتل کو قبول کریں گے؟ کیا آپ مسیح کو مصلوب کریں گے؟ کیا آپ۔ آپ برابا کو قبول کرنے کی جرأت کریں گے؟ کیا آپ برابا کو مانگ سکتے ہیں؟ کیا کوئی شخص ایسا کرنے کی جرأت کر سکتا ہے، کہ وہ کلام کو جو زندگی ہے، اُسے حاصل کرنے کی بجائے؛ کلام کے قاتل، برابا کیلئے، اپنی آواز کو بلند کرے۔ اب کلام آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

(157) جب میں نے صدر کینیڈی کے قتل کی خبر سُنی، تو یہ پیغام میرے دِل میں اُترا۔ میں نے سوچا، اب وہ شخص کیا کرے گا؟ اب اِس سے بچاؤ کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ شاید اب اُس کی آنکھیں

کُھل گئیں ہوں اور اُس نے محسوس کیا ہو کہ آگے کیا ہو گا۔

(158) کسی نہ کسی وقت آپ ضرور ہوش میں آئیں گے۔ جو یہاں موجود ہیں، یا ٹیپ سُن رہے ہیں، یا جہاں کہیں بھی موجود ہیں، کسی نہ کسی وقت آپکی آنکھیں ضرور کُھل جائیں گی، گنہگارو، محسوس کرو کہ وہ خون تمہارے ہاتھوں پر ہے، یعنی خُدا کے بیٹے کا خون، اور تم اُسکے قتل کے مُجرم ہو۔ تمہارے گُناہ نے اُسے قتل کیا۔ اُس کے کلام پر تمہاری بے اعتقادی نے، اُس کی شناخت کو دیکھنے میں تمہاری ناکامی نے، رُوح القُدس کو رنجیدہ کیا ہے۔ اب تم کیا کر سکتے ہو تمہیں خُدا کی عدالت میں کھڑا ہونا پڑے گا، یہ جانتے ہوئے کہ تمہارے ساتھ کیا ہونے والا ہے! جی ہاں، جب تم خُدا کے سامنے کھڑے ہو گے تو تمہارے ہاتھوں پر یسُوع مسیح کے خون کے مقابلے میں، اوسولڈ کے ہاتھوں پر جان کینیڈی کا خون بہت چھوٹی سی حیثیت کا حامل ہو گا۔

(159) ''میں اِس یسُوع کیساتھ جو مسیح کہلاتا ہے کیا کروں؟'' پیلاطُس نے یہی کہا تھا۔ اسلیئے کہ یسُوع اُسکے ہاتھوں میں دِیا گیا تھا۔

اور یسُوع مسیح کا خون آج پھر اِس اجتماع کے ہاتھوں میں دِیا گیا ہے۔ یہ اِس ملک کے ہاتھوں میں، اور پوری دُنیا کے ہاتھوں میں دِیا گیا ہے، جہاں جہاں یہ ٹیپ پہنچتی ہیں، خُدا نے اِن باتوں کو منکشف اور ثابت کیا ہے۔

اب ہم اِس یسُوع کیساتھ کیا کریں گے، ''جو کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں کہلاتا ہے''؟ ہم اِس یسُوع کو کیا کریں گے؟ کیا آپ یسُوع کیساتھ کھڑے ہونے کیلیئے تیار ہیں؟ [جماعت کہتی ہے، ''آمین۔'' -ایڈیٹر۔]

(160) پیلاطُس، آپ بھی پیلاطُس کی طرح، اِس موقع پر اُس پر تین باتیں آزما سکتے ہیں۔ پیلاطُس نے تینوں باتیں آزمائیں، اور وہ ناکام رہا۔ آپ بھی تینوں حربے آزما سکتے ہیں، لیکن اِن سے کبھی بھی بات نہ بنے گی۔ پیلاطُس نے اُسے اپنے ہاتھوں سے دُور کرنے کی کوشش کی۔ لیکن جب یہ ایک بار آپکے ہاتھوں میں دے دِیا جاتا ہے، تو پھر یہ آپ کے ہاتھوں ہی میں رہتا ہے۔ پیلاطُس نے تین مختلف طریقے آزمائے، اور ناکام رہا۔

(161) ہمیں اِس حقیقت کا سامنا کرنا چاہیے کہ مسیح ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ ہم نے اُسے اُسکے کلام میں دیکھا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ اُس نے خود کو ظاہر کیا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ کل، اور

آج، بلکہ ابدتک یکساں ہے۔کیا یہ سچ ہے؟[جماعت کہتی ہے،'' آمین۔'' ایڈیٹر۔]

تو پھر، آج صُبح میں صرف یہاں موجودہ اجتماع ہی سے مخاطب نہیں ہوں؛ کیونکہ، شاید، یہاں تو میں صرف چھ، یا سات سولوگوں کے سامنے ہی بول رہا ہوں، بلکہ اِس ٹیپ کے وسیلے جو ساری دُنیا میں جائے گی لاکھوں لوگوں سے مخاطب ہوں۔ سمجھے؟ آپ جو ٹیپ کے ذریعے سُنتے ہیں، یا جہاں کہیں بھی ہیں، مسیح آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اور آپ جانتے ہیں کہ یہ سچائی ہے۔ اور اگر آپ نہیں جانتے، تو پھر آپ اندھے ہیں: آپ کلام کو سمجھ نہیں سکتے، اور نہ ہی کلام کے اندر خُدا کو دیکھ سکتے ہیں۔ اور جبکہ وہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اب آپ اُس کیساتھ کیا سلوک کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

(162) پیلاطُس نے اُس سے چھٹکارا پانے کی کوشش کی، لیکن ہمیں حقیقت کا سامنا کرنا ہے۔ پیلاطُس کو اُس کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ جانتا تھا۔ اُس نے سُن رکھا تھا۔

خیر، اگر آپ کہیں، '' کہ میں نے اِسے کبھی نہیں سُنا۔'' لیکن کسی نہ کسی طرح، آپ نے اِسے سُنا ہے۔ آپ اِس وقت بھی اِسے سُن رہے ہیں۔ سمجھے؟

وہ چاہتا تھا کہ یسُوع، اُسکے لیے، کوئی معجزہ یا کرتب دِکھائے۔ لیکن وہ کرتب نہیں دِکھا رہا تھا؛ یسُوع صرف وہی کر رہا تھا جو خُدا نے اُسے کرنے کو کہا تھا۔

(163) آپ نے سُن رکھا ہے۔ '' ایمان سُننے سے پیدا ہوتا ہے۔'' اسلیئے آپ ایمان لائیں، اور اِسے اپنے ہاتھوں سے، نکال دیں۔ لیکن اُسے بہرصورت، حقائق کا سامنا کرنا تھا۔ اُس نے حقائق کا سامنا کیا، اور ہمیں بھی کرنا ہوگا۔ مسیح کی شناخت پوری طرح ہو چکی ہے۔ سوچیں، اگر کسی آدمی کا خون آپ کے ہاتھوں پر ہو!

(164) آدمی کو دیکھنا پڑتا ہے جب اُس کے ہاتھوں پر کسی دوسرے آدمی کا خون لگا ہو۔ ہوائی جہاز کی مثال لیجیے۔ اُسکے پائلٹ کو دیکھیں جب وہ باہر ہوتا ہے، تو وہ جہاز کو اُڑانے سے پہلے، اُس کے ہر آلے کو چیک کرتا ہے۔ کیوں؟ اسلیئے کہ اُس کے ہاتھوں پر کسی آدمی کا خون لگ سکتا ہے۔ وہ ہر اُس چھوٹے سے چھوٹے آلے کو بھی چیک کرتا ہے، جس کو چیک کرنا ممکن ہو۔ جب وہ اِس کام سے فارغ ہو جائے، تو وہ-وہ-وہ اُس موٹر کے-کے-کے، انجن کے گرم ہونے، یا نہ ہونے کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اور پھر وہ دیکھتا ہے کہ کیا جہاز کا دہانہ-دہانہ...... انجن سے خارج ہونے والی-والی گیسوں کے جھکڑوں کو-کو-کو دُرست طور پر، خارج کر سکے گا، جس سے جہاز زمین پر سے، پرواز بھی کر سکے۔

آپ میں سے، بہت سارے لوگ، جہاز میں سوار ہوئے ہونگے، اور دیکھا ہوگا، کہ پورا ہوائی جہاز تقریباً، ایک جھٹکے سے زمین سے اُٹھ جاتا ہے۔ وہ اُسے ہر پہلو سے آزمائے گا، کہ کہیں کوئی چیز ناقص یا خراب تو نہیں ہے۔ اگر ایسا ہو، تو وہ ناکارہ ہوجائے گا، اگر وہ تھوڑی دیر اور بیٹھا رہے، تو وہ دوبارہ چیک کرتا ہے، اور تب پھر اُسے چیک کرتا ہے۔ اور اگر اُسے کُچھ دیر اور روکے رکھے، تو وہ اُسے پھر چیک کر لیتا ہے۔

(165) کلیسیا کو کیسے خود کو بار بار، اور بار بار، اور بار بار، اور بار بار چیک کرنے کی ضرورت ہے! ہم مسیح کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔ ہم جاگ رہے ہیں، ہم پرواز کرنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ ہمیں کلام سے خود کو چیک کرنے کی ضرورت ہے، نہ کہ کسی آدمی کے قول سے۔ پوری طرح یقین کر لیجیے، کہ آپ مسیح کے ساتھ ذاتی تجربے سے، خود کو جانتے ہیں۔ اِسے بار بار، اور بار بار، اور بار بار چیک کریں۔

کیوں؟ اسلیئے کہ اُس نے آدمیوں کا خون اپنے ہاتھوں پر لیا ہے۔ اسلیئے وہ بہتر چیک کر سکتا ہے۔

(166) اپریشن سے پہلے، ایک ڈاکٹر کیا کرتا ہے؟ آج صُبح ہمارے درمیان دو ڈاکٹر موجود ہیں۔ غور کیجیے، کہ ایک ڈاکٹر، سرجری کے عمل سے پہلے کیا کرتا ہے۔ وہ ایکسرے لینا چاہتا ہے۔ وہ خون کا معائنہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ دِل کا معائنہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ بے ہوشی کی دوا دینے سے پہلے دیکھتا ہے، کہ آپ کو زکام تو نہیں ہے۔ وہ اپنے تمام آلات کو چیک کرتا ہے؛ اور وہ اُن سب کو، اچھی طرح، جراثیم سے پاک کرنے کیلیئے اُبالتا ہے۔ وہ سب کُچھ کرتا ہے۔ وہ اُنھیں بار بار، اور بار بار، اور بار بار، اور بار بار، اور پھر چیک کرتا ہے۔ کیوں؟ اسلیئے کہ اُسکے ہاتھوں پر کسی آدمی کا خون ہوسکتا ہے۔ وہ پوری طرح یقین کر لینا چاہتا ہے کہ ہر ایک چیز پوری طرح دُرست ہے۔

(167) آپ کا اپنے متعلق کیا خیال ہے؟ اے گنہگارو، تمہارا اپنے متعلق کیا خیال ہے، آپ اِس کے بارے کیا محسوس کریں گے؟ اگر آپ کے ہاتھوں پر کسی آدمی کا خون ہو، آپ کے اُوپر ایک پائلٹ کی طرح ذمہ داری عائد ہوتی ہے، جو کہ چیک کرتا ہے؛ ڈاکٹر کی طرح ذمہ دار ہیں، وہ بھی چیک کرتا ہے؛ اور ایسی ہی اور مثالیں، اور بہت ساری سائنسی مثالیں بھی ہوسکتی ہیں؛ جب آپ کے ہاتھوں پر کسی آدمی کا خون آجائے، تو آپ کیا کریں گے؟

جب کوئی جج کسی کو سزا سُنانے کو ہوتا ہے، تو بار بار اور بار بار اور بار بار، قانون کی کتابوں کا مطالعہ کرتا ہے، تا کہ وہ سزا کا اعلان کرنے سے پہلے، چھوٹے سے چھوٹے پہلو پر بھی غور کرے۔ کیونکہ، کسی آدمی کا خون اُسکے ہاتھوں میں ہے، اِس لیے کہ اِسے دُرست کرنے کیلئے کوئی چیز ہونی چاہیے۔ سمجھے؟

(168) ہمارا اپنے متعلق کیا خیال ہونا چاہیے، جبکہ ہم نے کامل شناخت دیکھیں، کہ، ''یسُوع کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے''؟ وہ یہاں موجود ہے۔ وہ ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ وہ ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ وہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ اُس کیساتھ کیا کرنے جا رہے ہیں؟ ''میں اِس یسُوع کیساتھ کیا کروں جو ممسُوح مسیح ہے؟''

''مسیح کیا کرتا ہے؟ آپ کیسے جانتے ہیں کہ یہ مسیح ہے؟''

اِس دِن کے متعلق، جس دِن میں ہم رہ رہے ہیں، کلام میں بہت سے نوشتے کہے گئے ہیں، جو چھوٹے سے چھوٹے درجہ پر، اِس آخری زمانے میں بھی یہ نوشتے پورے ہوئے ہیں۔ کُچھ باتوں کے متعلق کیا خیال کیا جاتا ہے کہ آخری دِنوں میں پوری ہوں گی، اور وہ یہاں پوری ہوئی ہیں۔ یہ کیا ہے؟ یہ وہی ممسُوح مسیح ہے، یعنی ممسُوح کلام! آپ اُس کیساتھ کیا کرنے جا رہے ہیں؟ کیا آپ اُسے تنظیموں کے ہاتھوں فروخت کرنے جا رہے ہیں؟

(169) اب پیلاطُس نے کیا کیا؟ پیلاطُس نے یہ کہتے ہوئے، اُسے اپنے ہاتھوں سے دھو کر اُتار ڈالنا چاہا...... پیلاطُس نے پہلا کام یہ کیا کہ، اُسے یہ کہتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے دھوڈالنا چاہا، ''اوہ، وہ بالکل دُرست ہے۔ وہ بے قصور ہے۔'' سمجھے؟

(170) آپ کہتے ہیں، ''اوہ، بیچارہ پیلاطُس۔'' پیلاطُس کو، بہت سے لوگ بے قصور ٹھہراتے ہیں؟ نہیں، نہیں، نہیں! مسیح اُسکے ہاتھوں میں تھا۔ اُس نے پیغام سُن رکھا تھا، اُس نے کلام کو دیکھ لیا تھا، اور وہ اُس کے ہاتھوں میں تھا۔ اور اِسی طرح اب وہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اور یہ سچ ہے۔

پیلاطُس نے کیا کیا؟ اُس نے یہ کہنے کی کوشش کی، ''اوہ، بہت اچھا، وہ ایک نیک انسان ہے۔ میں اُس میں کوئی قصور نہیں پاتا۔''

(171) اگرچہ کیا آج بھی۔بھی۔بھی بہتوں کا جواب یہی نہیں ہے! ''اوہ، کلام میں کوئی بھی غلطی نہیں ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ یہ بالکل دُرست ہے۔ بائبل بالکل دُرست ہے، لیکن ہم کلیسیا پر

ایمان رکھتے ہیں۔ ہماری تنظیم اِس سے متفق نہیں ہے۔'' سمجھے؟ لوگوں کا ایک گروہ اپنے ہاتھوں کو مسیح سے صاف کر لینے کی کوشش کر رہا ہے۔

''مُجھے کلام میں کوئی غلطی نظر نہیں آتی ۔ یہ رسولوں کیلئے اُن کے زمانہ میں دُرست تھا، لیکن ہم کسی اور زمانہ میں رہ رہے ہیں۔ ہم رسولوں کے دور میں نہیں ہیں، اسلیئے مُجھے رسولوں کی طرح کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مُجھے اُن کے طریقے کی طرح بپتسمہ لینے کی ضرورت نہیں ہے؛ کیونکہ میرا زمانہ کوئی اور ہے۔ مُجھے اُن نعمتوں کی ضرورت نہیں جو رسولوں کے پاس تھیں؛ کیونکہ میں ایک اور زمانہ میں ہوں۔ رُوحُ القُدس صرف اُسی جماعت کیلئے بھیجا گیا تھا۔''

(172) عبرانیوں 8:13 مسیح کو دوبارہ آپ کے ہاتھوں میں دے دیتی ہے۔[بھائی برینہم تین بار پلپٹ پر دستک دیتے ہیں-ایڈیٹر۔] اور اِس سے بچنے کا کوئی طریقہ نہیں! وہ پوری طرح ظاہر ہوا ہے، ''وہ کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔'' آپ اِس سے بچ نہیں سکتے۔ آپ مسیح کو کسی اور زمانہ کیلئے قرار نہیں دے سکتے۔ عبرانیوں 8:13 آپ کے خیالات کو مُجرم ٹھہراتی، اور مسیح کو دوبارہ آپ کے ہاتھوں میں دیتی ہے۔ پس یسُوع اُسی طرح آپ کے ہاتھوں میں ہے، جیسے پیلاطُس کے ہاتھوں میں تھا۔

دیکھیں۔ اگر آپ کہتے ہیں، ''لیکن مُجھے تو اِس کا علم نہیں۔''

اچھا، تو پھر آپ سُن کس لیے رہے ہیں؟

(173) پیلاطُس ایک بُت پرست تھا۔ اور اُسکی بیوی بھی ایک بُت پرست تھی۔ لیکن اُسے دُرست رکھنے کیلئے، خُدا نے، اُس عورت کو بھیجا جس نے کہا، ''تو اِس راست باز آدمی سے کُچھ کام نہ رکھ۔'' اُس نے کہا، ''میں نے آج بہت دُکھ اُٹھایا ہے۔'' کیونکہ، اب صُبح ہو چکی تھی، اور رات گُزر چکی تھی، اور جیسا کہ ایک دِن چوبیس گھنٹوں کا خیال کیا جاتا ہے۔ ''اُس نے کہا میں نے آج رات خواب میں، اِس راست باز آدمی کے سبب سے بہت دُکھ اُٹھایا ہے۔ تو اِس سے کُچھ کام نہ رکھ۔''

(174) اب اُس نے کہا، ''اچھا، تو پھر، اگر ایسی بات ہے، تو میں اپنے ہاتھ اِس کی طرف سے دھو لیتا ہوں۔'' لیکن وہ ایسا نہ کر سکا۔

اور نہ ہی آپ ایسا کر سکتے ہیں۔ ایک دفعہ اگر آپ سچائی کی آواز سُن لیتے ہیں، تو پھر آپ کو اِسے قبول کرنا ہوتا ہے یا پھر اِس کا انکار کرنا ہوتا ہے۔ پھر کوئی راستہ نہیں ہے......جی ہاں، جناب،

آپ کو اِسے قبول کرنا ہی ہے۔ اسلیئے کہ خُداوند نے خبردار کیا ہے!

(175) یہودیوں نے چلا کر کہا، ''اِس کا خون ہماری گردن پر ہو؛ کیونکہ ہم اِس پر ایمان لانے سے پہلے، اپنے کاہنوں، اور اپنے نظام پر ایمان لاتے ہیں۔''

یہ ہے آپ کا مقام۔ کیا آپ آج کے گروہوں کو دیکھتے ہیں؟ لیکن سب کو خُدا کے معاملے کا سامنا کرنا ہے۔ ہر حال میں، آپ سب کو ایسا کرنا ہوگا، آپ خواہ بُت پرست ہوں یا جو کُچھ بھی ہوں۔ بے ایمان، یا میتھوڈسٹ، یا بپٹسٹ، یا پریسبٹیرین، نیم گرم، سرد، یا گرم، آپ چاہے جو کوئی بھی ہوں، لیکن آپ کو بالکل ویسی ہی حقیقت کا سامنا کرنا ہوگا۔ خواہ آپ ایسا چاہتے ہوں، یا نہ چاہتے ہوں، تو بھی وہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اور یہ بات بالکل سچ ہے۔

(176) اب کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو معاملہ کو دھوکا دینے کیلیئے پیلاطُس کا دوسرا طریقہ استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں، کہ اُسے کسی اور دوسرے قیصر کے حوالے کر دِیا جائے۔ سمجھے؟

پیلاطُس نے کہا، ''اب ذرا ایک منٹ ٹھہرو۔ میں- میں- میں- میں اِس کیساتھ کوئی کام رکھنا نہیں چاہتا۔ مُجھے- مُجھے- مُجھے- مُجھے پتہ ہے...... وہ ایک راست باز آدمی ہے۔ میں- میں اِس سے کوئی کام رکھنا نہیں چاہتا۔ اوہ، میں- میں نے جو کُچھ سُنا ہے اُس پر یقین رکھتا ہوں۔ میں نے اِسے کوئی معجزہ کرتے نہیں دیکھا، لیکن اِس کے بہت سے گواہ موجود ہیں۔ میرا- میرا- میرا ایمان ہے کہ وہ ایک راست باز انسان ہے۔ وہ نیک انسان ہے، دیکھیں، لیکن- لیکن تو بھی میں- میں خود، اِس کیساتھ کوئی کام رکھنا نہیں چاہتا۔ میں- میں- میں تو بس...... میں تو بس اِس کی طرف سے اپنے ہاتھ دھو لینا چاہتا ہوں۔ بس مُجھے تھوڑا سا پانی لا کر دو۔ اور تم سب لوگ میرے گواہ ہو۔'' جی ہاں۔ لیکن، خُدا بھی تو گواہ تھا۔ مسیح پیلاطُس کے ہاتھوں میں تھا۔

(177) اور اُسی طرح اب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ، غور کریں، اسلیئے کہ آپ جانتے ہیں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ سمجھے؟ نہ صرف آپ، بلکہ اِس ٹیپ کے سُننے والے بھی۔ وہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ اِس یسُوع کیساتھ کیا کریں گے، جو مسیح کہلاتا ہے۔ مسیح جو ممسُوح کلام ہے۔ سمجھے؟ آپ اِس کیساتھ کیا سلوک کریں گے؟ یہ وقت کا پیغام ہے۔ وہ دِن آ چکا ہے، بائبل نے اور خُدا نے پوری طرح اِس کی تصدیق کی ہے۔ آپ اِسکے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟ اب آپ اِس معاملے میں کونسی چال چلیں گے؟ آپ اِس سے کیسے نمٹیں گے؟ وہ آپ کے ہاتھوں میں ہے! اور اوسولڈ کا

مقدمہ،آپ کے معاملے کے مقابلے میں نہایت چھوٹا سا ہے،خواہ آپ چاہے خادم یا پھر جو کُچھ بھی ہیں۔

(178)وہ یہودی بھی کاہن ، اور ربی ، اُستاد ، اور مُقدس لوگ تھے؛لیکن وہ اِسی طرح اُن کے ہاتھوں میں تھا۔ وہ کلام تھا، اُس زمانہ کیلئے امرِ خُداوندی ، لیکن وہ اُسے پہچاننے میں ناکام رہے۔ صرف برگزیدہ اُسے دیکھ سکے،یعنی وہ جو اُس پر ایمان لائے۔

(179)اب سب کو اِس امر کا سامنا ہوگا۔ ہر زمانہ میں ،اور ہر بار اِسی طرح ہوا۔آدم اور حوا کے زمانہ میں،اور آگے بڑھتے ہوئے نوح کے زمانہ میں، پھر آگے بڑھتے ہوئے دانی ایل اور بیلطشیضر اور نبوکدنضر کے زمانہ میں ،اور پھر آگے بڑھتے ہوئے مسیح کے زمانہ میں ،اور پھر آگے بڑھتے ہوئے اِس زمانہ میں بھی جس میں ہم رہ رہے ہیں ، اِسی طرح ہوا ہے،یعنی کلام کا مقدمہ لوگوں کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ نہ اُن کا عقیدہ کوئی چیز ہے،اور نہ ہی تنظیم ، نہ ہی رسومات ، بلکہ،کلام کا مقدمہ اِن چیزوں کے خلاف ہوتا ہے۔پس،اب،یہی معاملہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

(180) پھر ایسے لوگ بھی ہیں جو پیلاطُس کے دوسرے طریقے کو استعمال کرتے ہوئے،مسیح کو، کسی اور کے ذمے ڈال کر جان چھڑانا چاہتے ہیں۔ پیلاطُس نے کہا،''اب،تم جانتے ہو کہ بات کیا ہے؟ میں یسُوع سے سبکدوش ہو جاؤں گا۔میں اِس پانی سے ہاتھ دھوکر اِسے اپنے ہاتھوں سے دُور کردوں گا۔پس میں تو ایسا کرونگا...... مُجھے اِس کے ساتھ کُچھ کرنا ہوگا۔ اِس لیے میں کیا کروں؟ میں اِسے بشپ کے، ہیڈکوارٹر کے حوالے کردوں گا۔''ارے واہ۔جی ہاں۔

آج کل بھی لوگ یہی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔سمجھے؟ وہ اِسے کسی قیصر کی طرف بھیج دیتے ہیں۔ایسا کرنے سے وہ پیلاطُس کے ہاتھوں سے ، یا کسی اور شخص کے ہاتھوں سے دُور نہیں ہوجاتا۔اِس نے کیا کیا؟ یہ پلٹ کر اُسی کے پاس آیا۔یہ ٹھیک انفرادی طور پر واپس آتا ہے۔

(181) آپ کہتے ہیں،''ٹھیک ہے،تو پھر میں، اِسے قبول کروں گا۔اگر میری تنظیم نے اِسے قبول کرلیا تو پھر میں بھی اِسے قبول کرلوں گا۔''

آپ کی تنظیم کونسل آف چرچز کی رُکن ہے، جو کہ رد کرتی ہے!وہ اِسے کیونکر قبول کریں گے؟ یہ ٹھیک واپس،آپ ہی کے پاس آئے گا۔یہ آپ کی تنظیم کی بات نہیں جو وہ کہتی ہے؛ بلکہ یہ وہ ہے، جو آپ کہتے ہیں؟ کیونکہ وہ اِسے رد کرچکے ہیں ؛ لیکن اب آپ اِس کیساتھ کیا کریں گے؟

اگلا قدم یہ ہے۔ سمجھے؟ اس لیے آپ اُسے اپنے ہاتھوں سے دُور نہیں کر سکتے۔

وہ پوری طرح ثابت کیا گیا ہے۔ وہ پوری طرح شناخت کیا گیا ہے، کہ وہ اِس گھڑی کا کلام ہے، اور اِس گھڑی کا وعدہ ہے۔ نہ کہ یہ لوتھر کے زمانے کا وعدہ ہے؛ اُس کا پیغام اُسی کے وقت میں تھا، وہ اصلاح کے زمانہ کا کلام تھا۔ جیسا کہ، آپ سب جنھوں نے سات مُہروں کے پیغام سُنے ہیں، جب اصلاح کا زمانہ، انسان جیسے چہرے والے جاندار کا زمانہ گُزر گیا (تو تنظیم) بن گئی۔ لیکن اب عقاب کا چہرہ ہے، یہ وہ جاندار ہے جو آج کے زمانہ کیلئے للکار رہے۔

(182) کون یہ کہنے کی جرأت کرے گا کہ خُدا کا کلام الہامی نہیں تھا، جبکہ اُس نے پہلے یہاں بتایا، اور ایری زونا میں اُسے اُسی انداز میں واپس لایا، جس کی سائنسی طریقوں سے بھی، تصدیق ہو گئی ہے! یہ سچ ہے، کہ یہ کتاب پہلے ہی کُھل چکی ہے، اور صرف مسیح کی آمد کیساتھ ساتویں مُہر کی شناخت کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

(183) ٹھیک ہے، مسیح آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اسلیئے آپ کو اُس کیساتھ کُچھ کرنا ہوگا۔ اُسے خود سے دُور نہ کریں۔ جی ہاں، جناب۔ اِس زُمرہ میں، میں یہ کہنا چاہونگا، ''کہ اُسے کسی اور کے حوالے کرنے کی کوشش نہ کریں۔''

''بھائی برنہم، اگر میری تنظیم نے اِسے قبول کرلیا، تو میں۔ میں بھی اِسے قبول کرلوں گا۔ مگر، آپ دیکھیں، کہ میری والدہ اِس کلیسیا کی رُکن تھی۔'' وہ اپنے زمانے میں رہتی تھی؛ لیکن آپ وہ نہیں ہیں۔ اب یہ آپ ہیں۔ دیکھیں وہ صرف اپنی جان کو، اُس میں سے نکالنے کی ذمہ دار تھی۔ آپ کا اپنے متُعلق کیا خیال ہے؟ ٹھیک ہے۔

(184) دیکھیں۔ آپ کہتے ہیں، ''میری ماں پنتی کاسٹل تھی۔ اُس نے فلاں فلاں کام کیا۔ اور وہ تنظیم میں سے نکل آئی۔'' لیکن میں اب آپ کیساتھ بات کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ کہ آپ کا اپنے مُتعلق کیا خیال ہے؟ سمجھے؟

اِس سلسلہ میں، ہمیں بہت سارے تعلیم یافتہ ملیں گے۔ اب، میں جانتا ہوں کہ میں آپ کے احساسات کو مجروح کرنے جا رہا ہوں، لیکن میں ارادتاً ایسا نہیں کر رہا۔ اگر میں ایسا کرتا، تو پھر مُجھے۔ مجھے مذبح پر گر کر، توبہ کرنے کی ضرورت ہوتی۔ بلکہ میں یہ بات خُدا کی محبت میں کہہ رہا ہوں۔

(185) یسُوع، جب وہ وہاں کھڑا تھا، تو اُسے فریسیوں سے: کہنا پڑا تھا، ''کہ تم اپنے باپ،

ابلیس سے ہو؛ اِس لئیے تم اُسی کے سے کام کرتے ہو۔'' تو بھی جب وہ صلیب پر تھا، تو اُس نے اپنے مصلوب کرنے والوں کیلئیے، سلامتی اور رحم کی دُعا کی۔ غور کریں، وہ اُن سے ناراض نہ تھا۔ اُس نے کہا، ''اے سانپ کے بچو۔'' سمجھے؟ سمجھے؟ وہ ہر بات میں، اُن پر لعن طعن کرتا رہا، لیکن دیکھیں، تب صلیب پر اُن لوگوں کیلئیے دُعا کی۔ سمجھے؟ اسلیئے کہ وہ ایسا کرنا نہیں چاہتا تھا؛ یہ ایسا نہ تھا، لیکن اُنھیں اُس غلطی سے آگاہ کرنا ضروری تھا جس کے وہ مرتکب ہو رہے تھے۔

(186) اور آج میں بھی وہی بات کرر ہا ہوں، کہ اِس سلسلے میں ''لوگ اپنی ذمہ داری دوسروں پر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں،'' یا یہ ایسی بات ہے جیسے فوج میں کہتے ہیں، ''کہ ڈالر کو کسی اور کے ہاتھ دینا۔'' ہم اِسے آدم اور حوا کی طرح، دوسروں کے سر ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

حوا نے ایسی کوشش کی۔ آدم نے کہا، ''جو عورت تُو نے مُجھے دی،'' لیکن اُس کا یہ بہانہ کام نہ دے سکا۔ سمجھے؟ عورت نے کہا، ''سانپ نے مُجھے بہکایا۔ اُس...... وہی تھا جس نے میرے ساتھ یہ جنسی تعلق قائم کیا۔'' اُس نے مُجھے بہکایا۔ اُسی نے یہ سب کیا۔'' مگر تو بھی اِس سے، چھٹکارا حاصل نہ کیا جا سکا۔ اُن کو ایک ہی طرح، عدالت کا سامنا کرنا پڑا۔ جی ہاں، جناب۔ ٹھیک ہے۔

(187) ایک مرتبہ بھی، وہ اِس سے جان نہ چھڑا سکے......اسلیئے آپ یہ نہیں کہہ سکتے، ''کہ اگر میری تنظیم اِس پر یقین کرے گی، تو میں۔ میں بھی قبول کرلوں گا۔ اسلیئے، کہ میں شروع ہی سے اِس تنظیم میں رہا ہوں۔'' اِس بات کا اِس معاملہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہودیوں کے پاس بھی یہی بہانہ تھا، اور آپ کے پاس بھی یہی ہے۔

(188) اور، دھیان دیں، اب ہم بہت سے مہذب لوگوں کو، اِس زُمرہ میں دیکھتے ہیں۔ اب غور سے سُنیئے۔

دیکھیں، تہذیب، آج جس چیز کو ہم تہذیب کا نام دیتے ہیں، یہ وہ چیز تھی جو شیطان نے حوا کو دی، یعنی تھوڑی سی عقل۔ اُس نے کہا، ''ابھی تک تمہاری آنکھیں نہیں کھلیں، اور تم اِن سب باتوں کو نہیں سمجھتے۔'' وہ کلام کو جانتی تھی، بس یہی کافی تھا۔ اُس نے دیکھا تھا کہ خُدا نے اِس کلام کو ظاہر کیا تھا، اور یہ عمدہ چیز تھی۔ جب تک وہ اُس کلام کیساتھ چلتی رہی، تب تک خُدا نے اُسے ہمیشہ کی زندگی میں قائم رکھا۔ لیکن جب اُس نے اُس کلام کو توڑ دِیا، اسلیئے کہ اُسکے پاس خُدا کا وعدہ تھا کہ جس دِن اُس نے کلام کو توڑا اُسی دِن مر جائیگی۔ اور، جب اُس نے کلام کو توڑا، تو مرگئی۔ یہ بالکل سچ ہے۔

(189) ہم نے یہاں خُدا کے تائید شُدہ کلام کے ظہور کو حاصل کیا، اور رُوحُ القُدس کے وسیلے تصدیق کی، اور ثابت کیا، کہ اُس نے ہمیں قبول کرلیا ہے اور ہمیں رُوحُ القُدس کا بپتسمہ دِیا ہے۔ ہم نے یسُوع مسیح کے نام میں بپتسمہ لیا ہے۔ بالکل وہی خوشخبری، وہی نشان، وہی حیرت انگیز کام، وہی خدمت، اور اُسی آگ کے ستون کو ہم نے دیکھا ہے، اور نشان اور حیرت انگیز کام رونما ہوئے ہیں۔ کہیں بھی، کوئی بہانہ باقی نہیں رہا۔

اور یہ عین وہی کچھ ہے جو بائبل نے آخری دِنوں میں ظاہر ہونے کو کہا تھا، ملاکی 4 کی منادی ہوئی ہے، ''تاکہ اُولاد کے دِل واپس والدوں کی طرف پھیرے جائیں۔'' اور عین اِس کے بعد، پھر بدکاروں کی ...... بلکہ راست باز بدکاروں کی راکھ پر چلیں گے؛ اسلیئے کہ پوری دُنیا آتش سوزان سے جلائی جائے گی۔ اور جیسا کہ ایٹم، اور بم بالکل تیار پڑے ہوئے ہیں۔

(190) آپ نے دیکھا کہ جونہی صدر کے قتل کی خبر پھیلی ......تو جرمنی نے کیا کیا؟ اُنھوں نے جلدی سے اپنی فوجوں کو اکھٹا کیا، کیونکہ صرف اُسی نے روس کو اُن پر بمباری کرنے سے روک رکھا تھا۔ اور اُنھوں نے وار کیا......کینیڈی نے صرف اتنا کہا تھا، کہ، جس گھڑی اُنھوں نے ایسا کیا، تو وہ اُنھیں جرمنی کی سرزمین پر سے، ختم کر دیں گے۔ سمجھے؟ اور اُنھوں نے سوچا کہ اب وہ کامیاب ہوسکتے ہیں، لیکن دیکھیں، ابھی وقت نہیں آیا تھا۔ سمجھے؟

(191) جیسا کہ ہم ذہین، تعلیم یافتہ خادم، اور مبشروں کو دیکھتے ہیں، کہ وہ اُسے کسی اور کے ذمہ ڈالنے کی کوشش کررہے ہیں۔ سمجھے؟

کیوں، پیلاطُس نے یہ کیوں کہا، ''اچھا، ذرا ٹھہر جاوٗ، یہ آدمی......میری بیوی نے آکر مُجھے بتایا ہے، اور میں نے تیرے متعلق بہت ساری گواہیاں سُنی ہیں۔ تُجھے علم ہے، کہ میں- میں دلچسپی رکھتا ہوں۔ اور میں بھی معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ جناب، میں ہمیشہ کی زندگی پانے کیلیئے کیا کرسکتا ہوں؟ اسلیئے کہ تو میرے ہاتھوں میں ہے۔ میں کیا کرسکتا ہوں؟'' خیر، وہ کہہ- کہہ سکتا تھا......اُس نے کہا، ''کیا تُو- تُو مسیح ہے؟ کیا تُو- تو- تُو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟''

(192) اُس نے جواب دِیا، ''یہ تُو خود کہتا ہے۔ تُو نے خود کہہ دِیا۔''

''یا، ہمیں، سچ سچ، بتا دے، کہ کیا تُو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟''

اُس نے کہا، ''اُس دِن سے جب میں پیدا ہوا۔''

اب اُس نے کہا، ''میں اِس شخص میں کوئی قصور تلاش نہیں کر سکا۔'' اوہ ہو۔ ''تو ٹھیک ہے، پھر میں اِس کی طرف سے اپنے ہاتھ دھو لیتا ہوں۔''

(193) یسُوع نے اُسے جواب دِیا، لیکن وہ اُسے قبول نہ کر سکا۔ کیوں؟ کیونکہ اِس سے اُس کا معیار پست ہو جاتا۔ پس اسلیئے اُس نے سوچا کہ وہ اُسے ریاست کے بزرگ کے پاس بھیج دے گا، اور دیکھ لیجیے کہ پھر اُس نے کیا کیا۔ سمجھے؟

(194) اب پھر وہی صورتِ حال ہے، اب وہی معاملہ درپیش ہے۔ اب اِس کلام کے ساتھ، آپ کیا کریں گے؟ اب آپ کو اِسے حاصل کرنے کیلیئے کیا کرنا پڑے گا، کسی بزرگ، یا پھر بشپ، یا کسی اور سے پوچھیں گے، کہ کیا آپ بپتسمہ سے متعلق اپنا نظریہ بدل سکتے ہیں، آپ اس طرح، یا پھر اُس طرح کر سکتے ہیں؟ تو، آپ جانتے ہیں، ''یقیناً، آپ ایسا نہیں کر سکتے۔'' یہ معاملہ پھر آپ کی طرف ہی آئے گا۔ اگر آپ اِسے قبول کریں گے، تو آپ کو لات مار کر باہر نکال دِیا جائے گا۔ سمجھے؟

(195) اِس سے لوگوں کا معیار پست ہو جاتا ہے۔ جی ہاں...... وہ-وہ ایسا سمجھتے ہیں...... تنظیمی اتحاد اِس کا ساتھ نہ دے گا...... جیسے پیلاطُس نے-نے اُسے قیصر کی طرف بھیج دِیا؛ اُسی طرح وہ اِس کا ساتھ نہ دیں گے۔ قیصر نے اُسے واپس پیلاطُس کے پاس بھیج دِیا۔ اُسی طرح یہ لوگ مسیح کو اپنے-اپنے تنظیمی سربراہوں کے سپرد کرتے ہیں، لیکن اِس سے کام نہیں چلے گا۔ اسلیئے کہ یہ داؤ کبھی چل نہ سکا، اور نہ ہی اب چلے گا۔ پیلاطُس کو اِس سے فائدہ نہ ہوا؛ آپ کو بھی اِس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا؛ اور نہ ہی کسی اور کو اِس سے کُچھ حاصل ہوگا۔ اب، دوسرا، کام جو کہ آپ کر سکتے ہیں......

(196) بلکہ، تیسرا کام یہ ہے، کہ آپ اُسے قبول کریں گے یا اُسے رد کریں گے۔ آپ اُس کی طرف سے اپنے ہاتھ نہیں دھو سکتے۔ آپ اُسے کسی دوسرے نظام، یا کسی اور چیز کے ذمے نہیں ڈال سکتے۔ آپ کو اِس صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑے گا۔ پس آپ کیا کر سکتے ہیں؟

جیسے پیلاطُس، اِسی صورتِ حال سے دوچار ہوا، تو اُس نے کہا، ''مُجھے کُچھ پانی لا دو، تا کہ میں اپنے ہاتھ اِس کی طرف سے دھولوں، جو کہ ثبوت ہے!'' جب وہ واپس آیا، تو اُسے پھر بھی عدالت کا سامنا کرنا پڑا؛ کوئی بہانہ نہ کر سکا۔ حالانکہ اُس نے کہنے کی کوشش کی، ''اچھا ہے، کہ اگر میں، اپنے ہاتھوں کو اِس سے آزاد کرلوں، اور اِسے قیصر کی طرف بھیج دوں۔'' لیکن وہ عین، اُسی کے پاس واپس بھیجا گیا۔

(197) فرداً فرداً، آپ کیساتھ بھی، ایسا ہی ہوگا۔ اب آپ کیا کرنے جا رہے ہیں؟ یہ نہ دیکھیں کہ میں نے کیا کیا، ابا جان نے کیا کیا، پاسٹر نے کیا کیا، بھائی برینہم نے کیا کیا، یا کسی اور نے کیا کیا؛ اب وہ آپ کے ہاتھوں میں ہے! آپ اِس یسُوع کیساتھ جو مسیح کہلاتا ہے، کیا کرنے جا رہے ہیں؟ کیونکہ، اُس کا خون آپ کے ہاتھوں پر ہے، اور یہ خُدا کا خون ہے۔ اب آپ کیا کرنے جا رہے ہیں؟ آپ اُسے مصلوب کرنے کا جُرم کرنے والے ہیں۔ سمجھے؟

(198) آپ اُسے مصلوب کر سکتے ہیں، اپنے عقیدے یا کسی بھی چیز کو قبول کر کے، یا یہ کہہ کر، ''خیر ہے، میں اِسے کسی اور کی طرف بھیج دیتا ہوں۔ میں اِس کلیسیا کے کسی بھی شخص سے کوئی تعلق نہ رکھوں گا۔'' آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ وہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اور یہ سچ ہے۔ اسلیئے آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ ''میں یہ سب کُچھ فراموش کر دونگا۔'' آپ اُسے فراموش نہیں کر سکتے۔ وہ اب بھی آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ''اچھا، میں صرف اتنا کہوں گا، 'کہ میرے پاسبان نے مُجھے یہ سکھایا ہے۔''' یہ پھر بھی، ٹھیک واپس آئے گا۔ یہ آپ ہی کے پاس آئے گا۔ اور آپ جانتے ہیں۔ اب، یا تو آپ اُسے قبول کریں گے یا پھر رد کریں گے، آپ دونوں میں سے ایک ہی کام کر سکتے ہیں جو آپ کرنا چاہیں۔ کونسا؟ اِن دونوں میں سے ایک کو تو آنا ہی ہے۔

(199) اب کونسا؟ جیسا کہ یسُوع نے اُن فریسیوں سے کہا، اُس نے کہا، ''کہ تم اندھے فریسی ہو،'' غور کریں، وہ آج بھی یہی کُچھ کہے گا، ''اے اندھے مذہبی اُستادو، تم کمیونزم کے وقت کو پہچان سکتے ہو۔ تم اُس پر کس قدر جھگڑ رہے ہو، اور کیا جانتے ہو کہ خُدا نے ہی اِس چیز کو تمہیں تباہ کرنے کو کھڑا کیا ہے۔'' غور کریں، وہ کلام کو نہیں جانتے۔ سمجھے؟ ''تم، تم اِس بات کا اندازہ کر سکتے ہو کہ کمیونزم دُنیا پر چھا جائے گا۔ تم یہ دیکھ سکتے ہو۔ تم یہ پہچان سکتے ہو۔''

(200) ہمارے تمام مضامین کمیونزم پر ہی ہوتے ہیں۔ ''کمیونزم کو اُکھاڑ ڈالو!'' میں یہ سُن سُن کر سخت کوفت کا شکار ہوا۔ میں بھی، اِس کے خلاف ہوں۔ یقیناً، میں بھی اِس کے خلاف ہوں۔ لیکن میں اِس بات سے زیادہ اُس مرد یا عورت کے خلاف ہوں جو یسُوع مسیح کو، جو کلام ہے رد کرے۔ چاہے، آپ ایک مبلغ ہیں یا آپ جو کُچھ بھی ہیں، چاہے آپ ایک کمیونزم کی نسبت مسیح کے زیادہ شُکر گُزار ہیں۔ وہ جاہل ہے اور اِسکے متعلق کُچھ نہیں جانتا۔ آپ اِسے جاننے والے کہلاتے ہیں۔ سمجھے؟ آپ کمیونزم کے وقت کو سمجھ سکتے ہیں، لیکن آپ اِس وقت کے نشان کو نہیں سمجھ سکتے

جس میں آپ رہ رہے ہیں۔

(201) یسُوع نے اُن فریسیوں سے، کہا، ''اے ریاکارو!'' اُس نے کہا، ''تم آسمان کی طرف دیکھتے ہو، اور کہتے ہو سورج لال اور دھندلا ہے، کل آندھی آئے گی۔ اور اگر آسمان صاف ہو،'' اُس نے کہا، ''تو تم کہتے ہو کہ کل کھلا رہے گا۔'' اُس نے کہا، ''تم آسمان اور موسم کے نشانوں، یا وقت کے نشانوں کو سمجھ سکتے ہو، لیکن کیا اپنے وقت کے نشان کو نہیں سمجھ سکتے۔'' پس یہی وہ، مسیح تھا، جسے رد کیا جا رہا تھا۔

ہم ہمیشہ کمیونزم اور دیگر باتوں کے متعلق گفتگو کرتے رہتے ہیں، لیکن، ہم وقت کے نشان کو، حاصل نہیں کر پاتے۔ سمجھے؟ ہم اِسے چھوڑ جاتے ہیں، اِسے نظر انداز کر جاتے ہیں۔ لوگ بے اعتقادی کی حالت میں اکھٹے ہوتے ہیں، اور پھر اِسے سُنتے ہیں، لیکن وقت کے نشان کو جو بائبل نے آج کیلئے بتایا تھا کہ ہوگا اُسے سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں۔

کیا آپ اِس بات کو سمجھ گئے ہیں؟ [جماعت کہتی ہے، ''آمین۔'' -ایڈیٹر۔] اب مُجھے جلدی سے، وعظ بند کرنا ہے۔ دیکھیں، بہت دیر ہوگئی ہے۔

(202) جیسے اُن کے باپ دادا نے کیا، اُسی طرح وہ کرتے ہیں، اور آج بھی وہی صورتِ حال ہے۔ اب، فیصلے کی گھڑی آ پہنچی ہے۔ اِس کو پہنچنا ہی ہے۔ اور کسی نہ کسی طرح، اِس کو آپ تک بھی پہنچنا ہے۔ سمجھے؟ ایک بار پھر کلام مصلوب کیا جائے گا، تو پھر آپ کیا کرنے جا رہے ہیں؟ کلام کا مصلوب ہونا نزدیک ہے۔ جس طرح پیلاطُس نے اُسے کسی اور کے سپرد کرنا چاہا، اسلیئے- اسلیئے اب تنظیموں کی خاطر، ظاہر شُدہ کلام کو، مصلوب اور بند کر دِیا جائے گا۔ اسلیئے اب آپ، ایک فرد کی حیثیت سے، اِس ممسُوح کلام کیساتھ جو مسیح کہلاتا ہے کیا کریں گے؟

جو کل بھی یکساں تھا، وہی مسیح جس نے نوح کے دِنوں میں کلام کو مسح کیا۔ بالکل وہی مسیح، جو- جو باغِ عدن میں حیات کا درخت تھا؛ جسے حوا نے، عقل کے درخت کے مقابلے میں رد کر دِیا، اور حیات کے درخت کے پھل کو ترک کر دِیا؛ اُس، اُس نے موت کے درخت کو حاصل کرنے کیلئے، زندگی کے درخت کو چھوڑ دِیا۔ نوح کے زمانے میں بھی یہی ہوا۔ اور نبیوں کے زمانے میں بھی، اُنھوں نے بالکل یہی کام کیا۔ اور مسیح کے دِنوں میں بھی، اُنھوں نے بالکل یہی کام کیا۔

اور آج بھی لوگوں کا یہی حال ہے۔ ہر کوئی اپنے وقت کی بات کرتا تھا، اور، جب وہ بات

پوری ہوئی، تو ہر دفعہ اُنھوں نے مسیح کے ممسُوح کلام کی بجائے، اپنی تنظیمی وجوہات، دُنیاوی عقل اور باقی دوسری چیزوں کو قبول کیا۔ آپ ایک فرد کی حیثیت سے، کیا کریں گے۔

(203) پیلاطُس کبھی بھی اُسے اپنے ہاتھوں سے دُور نہ کر سکا۔ میں - میں اب پیغام بند کر رہا ہوں، اسلیئے چند لمحوں کیلیئے ٹھیک طرح سے خاموش رہیں۔ پیلاطُس کبھی بھی اُسے اپنے ہاتھوں سے دُور نہ کر سکا۔ اور نہ ہی اُس کی طرح، آپ اِن میں سے، کسی بھی طریقے سے کامیاب ہو سکیں گے۔ وہ کبھی ایسا نہ کر سکا۔ آپ جانتے ہیں کہ پیلاطُس کا کیا ہوا؟ وہ ذہنی طور پر پاگل ہو گیا۔ اُس کیساتھ یوں اِس لیے ہوا کہ اُسے صرف ایک ہی آواز سُنائی دے رہی تھی کہ اُسے مصلوب کرو اُسے مصلوب کرو۔ جو کُچھ وہ سُن رہا تھا اُس سے بلوا ہوتا دِکھائی دے رہا تھا، اور اِس صورتِ حال نے بالآخر اُسے پاگل کر دِیا۔

(204) اور اُنھوں نے ناروے میں ایک مقام کے متعلق ایک روایت قائم کر رکھی ہے، نہیں نہیں ...... میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں۔ بلکہ سوئٹزرلینڈ میں؛ وہاں، میں ایک مشنری کی، حیثیت سے گیا تھا۔ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہر سال، مُبارک جمعہ کے دِن، دُنیا سے ہزاروں لوگ وہاں جمع ہوتے ہیں؛ جہاں پانی کا ایک ایسا گڑھا ہے جہاں پیلاطُس نے خودکُشی کی تھی۔ بالآخر اُس نے پانی کے اُس تالاب میں ڈوب کر اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیا تھا۔ اور وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہر مُبارک جمعہ کے دِن، سہ پہر تین بجے، پانی کا رنگ نیلا ہو جاتا ہے، یہ اُس مقام سے اُبلتا ہے جہاں پیلاطُس نے چھلانگ لگائی تھی۔ اُس نے مسیح کو رد کیا تھا۔ مسیح کا خون ابھی تک اُس کے ہاتھوں پر ہے۔ اُس نے اُسے رد کیا، اُس نے انکار کر دیا؛ پانی سے۔

آپ مسیح کو اپنے ہاتھوں سے دھو نہیں سکتے۔ کوئی ایسا پانی نہیں ہے، کوئی ایسا صابن نہیں ہے، جو اُسے آپ کے ہاتھوں سے اُتار سکے۔ وہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ اُس کیساتھ کیا کریں گے؟

(205) صرف ایک ہی کام ہے جو آپ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ اُسے اپنے ہاتھوں سے دھو نہیں سکتے؛ اور نہ ہی آپ اُسے کسی اور کی طرف بھیج سکتے ہیں؛ آپ اُسے محض فرضی طور پر کسی دوسرے کے ذمے نہیں ڈال سکتے۔ دُنیا میں اِسکے لیے کوئی طریقہ نہیں ہے۔ صرف ایک ہی کام ہے جو آپ کر سکتے ہیں، کہ اُسے اپنے دِل سے قبول کریں۔ اُس سے چھٹکارا حاصل کرنے کا فقط یہی ایک طریقہ ہے۔

اُسے اپنے ہاتھوں سے نکالیں اور اُسے اپنے دِل میں جگہ دیں، یا پھر اُسے اپنے ہاتھوں میں رکھیں اور عدالت کا سامنا کریں۔صرف یہی ایک کام ہے جو آپ کر سکتے ہیں۔

پیلاطُس کا انجام بڑا خوفناک تھا۔

(206) کلام کہتا ہے کہ جو لوگ اُسے اپنے ہاتھوں میں رکھیں گے...... میں اِس حوالہ کو پڑھنا چاہتا ہوں۔تو بھی وہاں لکھا ہے،''کہ وہ چلائیں گے اور پہاڑوں اور چٹانوں سے کہیں گے۔وہ دُعا کریں گے، لیکن اُن کی دُعا کو بہت دیر ہو چکی ہوگی۔'' سمجھے؟ وہ چلائیں گے،''ہمیں اُس کے سامنے سے جو تخت پر بیٹھا ہے، اور برّہ کے غضب سے، یعنی اُس برّہ سے چھپالو، کیونکہ برّہ کی زندگی آ گئی ہے۔کیونکہ، اُس کی عظیم عدالت کا دِن آ پہنچا ہے، اور اب کون ٹھہر سکتا ہے؟''

(207) آپ کے خیال میں اوسولڈ اب کیا کرے گا جب وہ سپریم کورٹ کے سامنے کھڑا ہوگا، اور جیوری اور تمام حاضرین کی-کی غصیلی نگاہیں اُسے گھور رہی ہونگی؟ وہ جانتا ہے اب کیا ہوگا۔اب کوئی گیس چیمبر، یا پھانسی کا ایک پھندا، یا اِسی طرح کی کوئی سزا موجود ہے۔جس سے اُسے دوچار ہونا پڑے گا۔

(208) لیکن اگر آپ اُسے رد کرنے کا، خون اپنے ہاتھوں پر لیے ہوئے جائیں گے تو؟ اور جانتے ہیں کہ جہنم، اور ابدی بربادی آپ کی منتظر ہے؛ آپ پہاڑوں اور چٹانوں کے آگے چلائیں گے؛ دُعا کریں گے، لیکن تب دُعاؤں کا وقت گُزرے بہت دیر ہو چکی ہوگی۔

عبرانیوں 10 میں لکھا ہے،''اگر ہم جان بوجھ کر گُناہ کریں۔'' گُناہ جو کہ''ایمان نہ رکھنا ہے۔'' ''اگر ہم سچائی حاصل کرنے کے، اور سچائی کا علم حاصل کرنے کے بعد بھی جان بوجھ کر ایمان نہ لائیں۔'' تو پھر آپ نے اُسے قبول نہیں کیا؛ بلکہ صرف اُس کا علم حاصل کیا۔آپ نے اُسے حاصل نہیں کیا، آپ نے اُسے......اوہ، نہیں، نہیں حاصل کیا۔سمجھے؟ اسلیئے مت ایسا کہیں،''ہم نے سچائی کو قبول کر لیا ہے۔''

......اگر سچائی کا علم حاصل کرنے کے بعد بھی......ہم جان بوجھ کر گُناہ کریں، تو یاد رکھیں کہ گُناہ کیلیئے کوئی اور قربانی باقی نہیں رہ گئی،

بلکہ ایک......خوفناک نگاہ......یعنی ایک قہر،......اپنے دشمنوں کو کھائے جائے گا،

......کیونکہ خُدا نے کہا، کہ بدلہ لینا میرا کام ہے، بدلہ میں ہی لوں گا، خُداوند فرماتا-فرماتا ہے۔

(209) جب سچائی ہمارے سامنے پیش کی جا چکی ہے، اور جان بوجھ کر، ایمان نہ لائیں، تو ہم پر ہرگز رحم نہ کیا جائے گا۔ ہرگز رحم نہ کیا جائے گا۔

پاسٹر صاحب، آپ یہ ٹیپ سُن رہے ہیں، آپ کا اِس کے متعلق کیا خیال ہے؟ اراکینِ کلیسیا، جو اِس ٹیپ کو سُن رہے ہیں، اِس کے متعلق کیا خیال ہے؟ اگر تم جان بوجھ کر اِس پر ایمان نہ لاؤ، تو آپ اِس کیساتھ کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ آپ اِسے اپنے ہاتھوں سے دھو نہیں سکتے۔ آپ اِسے ہیڈکوارٹر کے ذمے نہیں ڈال سکتے۔ یہ عین آپ ہی کے پاس، واپس آئیگا۔ آپ نے اِسے سُنا ہے، آپ کا اپنے متعلق کیا خیال ہے؟ آپ اُس روز کس طرح کھڑے ہونگے؟

وہ آپ کے ہاتھوں میں ہوگا یا پھر آپ کے دِل میں، دونوں میں سے ایک ہی صورت ہوگی۔ خُدا ہماری مدد کرے۔

(210) اگر۔ اگر آپ ایک قتل کا تصور کریں، تو اُس شخص کے دِل پر کیا گُزر رہی ہوگی۔ اُس نے کیا کیا ہے؟ وہ بہت وقت گُزر جانے کے بعد جاگا، جب وہ یہ جُرم کر چکا تھا۔

دیکھیں، اُسے موقع ملا تھا۔ وہ ایک آزاد امریکی پیدا ہوا تھا۔ وہ ایک امریکی آدمی تھا۔ لیکن وہ اپنے پیدائشی حقوق فروخت کر کے، ایک روسی بننا چاہتا تھا، مگر یہ اُس کے پاس واپس آیا۔ اُس نے ایک روسی لڑکی سے شادی کی۔ اب وہ کیوبا کی پارٹی کا آزاد مفکر ہے۔

آزاد خیالی یہ ہے، ''کہ میرے اپنے خیالات ہیں۔'' آپ کو کُچھ بھی خیال نہیں آیا۔ آپ یسُوع کیساتھ جو مسیح کہلاتا ہے کیا کریں گے؟ آپ کے خیالات آزاد نہیں ہیں۔ کوئی آزاد نظریہ نہیں ہے۔ مسیح کے ذہن کو اپنے اندر لے لیجیے۔

آئیں دُعا کریں۔

(211) اِن باتوں کو سوچیں، ''اگر تعریف کوئی چیز ہے، اگر بھلائی کوئی چیز ہے، تو اِس پر سوچیں۔'' آج صُبح آپ کے درمیان، اور اِسی طرح، اِس ٹیپ کے ذریعے بھی، میں بول رہا ہوں۔ اگر آج صُبح آپ یہاں موجود ہیں، اور آپ جانتے ہیں کہ آپ خُدا کیساتھ دُرست نہیں ہیں، اور آپ اُس کے رُوح کے وسیلے پیدا نہیں ہوئے، اور خُدا اسے......

آپ کہیں، ''ٹھیک ہے، میں اقرار کرتا ہوں۔'' میں اِس بات پر نہیں بول رہا۔ کیا خُدا نے اِسے قبول کر لیا ہے؟ آپ کہہ سکتے ہیں، ''جی ہاں، میں اقرار کرتا ہوں، اور وغیرہ وغیرہ۔ جی ہاں، میں

ایمان لاتا ہوں۔'' پیلاطُس نے بھی یہی کُچھ کیا، ''یقیناً، میں اقرار کرتا ہوں، 'میں اِس راست باز آدمی سے کیا کروں؟''' آپ اُس کی طرح مسیح کو اپنے ہاتھوں سے دھو نہیں سکتے۔نہیں، بالکل نہیں۔

(212) تو پھر آپ اُس کیساتھ کیا کریں گے؟ اگر آپ دوسری پیدائش کا تجربہ رکھنے والے مسیحی نہیں ہیں، پاک رُوح آپ کے اندر نہیں رہ رہا، اور آپ کی زندگی کو برکت نہیں دے رہا، تو پھر آپ اُسے اِس وقت قبول کیوں نہیں کر لیتے؟ آپ کبھی بھی اُسے اپنے ہاتھوں سے دھو نہ سکیں گے۔ آپ اِس پیغام کا اختتام کبھی نہ سُن سکیں گے۔ یہ اُس وقت تک سُنائی دیتا رہے گا جب تک آپ پیغام کو اپنے دل میں قبول نہیں کریں گے، کہ یسُوع مسیح کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔

(213) آج صُبح جتنے سامعین یہاں نظر آ رہے ہیں، کیا اُن میں سے کُچھ ایسے بھی ہیں جنھوں نے محسوس کیا، کہ وہ لوگ غلط ہیں، کیا وہ اپنے ہاتھ بلند کریں گے۔ یہ جگہ اتنی بھری ہوئی ہے، کہ ہمارے پاس مذبح پر بلانے کیلئے جگہ نہیں ہے۔صرف اتنا کہہ دیجیے، ''بھائی برینہم، میرے لیے دُعا کریں۔خُدا میری مدد کرے۔'' خُدا آپ کو برکت دے، میں آپ کے ہاتھ دیکھ رہا ہوں۔'' یہی بات ہے، جواب، میں چاہتا ہوں۔ میں ٹھیک یہاں، خُدا کے حضور چاہتا ہوں، کہ اُسے جان لیں کہ میں مُجرم ہوں، اور میں محسوس کرتا ہوں کہ میں مُجرم ہوں۔ اور میں- میں اُسے اپنے ہاتھوں سے دُور کرنا چاہتا ہوں؛ اور اُسے میں اپنے دِل میں لانا چاہتا ہوں۔'' اپنے ہاتھ بلند کریں، اور کہیں، ''بھائی برینہم، میرے لیے دُعا کریں۔'' خُداوند آپ کو برکت دے۔جیسا کہ میں، لوگوں کی تعداد کو دیکھ رہا ہوں، شاید چالیس، یا پھر پچاس ہاتھ بلند ہیں۔

آج بلا رہا ہے،

آج بلا رہا ہے،

اب ذرا اِس کے متعلق سوچیں، کہ وہ آپ کو بلا رہا ہے۔ یسوع بلا رہا ہے۔ وہ آپ کے ساتھ کلام کر رہا ہے۔

(214) کیا آپ نے اتنے گُناہ کیے ہیں، جنھوں نے آپکو اتنا سخت دِل بنا دِیا ہے، یہاں تک کہ آپ، اُسکی آواز تک نہیں سُن سکتے؟ ایک مرتبہ بھی، ایک چھوٹے لڑکے یا لڑکی کی حیثیت سے، آپ نے اُس کی آواز کو سُنا۔ آپ نے اُسے قبول کرنے کی خواہش کی، بلکہ آپ نے اُسے دُور کر دِیا، اور آپ نے اُن بلاہٹوں اور پکاروں کی طرف سے اپنے دِل کو مسلسل سخت کیے رکھا۔ کیا آپ اتنے دُور

پہنچ چکے ہیں کہ آپ اُس کی آواز کو سُن ہی نہیں سکتے؟ آپ کہاں پر کھڑے ہیں......کیا آپ......آج صُبح اِس مقام پر کھڑے ہیں جہاں اوسولڈ کھڑا ہے، کیا آپ جانتے ہیں؟ اُف! آپ کس طرح یوں کر سکتے ہیں؟

پیغام ختم کرنے اور میرے دُعا کرنے سے پہلے کیا کوئی اور ہے؟ جو اِس عمارت کے اندر کہیں بھی موجود ہے، جس نے کبھی اپنا ہاتھ نہیں اُٹھایا، وہ کہے گا، ''بھائی برینہم، جب آپ نے آخری الفاظ ادا کیے، تو میں-میں نے اُنھیں محسوس کیا۔'' باہر، راہداریوں میں، کھڑکیوں کے پاس، جہاں بھی، کوئی موجود ہے، اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔صرف......

(215) نوجوان خاتون، خُدا آپ کو برکت دے۔ جناب، آپ، خُدا آپکو برکت دے۔ آپ کو دیکھ لیا ہے۔ وہ جو اُوپر ہے......خاتون، خُدا آپ کو برکت دے۔ کیا کوئی اور ہے؟ خاتون، خُدا آپ کو برکت دے۔ جو یہاں ہیں، خُدا آپ کو برکت دے۔ جو وہاں ہیں خُدا اُن کو، اور اِس چھوٹے لڑکے، اور چھوٹی لڑکی کو برکت دے۔ جی ہاں، خُداوند آپ کو برکت دے۔ پیچھے والے، صاحب کو بھی۔ جی ہاں۔

اب آئیں ذرا اِس بات کے متعلق سوچیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ سوچیں جبکہ ہم آہستگی کے ساتھ گاتے ہیں، یسُوع بلا رہا ہے۔ اب میں چاہتا ہوں کہ آپ صرف اتنا کہیں، ''خُداوند، مُجھ گنہگار پر، رحم کر، اور مُجھ پر ترس کھا۔ خُداوند، میں ایک کلیسیا کا رُکن تو ہوں، لیکن میں-میں تُجھے چاہتا ہوں۔ میں تُجھے چاہتا ہوں۔ میری مدد فرما! میں-میں تیری خدمت کروں گا۔ میں ابھی ہی، اِس کا وعدہ کرتا ہوں۔ میں نے اپنا ہاتھ بلند کیا ہے، اسلیئے کہ میں تُجھے چاہتا ہوں۔ اب تو میرے دِل کو بلند کر، کہ میں تُجھے قبول کر سکوں، اور میں تُجھے اپنے دِل میں قبول کروں گا۔'' جبکہ ہم یہ مصرعہ دوبارہ گاتے ہیں، تو کیا آپ ایسا کریں گے؟

آج بلا رہا ہے،

آج بلا رہا ہے،

(216) اب آپ اپنے طور پر دُعا کریں۔ اب کریں۔ ''یسُوع بلا رہا ہے......'' جیسا کہ وہ کلام کر رہا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ بلند کیے۔

......نرمی کیساتھ وہ آج بلا رہا ہے۔

یسُوع بلا رہا ہے۔اُس کی آواز کوسُنو؛

اُس کی سُنو......

اِسی وقت ہی، اُس کی آواز سُنیں ۔کہیں، ُخُداوند، میں قصوروار ہوں۔ تیرا خون میرے ہاتھوں پر ہے۔ میں ایک گنہگار ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ یہ خون اِن ہاتھوں پر رہے۔ میں اپنے ہاتھ اِس سے دھونہیں سکتا؛ میں کئی سالوں سے، اِسی کوشش میں رہا ہوں۔ میں پیلاطُس کی طرح تُجھے خود سے دُور کرنے کی کوشش نہیں کروں گا، اور نہ تُجھے کسی اور کی طرف بھیجنے کی کوشش کروں گا۔ میں تُجھے چاہتا ہوں۔ خُداوند، میں چاہتا ہوں کہ تُو ٹھیک اِسی وقت، میرے دِل میں آجائے۔ میں تُجھے قبول کرتا ہوں ۔ میں ایک کھڑی مورت کی طرح، تُجھے اپنے سامنے کھڑا دیکھ رہا ہوں؛اور ایمان کے ذریعے میں تُجھ میں ٹھیک چل رہا ہوں، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تُو نے مُجھے معاف کر دِیا ہے۔اور میں یقین کرتا ہوں......کہ تُو اِس وقت سے، میرے دِل میں رہے گا۔"

......آج ہی،......(ہرکوئی دُعا کرے)

یسُوع بلا رہا ہے،

نرمی کیساتھ آج وہ بلا رہا ہے۔

[بھائی برنہم اِس گیت کویسُوع بلا رہا ہے گُنگناتے ہیں–ایڈیٹر۔]

(217) آسمانی باپ، یہ چھوٹا سا پیغام ختم ہوگیا ہے۔اور اب، فیصلے کی گھڑی ہے، اور آج صُبح کچہری لگی ہوئی ہے۔فرشتے کمرے میں جمع ہیں۔ عظیم رُوحُ القُدس یہ ثابت کررہا ہے کہ یسُوع اب بھی زندہ ہے۔ وہ ہمیشہ کی زندگی کا چشمہ ہے۔قبر اُسے قابو میں نہ رکھ سکی، اور نہ ہی عالم ارواح اُس پر حاوی ہوسکی۔ اسلیئے وہ آسمان پر؛ قبر سے نکل کر، اور عالمِ ارواح سے نکل کر چڑھ گیا۔ اور آج، وہ ہمارے درمیان موجود کھڑا ہے۔

خُداوند، ہمارے عقیدوں اور تنظیموں نے بہت سے لوگوں کو پابند کررکھا ہے۔ گُناہ نے اُنھیں باندھ رکھا ہے،مگر آج وہ آزاد ہونا چاہتے ہیں۔ وہ پیلاطُس کی طرح کھڑے ہیں، اور، اُسکی طرح مسیح کوکسی اور کی طرف بھیجنے کی بجائے، وہ اپنے ہاتھ بلند کر کے کہنا چاہتے ہیں،"اے خُداوند یسوع، میرے دل میں آجا۔" میں تُجھے اپنے ہاتھوں سے دھوڈالنے کی کوشش نہیں کروں گا۔ کیونکہ میں ایسا نہیں کرسکتا۔ اسلیئے کہ تُو ابھی تک میرے ہاتھوں میں ہے۔ حالانکہ میں نے بار بار دھویا،

لیکن تُو میرے ہاتھوں سے دُور نہ ہوا، لیکن اب میں تجُھے قبول کرتا ہوں۔ میں تجُھے اپنی زندگی میں لینا چاہتا ہوں، اور میں تجُھے اپنی زندگی میں قبول کرتا ہوں۔ خُداوند، میرے گُناہوں کو معاف کرکے، مُجھے اپنی بادشاہی میں قبول فرما، اور اے باپ، مجُھے ایمان عطا فرما کہ میں یقین کرسکوں کہ تو نے مجُھے قبول کرلیاہے۔'' یہ بخش دے۔ ہم یہ دُعا، یسُوع مسیح کے نام کے وسیلہ مانگتے ہیں۔

(218) اور اب جبکہ آپ نے اپنے سروں کو جُھکا رکھا ہے۔ ایمان کے ساتھ، اعتقاد رکھیں......

''اور، اے خُدا، میری مدد فرما کہ میں دیانتدار رہوں۔ ہم جانتے ہیں کہ تو نے وعدہ کرر کھا ہے......''

''کہ جو میرے پاس آئے گا، اُسے میں ہرگز نکال نہ دوں گا۔ اور میں اُسے ہمیشہ کی زندگی دوں گا، اور میں اُسے آخری دِن پھر اُٹھا کھڑا کروں گا۔ اور وہ جو آدمیوں کے سامنے میرا اقرار کریگا، میں بھی اپنے باپ اور مُقدس فرشتوں کے سامنے اُسکا اقرار کروں گا۔ اور جو کوئی میرا کلام سُنتا ہے،'' یہاں پر یُوحنا 3:24 کی، دُرست تفسیر، یہ ہے،''جو کوئی میرے کلام کو سمجھتا، اور قبول کرتا ہے۔ جو کوئی میرا کلام قبول کرتا ہے، اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے، ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے، اور اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا۔'' آپ اوسولڈ کی طرح مُجرم نہیں ٹھہرائے جائیں گے۔ بلکہ آپ معافی کے ذریعے آزاد ہو گئے ہیں،''اور موت سے گُزر کر،''''زندگی میں داخل ہوگئے ہیں۔''

(219) ''خُداوند، میں نہیں جانتا کیسے، میں نہیں جانتا کیوں، لیکن-لیکن میرا ایمان ہے کہ ایسا ہوگیا ہے۔ میرا ایمان ہے، کہ میرے دِل سے، میری بے اعتقادی نکل گئی ہے۔ میں آزادی کیساتھ تیرے کلام کے ہر لفظ کیساتھ 'آمین' کہہ سکتا ہوں، میں اِسے ابھی قبول کرتا ہوں۔ میں اِس پر ایمان رکھتا ہوں۔''

(220) اب جبکہ آپ اپنے سروں کو جُھکائے ہوئے ہیں۔ اور آپ جتنے ایمان لائیں ہیں، اور جنھوں نے کُچھ دیر پہلے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا تھا؛ اور ایمان کیساتھ مسیح کی شبیہہ کو کھڑا دیکھا ہے، جس میں آپ شامل ہونگے۔ اب آپ ایمان کیساتھ چل رہے ہیں، ایمان رکھیں کہ آپ کے گُناہ معاف ہوگئے ہیں۔ اور آج کے دِن سے، آپ مسیحی بپتسمے کیلئے تیار ہیں، اور اب آپ مسیح میں چلنے کیلئے مستعد ہو چکے ہیں۔ کیا اب آپ، مسیح کی گواہی کی خاطر، ایک بار پھر اپنے ہاتھ بلند کرکے، کہیں گے،''ایمان کے ذریعے میں اپنے پورے دِل کیساتھ اِس کا یقین کرتا ہوں''؟ خُدا آپ کو برکت دے۔ بڑی عمدہ بات ہے۔ ''میں اِسے قبول کرتا ہوں۔ میں-میں اِسے قبول کرتا ہوں؛ اب میں اور کُچھ نہیں کرسکتا۔''

خُدا آپ کو برکت دے۔مُجھے ایسے نظر آ رہا ہے جیسے سب یہی کہہ رہے ہوں۔

''اب میں قبول کرتا ہوں۔''

(221) دیکھیں، آپ نیکوکار نہیں ہیں، آپ کبھی بھی نیکوکار نہیں تھے، اور نہ آپ نیکوکار ہو سکتے ہیں، مگر یسُوع بدکردار لوگوں کیلئے مرا۔''بھائی برینہم ،تو پھر مُجھے کیا کرنا چاہیے؟'' جو کُچھ یسُوع نے کیا صرف اُسے قبول کریں،صرف اُس کام کو قبول کریں جو کُچھ اُس نے آپ کی خاطر کیا ہے۔اور اب اُس پر ایمان رکھتے اور اُسے قبول کرتے ہوئے......

اب، مُجھے بھروسہ ہے، کہ پاسٹر صاحب نے، تالاب کو کھول رکھا ہوگا۔[بھائی نیول کہتے ہیں،''جی ہاں۔''-ایڈیٹر۔] اگر آپ بپتسمہ لینا چاہتے ہوں،تو بپتسمے کی ترتیب دُرست ہوگی۔

اور اگر آپ نے،''باپ، بیٹے، اور رُوحُ القُدس کے القاب سے بپتسمہ لے رکھا ہے،'' تو آپ کو حقیقت میں...... بڑی تعظیم اور احترام کیساتھ کہتا ہوں، کیونکہ، جس لحاظ سے میں دیکھ رہا ہوں، آپ کا بپتسمہ نہیں ہوا۔اور وہ اسلیئے نہیں ہوا، کہ آپ نے مسیح کے فرمان پر عمل نہیں کیا۔

(222) اُس نے کہا تھا،''اُن کو باپ، اور بیٹے، اور رُوحُ القُدس کے نام سے بپتسمہ دو۔'' اگر آپ کے اُوپر یہ القاب پکارے گئے ہیں؛ تو اُس نے ہرگز یہ نہیں کہا تھا،''جاؤ یہ القاب پکارو؛ جاؤ اِن ناموں کو پکارو۔'' بائبل میں ایسا کبھی نہیں کیا گیا۔اور یہ طریقہ کبھی اختیار نہیں کیا گیا۔ بلکہ اُسی طریقے سے، بپتسمہ دِیا گیا جیسے یسُوع نے کہا تھا،''باپ، بیٹے، اور رُوحُ القُدس کے نام میں'' اور یہ نام یسُوع مسیح ہے۔

(223) پطرس، جس کے پاس کنجیاں تھیں، اُس نے یہی کہا؛ ہر رسول نے، اور حتیٰ کہ پوری کلیسیا نے یہی کہا تھا؛ لیکن نائسیا کونسل میں جب رومن کیتھولک کلیسیا منظّم ہوئی، تو اُس نے نام کی جگہ القاب کو قبول کر لیا۔آپ اِن دونوں میں سے کسی ایک چیز میں، یعنی رومی تنظیم کے اصولوں میں، یا پھر یسُوع مسیح کے نام میں بپتسمہ لیتے ہیں۔ یہ آپ کے ہاتھوں میں ہے؛ آپ اِسے اپنے ہاتھوں سے دھو نہیں سکتے۔ یہ وہیں رہے گا۔

اب آپ اِسے قبول کر چکے ہیں۔اب میں آرگن بجانے والوں، اور-اور پیانو بجانے والوں سے کہوں گا کہ یہ پرانا مشہور گیت گائیں۔

میرا ایمان تُجھے دیکھتا ہے،

تُو جو کلوری کا برّہ ہے،

تُو ہی ابدی منجی ہے؛

اب سُن لے دُعا کہ میں ہوں ملتجی،

میرے سب جرم اب کر دُور،

اِس دِن سے تو مُجھے لے لے میں ہوں اب تیرا سر تا پاؤں!

(224) اب کوئی بھی اِس عمارت سے باہر نہ جائیں۔ اب بڑی تعظیم کیساتھ کھڑے رہیں، اور اپنے ہاتھ اب اُس کی طرف اُٹھائیں۔

میرا ایمان تُجھے دیکھتا ہے، (اور وہ کلام ہے)

تُو جو کلوری کا برّہ ہے، تُو ہی ابدی منجی ہے؛

اب سُن لے دُعا کہ میں ہوں ملتجی،

میرے سب جرم اب کر دے دُور،

اِس دِن سے تو مُجھے لے لے،

اب میں سر سے پاؤں تک، مکمل تیرا ہوں!

اب میں اپنی زندگی کو تیری پناہ میں دیتا ہوں۔

(225) پانی کا حوض چند منٹوں میں تیار ہوگا۔ اگر آپ اب بپتسمہ نہ لے سکتے ہوں، تو ہم آج رات دوبارہ بپتسمے دیں گے۔

سہ پہر کے بعد، اِس پر غور کریں، ''وہ آپ کے ہاتھوں پر ہے۔'' اُسے اپنے ہاتھوں سے دُور کریں۔ اِس کا صرف ایک ہی، طریقہ ہے، کہ آپ یسُوع مسیح کے خون میں دُھل جائیں، کیونکہ وہی ہے...... سمجھے؟ جی ہاں، جناب۔ جبکہ ہم اپنے سروں کو جُھکائے ہیں تو اب اِس بات کو یاد رکھیں۔ اب اپنا دھیان اُس کی طرح لگاتے ہیں۔

جبکہ زندگی تاریکیوں میں ہے......

(226) فیصلہ اب آپ کے دِل میں ہے۔ وہ آزمائش میں ہے۔ کلام مصلوب ہونے کیلئے تیار ہے۔ مسیح آزمایا جا رہا ہے۔ آپ یسُوع کیساتھ جو مسیح کہلاتا ہے کیا کریں گے؟

تُو ہی میری بس رہبری کرے؛

تاریکیوں کوتو دِن کر دے،

رنج وغم کو، دُور کر دے،

اپنی نگاہ سے نہ تو مجُھے دُور کر دے۔

اب آئیں اپنے دِلوں کو اُسکے لیے جُھکائیں۔[بھائی برنہم گیت میرا ایمان تجُھے دیکھتا ہے گُنگنا نا شروع کر دیتے ہیں-ایڈیٹر۔]

(227) دوستوں، گہرے طور پر سوچیں۔شاید اُس کتاب میں آپ کا نام آخری ہو۔ہم آخری وقت میں ہیں۔اب حقیقتاً گہرے طور پر سوچیں۔کیا آپ، یا یہاں پر کوئی ایسا ہے جس نے یسُوع کو رد کر دِیا ہو؟

(228) یاد رکھیں، یہ وقت شاید دوبارہ کبھی نہیں آئے گا۔ پیلاطُس کو دوبارہ کوئی موقع نہ مل سکا۔ اُس نے نجات حاصل کرنے کی پوری کوشش کی، لیکن وہ ایسا نہ کر سکا۔مسیح اُس کے ہاتھوں میں تھا۔اور اب آپ اِس آخری زمانہ کیلئے مسح کیے ہوئے کلام کیساتھ، جو مسیح کہلاتا ہے کیا کریں گے؟

میں یسُوع کو جو مسیح کہلاتا ہے کیا کروں؟

(What Shall I Do With Jesus Called Christ?)

URD63-1124M

یہ پیغام برادر ولیم میریئن برنہم کی جانب سے، بنیادی طور پر انگلش میں اتوار کی صبح، 24 نومبر، 1963 ، برنہم ٹیبرنیکل جیفرسن ویل، انڈیانا، یو۔ ایس۔ اے۔ میں دیا گیا، جو کہ ٹیپ ریکارڈنگ سے لیا گیا اور بلا اختصار انگلش میں چھاپا گیا تھا۔ یہ اُردو ترجمہ وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے شائع اور تقسیم کیا گیا۔

URDU

©2014 VGR, ALL RIGHTS RESERVED

وائس آف گاڈ ریکارڈنگز، پاکستان آفس

E/227 ڈیفنس ویو، فیز II، کراچی 75500، پاکستان

فون: 0092-21-35891078

VOICE OF GOD RECORDINGS

P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.

www.branham.org

حقِ اشاعت کی اطلاع

تمام جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ یہ کتاب ذاتی استعمال کیلئے گھر میں پرنٹر کے ذریعے چھاپی جاسکتی ہے، اور بلا قیمت تقسیم کی جاسکتی ہے، جوکہ یسُوع مسیح کی خوشخبری پھیلانے کا ایک وسیلہ ہے۔ اِس کتاب کو نہ ہی بیچا جاسکتا ہے، نہ ہی بڑے پیمانے پر دوبارہ چھاپا جاسکتا ہے، نہ ہی کسی ویب سائٹ پر لگایا جاسکتا ہے، اور نہ ہی اِسے کسی تلافی کے نظام میں ڈالا جاسکتا ہے، نہ ہی دوسری زبانوں میں اِس کا ترجمہ کیا جاسکتا ہے، اور نہ ہی بغیر وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے واضح تحریری اجازت نامہ کے علاوہ کسی فنڈ وغیرہ کا اصرار کیا جاسکتا ہے۔

برائے مہربانی، مزید معلومات کیلئے یا دیگر دستیاب مواد کیلئے رابطہ کریں:

VOICE OF GOD RECORDINGS
P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.
www.branham.org